انوار الصّادِقیّہ

فی

اسرار الجمعہ

آیات قرآنی اور 216 مستند روایات کی روشنی میں فضیلت و اعمال شب جمعہ و روز جمعہ

تالیف

حجۃ الاسلام

الحاج محمد عباس صادقی

پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ قم ایران

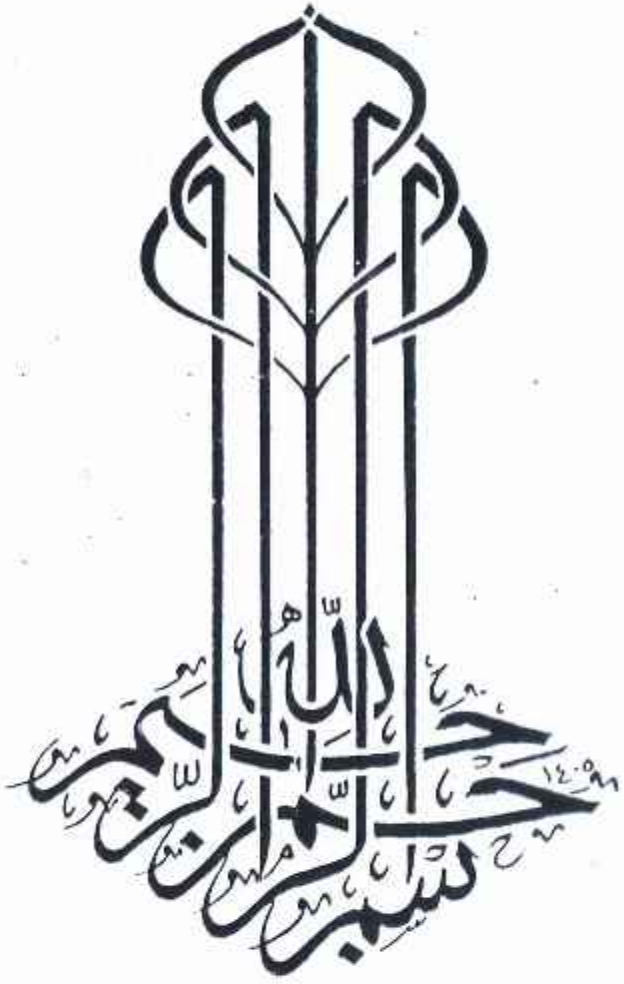
بسم الله الرحمن الرحيم

انوار الصّادِقیّہ

فی

اسرار الجمعہ

آیات قرآنی اور 216 مستند روایات کی روشنی میں فضیلت و اعمال شب جمعہ و روز جمعہ

تالیف

حجۃ الاسلام الحاج محمد عباس صادقی پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ قم ایران

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— انوار الصادقیہ فی اسرار الجمعہ

مصنّف ——— حجۃ الاسلام محمد عباس صادقی پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ
حوزہ علمیہ قم جمہوری اسلامی ایران

کتابت ——— محمد صادقی / مصطفیٰ صادقی

نظر ثانی ——— مولانا محبوب علی اصغر

پہلا اڈیشن ——— فروری 2009ء

رابطہ ——— پاکستان 0345-2914122
ایران 0098-9355091289
0098-251-7735401

تعداد ——— 500

بتعاون ——— الحاج غلام جون صاحب

قیمت ——— Rs. 225/-

ملنے کا پتہ

لاہور

مکتبۃ الرضا بمقابل میاں مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ فون: 042-7245166 0344-4151214
کریم پبلیکیشن اُردو بازار لاہور۔
افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور۔

اسلام آباد

المہدی بک سنٹر جامع مسجد امام جعفر صادق اسلام آباد

کراچی

حسن علی بک ڈپو کھارادر کراچی
علی بک ڈپو عباس ٹاؤن کراچی
پیام کیسٹ لائبریری انچولی کراچی
محسن بک ڈپو باب العلم ناظم آباد کراچی
محمد علی بک سنٹر بریٹو روڈ سولجر بازار کراچی

ناشر

مدرسہ کاظمیہ حوزہ علمیہ قم جمہوری اسلامی ایران

خیابان انقلاب کوچہ نمبر 25 بلاک نمبر 14 فون 0098-251-7735401

دعا برائے سلامتی امام زمان علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

اے معبود! محافظ بن اپنے ولی (حضرت) حجت ابن الحسنؑ کا

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ

تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آبائے گرامی پر اس لمحہ میں

السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِيًّا وَّحَافِظًا

اور ہر آنے والے لمحہ میں بن جا ان کا مددگار نگہدار

وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى

پیشوا حامی اور رہنما اور نگہبان یہاں تک کہ تو

تُسْكِنَهٗٓ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا

لوگوں کی چاہت سے اپنی زمین کی حکومت دے اور مدتوں اس پر برقرار

طَوِيْلًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

رکھے یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ و آل

مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

محمدؐ پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما

فہرست مطالب

فصل اول ۱

فضیلت جمعہ روایات کی روشنی میں ۱

- روز جمعہ میں پانچ باتیں ۸
- شہادت کی موت ۱۰
- شب جمعہ ندائے ملائکہ ۱۳
- شب جمعہ میں نزول ملائکہ ۱۵
- روز جمعہ نزول ملائکہ ۱۶
- آسمان اوّل پر نزول ملک ۱۷
- لیلۃ الرَّغائب ۱۸
- جہنّم سے آزادی ۲۰

دوسری فصل ۲۱

نماز جمعہ اور قرآن ۲۱

تیسری فصل ۲۹

چند نکات ۲۹

- اسلام میں پہلی نماز جمعہ ۲۹
- رسول خداؐ کی پہلی نماز جمعہ ۳۰
- نماز جمعہ کی اہمیت ۳۱
- نماز عبادی سیاسی جمعہ کا فلسفہ ۳۶
- نماز جمعہ اور امام و نمازیوں کی ذمہ داریاں ۳۹
- نماز جمعہ واجب ہونے کی شرائط ۴۶
- نماز جمعہ صحیح ہونے کی شرائط ۴۹
- رسول خداؐ کا خطبۂ جمعہ ۵۰
- ماہ شعبان میں خطبۂ جمعہ ۵۰
- ماہ رمضان میں خطبۂ جمعہ ۵۴
- امام امیر المومنین علی علیہ السلام کا خطبۂ جمعہ ۶۳
- پہلا خطبۂ جمعہ ۶۳
- دوسرا خطبۂ جمعہ ۷۴

چوتھی فصل ۷۹

اعمال شب جمعہ ۷۹

الف۔ ذکر الٰہی ۷۹
- استغفار ۷۹
- تہلیل و تسبیح ۸۱

ب۔ شب جمعہ و قرآن کریم ۸۴
- فوائد قرآن ۸۴
- تلاوت قرآن کی فضیلت ۸۶
- شب جمعہ میں تلاوت قرآن ۹۰
- سورۂ بنی اسرائیل ۹۱
- سورۃ الکہف ۹۲
- سورطواسین ۹۳
- سورۃ القصص ۹۳
- سورۂ الم سجدہ ۹۴
- سورۂ حٰم الدخان و سورۂ یٰسین ۹۵
- سورۂ ص ۹۵
- سورۂ اِحقاف ۹۶
- سورۃ الواقعہ ۹۷
- سورۃ الجمعہ ۹۹
- سورۂ حٰم سجدہ ۱۰۱

- سورۃ المومنین ۱۰۲
- سورۃ الدخان ۱۰۳
- سورۃ القدر ۱۰۴
- سورۂ بقرہ اور آل عمران ۱۰۶
- سورۂ یٰسین ۱۰۷
- آیۃ الکرسی ۱۰۹
- سورۂ طور ۱۱۰
- سورۂ قمر
- سورۃ الاخلاص ۱۱۲

پانچویں فصل ۱۱۸

صدقہ ۱۱۸

- صدقہ کی اہمیت ۱۱۸
- فوائد صدقہ ۱۱۹
- شب جمعہ میں صدقہ کی فضیلت ۱۲۰
- صدقۂ مال ۱۲۰
- صدقۂ زبان ۱۲۳
- صدقۂ علم وفکر ۱۲۵
- صدقۂ تعلیم ۱۲۵

چھٹی فصل ۱۲۵

- شب جمعہ انار کھانے کا فائدہ ۱۲۶
- احیاء (شب بیداری) شب جمعہ ۱۲۸
- شب جمعہ اور دینی مسائل ۱۲۹
- شب جمعہ و آداب مباشرت ۱۳۱
- آغاز زندگی کے بارے میں ۱۳۵
- الف۔ مجامعت کے لئے غیر مناسب اوقات ۱۳۷
- ب۔ مجامعت کے لئے مناسب اوقات ۱۴۱
- اولاد ہونے کے لئے مجرب عمل ۱۴۳

ساتویں فصل ۱۴۶

شب جمعہ میں زیارات ۱۴۶

- زیارت امام حسینؑ ۱۴۶
- دور سے زیارت امام حسینؑ ۱۵۰
- زیارت وارثہ ۱۵۳
- زیارت علی اکبرؑ ۱۵۸
- زیارت شہداء کربلاؑ ۱۵۹
- زیارت حضرت عباسؑ ۱۶۰
- شب جمعہ خاتم الانبیاءؐ کربلا آتے ہیں ۱۶۳

- شب جمعہ حضرت عیسیٰؑ کربلا آتے ہیں ۱۶۵
- زیارت جامعہ کبیرہ ۱۶۸
- فضیلت زیارت عاشورا ۱۹۳
- زیارت عاشورا ۱۹۶

آٹھویں فصل ۲۰۶

شب جمعہ میں نمازیں ۲۰۶

- اہمیّت نماز ۲۰۶
- شب جمعہ میں واجب نمازیں ۲۰۸
- شب جمعہ میں مستحب نمازیں ۲۰۹
- ۱۔ نافلۂ مغرب ۲۰۹
- ۲۔ نماز غفیلہ ۲۱۰
- ۳۔ نماز امیر المومنینؑ ۲۱۱
- ۴۔ نماز امام زمانہؑ ۲۱۸
- ۵۔ نماز مغفرت والدین ۲۲۰
- ۶۔ نماز حاجت ۲۲۲
- ۷۔ نمازِ شفاعت ۲۲۳
- ۸۔ نمازِ محافظتِ دین و دنیا ۲۲۳
- ۹۔ نمازِ مغفرتِ گناہ ۲۲۴

- ۱۰۔نماز کلید جنت ہے ۲۲۶
- ۱۱۔عذاب قبر سے امان نامہ ۲۲۷
- ۱۲۔نماز حاجت ۲۲۷
- ۱۳۔نماز شب ۲۲۹
- الف۔امام حسن عسکریؑ کا پیغام ۲۳۰
- ب۔تہجد (نماز شب) ۲۳۰
- نماز شب پڑھنے کا طریقیں ۲۳۵
- ج۔وقت نماز شب ۲۳۸

نویں فصل ۲۴۱

شب جمعہ میں دعائیں ۲۴۱

- فوائد دعا ۲۴۲
- دعا مومن کا اسلحہ ہے ۲۴۲
- دعا مقدر کو بدل دیتی ہے ۲۴۳
- دعا بلاؤں کو ٹالتی ہے ۲۴۴
- دعائے کمیل بن زیادؒ ۲۴۵
- رحمت کی دعا ۲۶۸
- طلب خیر کی دعا ۲۶۸
- کامیابی آخرت کی دعا ۲۶۹

- معافی گناہ کی دعا ۲۷۰
- ادائے قرض کی دعا ۲۷۱
- دفع گرفتاری کی دعا ۲۷۲
- حقیقت توسّل ۲۷۲
- خطبہ ۲۷۴
- دعائے توسّل ۲۷۶
- حدیث کساء ۲۸۴

دسویں فصل ۲۹۵

- اہمیّت روز جمعہ ۲۹۵
- آداب روز جمعہ ۲۹۶
- غسل جمعہ ۲۹۶
- روزِ جمعہ ناخن تراشنا ۳۰۱
- روزِ جمعہ مونچھ تراشنا ۳۰۳
- روز جمعہ صاف لباس پہننا اور خوشبو لگانا ۳۰۵
- نماز کے وقت کنگھی کرنا ۳۰۶

گیارہویں فصل ۳۰۷

اعمال روز جمعہ ۳۰۷

- روز جمعہ میں دعا و زیارت ۳۱۱

- دعائے ندبہ ۳۱۲
- روز جمعہ زیارت امام زمانہؑ ۳۳۶
- محمدؐ وآل محمدؐ پر درود ۳۳۹

بارہویں فصل ۳۴۲

روز جمعہ میں تلاوت قرآن پاک ۳۴۲

- سورۂ رحمٰن کی فضیلت ۳۴۲
- سورۂ نساء کی فضیلت ۳۴۳
- سورۂ ہود کی فضیلت ۳۴۳
- سورۂ کہف کی فضیلت ۳۴۴
- سورۂ صافات کی فضیلت ۳۴۶

فصل اوّل

﴿۱﴾ فضیلت جمعہ روایات کی روشنی میں

واضح رہے کہ جمعہ کے دن اور اس کی رات کو ایک خاص امتیاز تمام دنوں اور راتوں کے مقابلہ میں بلندی، شرافت، احترام اور فخر کے لحاظ سے حاصل ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ معصومین علیہم السلام کی روایات میں روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ سے سَیِّدُ الْأَیّامِ اور أَفْضَلُ اللَّیَالِی تعبیر ہوئی ہے۔

﴿حدیث نمبر:1﴾

معتبر سند کے ساتھ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔

﴿۱﴾إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الأَيَّامِ يُضَاعِفُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُوْ فِيْهِ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُ فِيْهِ الدَّرَجَات

﴿۲﴾وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدَّعَوَاتِ وَيَكْشِفُ فِيْهِ الْكُرُبَاتِ وَيَقْضِيْ فِيْهِ الْحَوَائِجِ (الحَاجَاتِ) الْعِظَامِ وَهُوَ يَوْمُ الْمَزِيْدِ لِلّٰهِ فِيْهِ عُتَقَاءُ وَطِلْقَاءُ مِنَ النَّار،

﴿۳﴾مَا دَعَا اللّٰهَ فِيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَقَدْعَرِفَ حَقَّهُ وَحُرْمَتَهُ إِلَّا كَانَ حَتْمًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَهُ مِنْ عُتَقَائِهِ وَطِلْقَائِهِ مِنَ النَّار

﴿٤﴾وَإِنْ مَاتَ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيْدًا وَبُعِثَ آمِنًاوَمَا اسْتَخَفَّ أَحَدٌ بِحُرْمَتِهِ وَضَيَّعَ حَقَّهُ إِلَّا كَانَ حَقًّاعَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَصْلِيَهُ نَارَ جَهَنَّمَ إِلَّا أَنْ يَتُوْبَ۔ [1]

(۱) جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور سب سے بزرگ دن ہے حق تعالی اس دن نیکیوں پر کئی گنا ثواب عنایت فرماتا ہے، گناہوں سے در گذر کرتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے،

(۲) دعائیں قبول کرتا ہے، سختیوں اور غموں کو دور کرتا ہے، بڑی بڑی حاجتیں پوری کرتا ہے اور خدا اپنی رحمتوں کو اپنے بندوں پر زیادہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو آتشِ جہنم سے آزاد کرتا ہے،

---

[1] کافی ج ۳ ص ۴۱۴ ح ۵ باب فضل یوم الجمعہ؛ بحار ج ۸۶ ص ۲۷۴ ح ۲۰/۹۵: باب فضل یوم الجمعہ

(۳) جو شخص اس دن کے حق و احترام کو پہچانتے ہوئے خدا سے دعا کرے تو خدا پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کرے،

(۴) اگر روز جمعہ یا شب جمعہ مرجائے تو شہیدوں کا ثواب رکھتا ہے اور قیامت میں عذاب الٰہی سے بے خوف رہے گا اور جو شخص جمعہ کے احترام کو حقیر سمجھے اس کے حق کو ضایع کرے نماز جمعہ نہ پڑھے یا حرام کام کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اس کو آتش جہنم میں جلائے مگر یہ کہ توبہ کرے۔

﴿حدیث نمبر:2﴾

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿۱﴾إنَ اللّٰه اخْتَارَ الْجُمُعَةَ فَجَعَلَ يَومَهَا عِيْدًا وَاخْتَارَ لَيْلَهَا فَجَعَلَهَا مِثْلَهَاوَإِنَّ مِنْ فَضْلِهَا أَنْ لَايُسْئَلُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَاجَةً إِلَّاسْتُجِيْبَ لَهُ،

﴿۲﴾وَإِنِ اسْتَحَقَّ قَوْمٌ عِقَابًا فَصَادِفُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتِهَا صَرَفَ عَنْهُمْ ذَلِكَ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا أَحْكَمَهُ اللّٰه وَفَضَّلَهُ إِلَّا أَبْرَمَهُ فِيْ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ، فَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي وَيَوْمُهَا أَفْضَلُ الأَيَّام .... [1]

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۸۲، ح ۹۶/۲۸ باب اعمال لیلۃ الجمعۃ

(۱) خداوندِ عالم نے جمعہ کو تمام دنوں میں چن لیا ہے اور اس دن کو عید قرار دیا ہے اور اس کی رات کو دن کی طرح قرار دیا ہے اور جمعہ کے دن کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ جس حاجت کے لئے اس دن خدا سے سوال کیا جائے گا وہ پوری ہوگی،

(۲) اگر کوئی گروہ مستحق عذاب ہو چکا ہو تو جب روز جمعہ اور شب جمعہ آئے اور دعا کرے تو خدا اس سے عذاب اٹھالے گا اور جو امور مقدر ہو چکے ہیں ان کو خداوند عالم جمعہ کی رات میں محکم نا قابل تغییر بنا دیتا ہے پس روز جمعہ اور شب جمعہ افضل ہیں دوسرے دنوں اور راتوں کے مقابلہ میں۔

﴿حدیث نمبر:3﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

﴿۱﴾إِنَّ لِلْجُمُعَةِ حَقّاً وَحُرْمَةً فَإِيَّاكَ أَنْ تُضَيِّعَ أَوْ تُقَصِّرَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَ التَّقَرُّبِ إِلَيْهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَ تَرْكِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يُضَاعِفُ فِيْهِ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُوْ فِيْهِ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُ فِيْهِ الدَّرَجَاتِ،

﴿۲﴾وَيَوْمُهُ مِثْلُ لَيْلَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُحْيِيَهَا بِالصَّلَاةِ وَالدُّعَا فَافْعَلْ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُضَاعِفُ فِيْهَا الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُوْ فِيْهَا

السَّيِّئَاتِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ. [1]

(۱) جمعہ کے لئے بہت زیادہ احترام اور حق ہے پس اس دن اس کے حق کو ضایع نہ کرو اس دن عبادت الٰہی میں کوتاہی نہ کرو اور اس دن اللہ کا تقرب پاکیزہ عمل کے ذریعہ اور حرام چیزوں کو چھوڑ کر حاصل کرو ، کیونکہ خدا اس دن اطاعت کا ثواب زیادہ کر دیتا ہے اور گناہوں کی سزا کو محو کر دیتا ہے اور مومن کے درجات دنیا و آخرت میں بلند کرتا ہے،

(۲) اور اس کی رات کی فضیلت بھی دن کی طرح ہے اگر ہو سکے شب جمعہ نماز اور دعا میں بسر کرے۔ کیونکہ خداوند شب جمعہ مؤمنین کی کرامت کے لئے ملائکہ کو پہلے آسمان پر بھیجتا ہے تا کہ ان کی نیکیوں کو زیادہ کریں، کیونکہ خداوند عالم اس رات میں اطاعت کا ثواب زیادہ عطا کرتا ہے اور گناہوں کی سزا کو محو کر دیتا ہے اور خداوند عالم بہت زیادہ عطا اور کرم کرنے والا ہے۔

﴿حدیث نمبر:4﴾

بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا:

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۷۵، ح ۲۱/۹۵ باب فضل یوم الجمعۃ ؛ کافی، ج ۳، ص ۴۱۴، ح ۶ باب فضل یوم الجمعۃ

﴿۱﴾ إجْتَنِبُوْا الْمَعَاصِيَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ مُضَاعِفَةٌ وَالْحَسَنَةَ مُضَاعِفَةٌ وَمَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ مَا سَلَفَ وَقِيلَ لَهُ إِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ

﴿۲﴾ وَمَنْ بَارَزَ اللّٰهَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِمَعْصِيَتِهِ أَخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِكُلِّ مَا عَمِلَ فِيْ عُمْرِهِ وَضَاعَفَ عَلَيْهِ الْعَذَابَ بِهٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ۔ [1]

(۱) شب جمعہ میں گناہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس میں گناہ کی سزا بھی زیادہ ہو جاتی ہے جب کہ نیکیوں کا ثواب اس میں زیادہ ہوتا ہے جو شخص اللہ کی نافرمانی شب جمعہ چھوڑ دے خدا اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ عمل کا آغاز کرے (یعنی کوئی گناہ اس کا باقی نہیں)

(۲) اور جو شخص شبِ جمعہ میں خدا سے گناہ کے ذریعہ مقابلہ کرے خدا اس پر ساری زندگی کے گناہوں کا عذاب کرے گا اور اس گناہ کی وجہ سے تمام گناہوں کے عذاب کو کئی گنا زیادہ کر دے گا۔

﴿حدیث نمبر:5﴾

آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ رَفَعَتْ حِيْتَانُ الْبُحُوْرِ رُؤُسَهَا، وَدَوَابُّ

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۸۳، ح ۲۸ منہ دوم/۹۵ باب فضل یوم الجمعۃ

الْبَرَارِی، ثُمَّ نَادَتْ بِصَوْتٍ طِلْقٍ: رَبَّنَا لَا تُعَذِّبْنَا بِذُنُوْبِ الْآدَمِيِّيْنَ۔[1]

جب شب جمعہ آتی ہے تو دریا کی مچھلیاں پانی سے سر نکالتی ہیں اور صحرائی جانور اپنے سر بلند کر کے کہتے ہیں خدایا ہم پر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب نازل نہ فرما۔

﴿حدیث نمبر:6﴾

کافی میں حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ بِيَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّ كَلَامَ الطَّيْرِ فِيْهِ إِذَا إِلْتَقٰى بَعْضُهَا بَعْضًا سَلَامٌ سَلَامٌ يَوْمٌ صَالِحٌ۔[2]

روز جمعہ سے بہتر کوئی دن نہیں ہے کہ جس پر طلوع آفتاب ہوا ہو اور جمعہ کے دن پرندے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کا دن پاکیزہ ہے۔ اور مومنین کرام کو بھی چاہئے کہ روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ ایک دوسرے سے ملاقات اور

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۸۱، ح ۲۷/۹۵ باب فضل یوم الجمعۃ

[2] کافی، ج ۳، ص ۴۱۵، ح ۱۱، باب فضل یوم الجمعۃ

سلام ودعا کریں۔

(۱) روز جمعہ میں پانچ باتیں

﴿حدیث نمبر:7﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِصَالٍ:

﴿۱﴾ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

﴿۲﴾ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ،

﴿۳﴾ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ،

﴿٤﴾ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ، مَالَمْ يَسْئَلْ حَرَامًا،

﴿٥﴾ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَاسَمَآءٍ وَلَاأَرْضٍ وَلَارِيَاحٍ وَلَاجِبَالٍ وَلَابَرٍّ وَلَابَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يَشْفَقْنَ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ السَّاعَةُ۔ [۱]

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور خداوند کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بہتر ہے روز جمعہ میں خدائے متعال نے پانچ باتیں رکھی ہے،

---

[۱] خصال شیخ صدوق ج ۱ ص ۳۱۵ ح ۹۷؛ بحار، ج ۸۶ ص ۲۶۷ ح ۵ ب ۹۵ فی فضل یوم الجمعۃ

(۱) اللہ تعالی نے حضرت آدم کو جمعہ کے دن پیدا کیا،

(۲) جمعہ کے دن انہیں زمین پر اتارا گیا،

(۳) اور جمعہ کے دن ان کو موت دی،

(۴) اس روز اجابت کے وقت خدا سے بندہ جو سوال کرے گا خدا اس کو قبول فرمائے گا سوائے اس کے کہ کسی حرام کے متعلق سوال نہ ہو،

(۵) تمام مقرّب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ، سمندر، اور خشکی، یہی، چاہتے ہیں کہ قیامت جمعہ کے روز وقوع پزیر ہو۔

﴿حدیث نمبر:8﴾

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَائَةً مِنْ ضِغْطَةِ الْقَبْرِ، وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَائَةً مِنَ النَّارِ۔ [1]

جو شخص شب جمعہ مرتا ہے خداوند اس کے لئے فشار قبر سے برائت نامہ لکھ دیتا ہے اور جو شخص روز جمعہ مرتا ہے اس کے لئے آتش جہنم سے برائت کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

---

[1] فقیہ ج ۱، ص ۲۷۲، ح ۲۸ (۱۲۴۴) باب ۵۷ فی وجوب الجمعہ وفضلھا۔

﴿حدیث نمبر:9﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث ہے۔

مَنْ مَاتَ مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الخَمِيْسِ إِلٰى زَوَالِ الشَّمْسِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ضِغْطَةِ القَبْرِ۔ [1]

جو شخص جمعرات کے دن زوال سے لے کر جمعہ کے زوال کے درمیان مرجائے تو خدا اسے فشار قبر سے محفوظ رکھے گا۔

(۲) شہادت کی موت

﴿حدیث نمبر:10﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَ بَعَثَ آمِنًا۔ [2]

جو مؤمن روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ مرجائے تو وہ شہیدوں کا ثواب رکھتا ہے اور قیامت میں عذاب الٰہی سے بے خوف ہوگا۔

---

[1] ثواب الاعمال صدوق ص ۴۳۶ ح ۱/۷۵۹؛ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۶۵، ح ۱، باب ۹۵ فی فضل یوم الجمعہ؛ امالی صدوق م ۴۷ ص ۳۵۵ ح ۱۱۔

[2] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۷۲، ح ۱۴، باب ۹۵۔

﴿حدیث نمبر:11﴾

کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَارِفًا بِحَقِّ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَائَةً مِنَ النَّارِ وَبَرَائَةً مِنَ الْعَذَابِ وَمَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أُعتِقَ مِنَ النَّارِ۔ [1]

جو شخص اہل البیت علیہم السلام کی معرفت رکھتے ہوئے جمعہ کے دن مرجائے تو خدائے متعال اس کے لئے آتشِ جہنّم اور عذاب جہنّم سے برائت کا پروانہ لکھ دیتا ہے اور جو شخص شب جمعہ مرجائے تو خداوند عالم اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:12﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ أَربَعٌ وَعِشرُونَ سَاعَةً لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ سِتُّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ۔ [2]

شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ میں اللہ جل جلالہ کے لئے چوبیس گھڑیاں ہوتی ہیں اور ہر گھڑی میں خدا چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

---

[1] کافی، ج ۳، ص ۴۱۵، ح ۸، کتاب صلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ۔

[2] خصال، ج ۲، ص ۳۹۲، ح ۹۲؛ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۶۸، ح ۷ منہ اول، باب ۹۵۔

﴿حدیث نمبر:13﴾

اس حدیثِ معتبر کو ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ الْحَاجَةَ فَيُؤَخِّرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَضَاءَ حَاجَتِهِ الَّتِيْ سَأَلَ إِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَخُصَّهُ بِفَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ [1]

جب کوئی بندہ مؤمن اپنی حاجت کے لئے خدا سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی حاجت کے پورا کرنے میں تاخیر کرتا ہے یہاں تک کہ روزِ جمعہ اس کی خاجت کو پورا کرتا ہے اور جمعہ کی فضیلت کی وجہ سے کئی گنا زیادہ کردیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:14﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْلِ يَعْقُوْبَ لِبَنِيْهِ ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ﴾ قَالَ: أَخَّرَهُمْ إِلَى السَّحَرِ مِنْ لَيْلَةِ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۲۷۲، ح ۱۲۴۱، باب ۵۷؛ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۷۴، ح ۱۹ باب ۹۵ / وسائل آل البیت، ج ۷، ص ۳۸۱، ح ۲۰، س ۹۶۳۷ باب ۴۰؛ کافی، ج ۲۔ ص ۴۸۹ ح ۶ باب من ابطأت علیہ الاجابۃ

الْجُمُعَةِ۔ [1]

جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جناب یعقوب علیہ السلام سے اپنے گناہوں کی مغفرت کے لئے دعا کی خواہش کی تھی تو اُنھوں نے فرمایا تھا کہ میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا تو جناب یعقوب علیہ السلام نے جمعہ کی سحر تک دعا کرنے میں تاخیر کی تا کہ دعا قبول ہو جائے۔

(۳) شب جمعہ ندائے مَلک

﴿حدیث نمبر:15﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿۱﴾ إنَّ اللّٰه تَعَالٰی لِيَأمُرَ مَلَكًا فَيُنَادِیْ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ مِنْ أوَّلِ اللَّيلِ إلٰی آخِرِهِ، أَلَا عَبْدُ مُؤمِنٌ يَدْعُونِی لِاٰخِرَتِهِ وَدُنيَاهُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأُجِيْبَهُ؟

﴿۲﴾ أَلَا عَبْدُ مُؤمِنٌ يَتُوبُ إلَیَّ مِنْ ذُنُوْبِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأتُوْبَ إلَيْهِ؟ أَلَا عَبْدُ مُؤمِنٌ قَدْقَتَّرْتُ عَلَيهِ رِزقَهُ فَيَسْأَلَنِی الزِّيَادَةَ فِیْ رِزْقِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَزِيْدَهُ وَأُوَسِّعَ عَلَيْهِ؟

﴿۳﴾ أَلَا عَبْدُ مُؤمِنٌ سَقِيمٌ فَيَسْأَلَنِی أنْ أَشْفِيَهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۷۴، ح ۱۹ باب ۹۵۔

فَاُعَافِيَهُ؟ أَلَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مَغْمُوْمٌ مَحْبُوْسٌ يَسْأَلُنِي أَنْ أُطْلِقَهُ مِنْ حَبْسِهِ وَأُفَرِّجَ عَنْهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأُطْلِقَهُ وَأُخَلِّيَ سَبِيْلَهُ؟ ﴿٤﴾ أَلَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مَظْلُوْمٌ يَسْأَلُنِي أَنْ آخُذَ لَهُ بِظَلَامَتِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَنْتَصِرَ لَهُ وَآخُذَ بِظَلَامَتِهِ قَالَ فَلَا يَزَالُ يُنَادِيْ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ [1]

(۱) خداوند عالم ہر شب جمعہ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ عرش سے رات کی ابتداء سے آخر تک ندا دیتا رہے کہ ہے کوئی بندہ مومن جو مجھ سے طلوع صبح سے پہلے دنیا و آخرت کا سوال کرے تا کہ میں اسے قبول کروں؟

(۲) ہے کوئی بندہ مومن جو طلوع صبح سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے کہ میں اس کی توبہ کو قبول کروں؟ ہے کوئی بندہ مومن جس کی روزی کو میں نے تنگ کیا ہو مجھ سے روزی کی زیادتی کا سوال کرے تو میں طلوع صبح سے پہلے اس کی روزی میں کشادگی کر دوں؟

(۳) ہے کوئی بندہ مومن جو بیمار ہو اور مجھ سے طلوع صبح سے پہلے سوال کرے تا کہ میں اسے شفا عطا کروں؟ ہے کوئی غمگین مومن قیدی جو مجھ سے طلوع صبح سے پہلے سوال کرے تا کہ میں اسے قید سے رہائی دے دوں اور غم کو دور کر دوں؟

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۲۸۲، ح ۲۷ باب ۹۵۔

(۴) ہے کوئی مظلوم مومن جو مجھ سے طلوع صبح سے پہلے ظلم کے دُور کرنے کا سوال کرے تا کہ میں اس کا بدلہ ظالم سے لے لوں اور اس کا حق اسے واپس دلا دوں، فرشتہ یہ ندا طلوع صبح تک دیتا رہتا ہے۔

(۴) شب جمعہ نزولِ ملائکہ

﴿حدیث نمبر:16﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ عَشِيَّةُ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَآءِ وَمَعَهَا أَقْلَامُ الذَّهَبِ وَصُحُفُ الْفِضَّةِ لِيَكْتُبُوْنَ عَشِيَّةَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلٰى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔[1]

جمعرات کی شام اور شب جمعہ کو ملائکہ آسمان سے اپنے ساتھ سونے کے قلم اور چاندی کے صفحات لئے ہوئے نازل ہوتے ہیں اور وہ جمعرات کی شام سے جمعہ کے دن غروب آفتاب تک سوائے محمد و آل

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۲۷۳، ح ۳۴ س ۱۲۵۰ باب ۵۷/ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۵۴، ح ۳۳ باب ۹۷/ وسائل الشیعہ آل البیت، ج ۷، ص ۳۸۶ ح ۱ س ۹۶۵۱ باب ۴۳ استحباب الاکثار...

محمد پر درود کے اور کچھ لکھتے ہی نہیں۔

(۵) روزِ جمعہ نزولِ ملائکہ

﴿حدیث نمبر:17﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَآئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ يَهْبِطُوْنَ فِي كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَهُم قَرَاطِيْسُ الْفِضَّةِ وَأَقْلَامُ الذَّهَبِ فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى كُلِّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ عَلٰى كَرَاسِيَّ مِنْ نُوْرٍ فَيَكْتُبُوْنَ مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ اَلْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ۔ [1]

بیشک ملائکہ مقربین ہر جمعہ کے دن اپنے ساتھ چاندی کے صفحات اور سونے کے قلم لے کر آتے ہیں اور جامع مسجد کے تمام دروازوں پر نور کی کُرسیاں لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور لکھتے رہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں پہلے کون آیا دوسرا اور تیسرا کون آیا یہاں تک کہ امام جمعہ نماز پڑھا کر نکل جائے اور جب امام نکل جاتا ہے تو یہ بھی صفحات (صحف) کو

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۲۷۴، ح ۱۲۴۲ س ۱۲۵۸ باب ۵۷/ رسائل شہید ثانی، ص ۹۴؛ وسائل آل، ج ۷، ص ۳۴۷، ح ۱، س ۹۵۴۲، باب ۲۷؛ کافی، ج ۳، ص ۴۱۳ ح ۲ باب فضل یوم الجمعہ۔

لپیٹ لیتے ہیں۔

(۶) آسمانِ اوّل پر نزول ملک

﴿حدیث نمبر:18﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ ارشاد فرمایا ہیں:

﴿۱﴾...إِنَّمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يُنْزِلُ مَلَكاً إِلٰى سَمَآءِ الدُّنيَا كُلَّ لَيْلَةٍ فِي الثُّلُثِ الأَخِيْرِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فَيَأْمُرُهُ فَيُنَادِي هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوْبُ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِن مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا طَالِبَ الشَّرِ أَقْصِرْ،

﴿۲﴾فَلَا يَزَالُ يُنَادِيْ بِهٰذَا حَتّٰى يَطْلِعَ الْفَجْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ عَادَ إِلٰى مَحَلِّهِ مِنْ مَلَكُوْتِ السَّمَآءِ حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ أَبِيْ عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔[1]

(۱) اللہ تعالی ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں اور شب جمعہ کے ابتدائی حصہ میں ایک ملک کو پہلے آسمان پر بھیجتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ وہ یہ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۷۱، ح۲۲ س۱۲۳۸ باب ۵۷/ بحار الانوار، ج۸۶، ص۲۶۵، ح۲ باب۹۵۔

آواز دے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں ؟اور ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ اور ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟اور اے خیر کے طلب کرنے والے آگے آ جا اور اے شر کے طلب کرنے والے پیچھے ہٹ جا،

(۲)اور وہ طلوع فجر تک مسلسل یہ ندا دیتا رہتا ہے اور جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو وہ اپنی جگہ ملکوت سماء میں واپس چلا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی میرے پدر بزرگوار نے اور انہوں نے اس کی روایت میرے جد نامدار سے کی اور انہوں نے اپنے آباء واجداد سے کی اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی۔

(۷) لیلۃ الرغائب

یہ رات جمعہ کی مہم ترین راتوں میں سے ایک ہے۔

﴿حدیث نمبر:19﴾

ماہ مبارک رجب کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا:

﴿۱﴾... وَلٰكِنْ لَاتَغْفُلُوْا عَنْ لَيْلَةِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ(خَمِيسٍ) مِنْهُ فَإِنَّهَا لَيْلَةٌ تُسَمِّيْهَا الْمَلَائِكَةُ لَيْلَةَ الرَّغَائِبِ وَذٰلِكَ إِنَّهُ إِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ لَايَبْقٰى مَلَكٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ إِلَّا وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ الْكَعْبَةِ وَحَوَالَيْهَا وَيَطَّلِعُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ،

﴿۲﴾فَيَقُوْلُ لَهُمْ يَا مَلَائِكَتِيْ سَلُوْنِيْ مَا شِئْتُم فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَا حَاجَاتُنَا إِلَيْكَ أَن تَغْفِرَلِصُوَّامِ رَجَبٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ.....[1]

(۱) ماہ رجب کی پہلی شب جمعہ کے بارے میں غفلت نہ کرو کیونکہ ملائکہ نے اس رات کا نام لیلۃ الرغائب رکھا ہے اور ماہ رجب کی پہلی شب جمعہ میں سحر کے وقت آسمان اور زمین کے تمام ملائکہ خانہ کعبہ اور اس کے آس پاس میں جمع ہوتے ہیں،

(۲) تو خداوندِ عالم ان ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو جو چاہیں مجھ سے مانگو تو اس وقت فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پالنے والے ہماری درخواست یہ ہے کہ ماہِ رجب میں روزہ رکھنے والوں کی مغفرت فرما، تو خداوند عالم کی طرف سے جواب آتا ہے کہ میں نے مغفرت

---

[1] وسائل، ج ۵، ص ۲۳۲، باب ۶؛ بحار الانوار، ج ۹۵، ص ۳۹۵ باب ۱۰۶/۲۵؛ منازل الآخرۃ، ص ۱۳۳۔

کی۔

پس مومنین کو چاہئے کہ اس رات کو فراموش نہ کریں یہ بڑی فضیلت والی رات ہے اس رات میں اور اس کے بعد دن میں جو اعمال معصومین علیہم السلام کی طرف سے بیان ہوئے ہیں انہیں انجام دیں اور اس رات کے اعمال کی تفصیل اعمال شب جمعہ میں بیان کی جائے گی۔

﴿حدیث نمبر:20﴾

أَنَّ مَنْ قَرَاءَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَجَبٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَسْعٰى بِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ۔ [1]

جو ماہ رجب میں جمعہ کے روز سو (۱۰۰) مرتبہ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھے تو اس کے لئے قیامت میں ایک نور صادر ہوگا جس کی روشنی میں وہ جنّت چلے جائے گا۔

(۸) جہنّم سے آزادی

﴿حدیث نمبر:21﴾

جناب ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو

---

[1] وسائل آل، ج ۱۰، ص ۴۸۴، ح ۲۔

فرماتے ہوئے سنا ہے،

﴿۱﴾إنَّ للّٰهِ تَعَالٰی فِیْ آخِرِ کُلِّ یَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإفْطَارِ أَلْفَ أَلْفِ عَتِیقٍ مِنَ النَّارِ فَإِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ وَیَوْمُ جُمُعَةٍ أَعْتَقَ فِی کُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا أَلْفَ أَلْفِ عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ وَکُلُّهُم قَدْ إسْتَوْجَبُوْا الْعَذَابَ فَإِذَا کَانَ فِیْ آخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ بِعَدَدِ مَاأَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلٰی آخِرِہ ...[1]

(۱) ماہ رمضان میں ہر روز افطار کے وقت خداوندِ عالم دس لاکھ افراد کو آتشِ جہنّم سے آزاد کرتا ہے جب رمضان شریف میں واقع ہونے والے روز جمعہ اور شب جمعہ آتے ہیں تو ہر گھنٹے میں خداوند عالم دس لاکھ افراد کو جہنّم سے آزاد کرتا ہے جو یقیناً سب کے سب مستحق عذاب ہو چکے ہوتے ہیں اور ماہ رمضان کے آخری دن میں اتنے لوگوں کو آزاد کرتا ہے جتنے کو پورے مہینہ میں آزاد کیا ہے۔

دوسری فصل

(۹) نمازِ جمعہ اور قرآن

ہفتہ کا یہ عظیم ترین عبادی سیاسی اجتماع (نماز جمعہ) ایک اہم ترین

---

[1] امالی شیخ مفید، ص ۲۲۹، ح ۳، مجلس ۲۷؛ بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۳۳۷، ح ۱ باب ۳۶ وجوب صوم شہر رمضان۔

اسلامی فریضہ ہے جو ایمان کی بنیادوں کی تقویت کے لئے حد سے زیادہ تاثیر رکھتا ہے اور ایک لحاظ سے قرآن میں سورہ جمعہ کا اصلی ہدف یہی نمازِ جمعہ ہے اور سورہ جمعہ کی آخری آیات میں اس کے احکام بیان کرتی ہیں۔

سب سے پہلے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾۔[1]

اے ایمان لانے والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو ذکر خدا (خطبہ ونماز) کی طرف جلدی سے آؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

نودی ''ندا'' کے مادہ سے پکارنے کے معنی میں ہے اور یہاں اس سے مراد اذان ہے کیونکہ اسلام میں نماز کے لئے اذان کے علاوہ کوئی ندا نہیں ہے جیسا کہ سورہ مائدہ کی آیت ۵۸ میں ارشاد ہوا:

---

[1] سورۃ الجمعہ ۶۲، آیۃ ۹۔

﴿۲﴾۔ ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾۔[1]

جب تم لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہو (اور اذان کہتے ہو) تو وہ اس کا مزاق اڑاتے اور اسے کھیل تماشا سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک بے عقل قوم ہیں۔

اس طرح سے جس وقت نماز جمعہ کی اذان کی آواز بلند ہوتی ہے تو لوگوں کا فرض ہے کہ وہ کاروبار کو چھوڑ کر نماز کی طرف دوڑ کر آئیں کہ جو اہم ترین ذکر خدا ہے۔

﴿ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ کا جملہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس موقع پر کاروبار کو چھوڑ کر نماز جمعہ کو قائم کرنا مسلمانوں کے لئے بہت ہی نفع کی بات ہے بشرطی کہ وہ اس بارے میں ٹھیک طور پر غور وفکر کریں ورنہ خدا تو سب سے بے نیاز اور سب پر مہربان ہے۔

البتہ خرید وفروخت کو ترک کرنا ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے جو ہر مزاحم کام کو شامل ہے۔

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ بعض اسلامی روایت میں روزانہ کی نماز کے

---

[1] سورہ مائدۃ ۵ آیۃ ۵۸۔

بارے میں یہ آیا ہے:

﴿حدیث نمبر:22﴾

﴿۳﴾۔ ﴿إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَائْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ﴾۔ [1]

جب نماز (یومیہ) کھڑی ہوجائے تو نماز میں شرکت کے لئے دوڑو نہیں بلکہ آرام کے ساتھ قدم اٹھاؤ لیکن نماز جمعہ کے بارے میں سورہ جمعہ آیت نمبر ۹ میں بیان ہوا: فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ نماز جمعہ کے لئے دوڑ کر آؤ یہ نماز جمعہ کی حد سے زیادہ اہمیت کی دلیل ہے۔

ذکر اللہ سے مراد پہلی تو نماز ہی ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ نماز جمعہ کے خطبات بھی کہ جن میں خدا ہی کا ذکر ہوتا ہے حقیقت میں نماز جمعہ کا ایک حصّہ ہے اس بنا پر ان خطبوں میں شرکت کے لئے بھی دوڑ کر آنا چاہئے۔

سورہ جمعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿۳﴾۔ ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾۔ [2]

---

[1] خلاف شیخ طوسی ج ۱ ص ۴۱۴ مسئلہ ۱۶۰۔

[2] سورہ جمعہ نمبر ۶۲ آیت نمبر ۱۰۔

جب نماز ختم ہو جائے تو پھر تم آزاد ہو زمین میں چلو و پھرو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت زیادہ یاد کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

اگر چہ ﴿اِبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰه﴾ (اللہ کا فضل طلب کرو) کا جملہ یا قرآن مجید میں اس سے مشابہ تعبیریں غالبًا روزی طلب کرنے اور کسب و تجارت کے معنی میں آئی ہیں لیکن یہ بات واضح ہے کہ اس جملہ کا مفہوم وسیع ہے اور کسب و کار اس کے مصادیق میں سے ایک ہے اسی لئے بعض نے عیادت مریض، زیارت مومن یا تحصیل علم و دانش کے معنی میں اس کی تفسیر کی ہے۔ اگر چہ یہ ان پر بھی منحصر نہیں ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ زمین میں پھیل جانے اور روزی طلب کرنے کا امر، امر وجوبی نہیں ہے بلکہ اصطلاح کے مطابق یہ امر بعد از حظر (نہی) ہے کہ جواز پر دلالت کرتی ہے (اور یہ جواز کی دلیل ہے) لیکن بعض نے اس تعبیر سے یہ مطلب لیا ہے کہ نماز جمعہ کے بعد روزی کی تحصیل و طلب ایک مطلوبیت اور برکت رکھتی ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر نماز جمعہ کے بعد بازار میں تشریف لے جاتے تھے اور ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰه كَثِيرًا﴾ کا جملہ ان تمام نعمتوں کے لئے جو خدا نے

انسان کو دی ہے خدا کو یاد کرنے کی طرف اشارہ ہے اور بعض نے یہاں ذکر کو فکر کے معنی سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

﴿حدیث نمبر:23﴾

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ۔ [1]

ایک ساعت غور وفکر کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

لیکن واضح ہے کہ آیت ایک وسیع مفہوم رکھتی ہے جو ان تمام مطالب کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے یہ بھی مسلّم ہے کہ ذکر کی روح، فکر ہے اور وہ ذکر جو فکر کے بغیر ہو لقلقہ زبانی سے زیادہ نہیں اور جو بات فلاح ونجات کا سبب ہے وہ وہی ذکر ہے جو تمام حالات میں غور وفکر کے ساتھ ہو۔ اصولی طور پر بار بار ذکر کرنے سے خدا کی یاد انسان کی جان کی گہرائیوں میں راسخ ہو جاتی ہے اور غفلت اور بے خبری کی جڑیں جل جاتی ہیں جو ہر قسم کے گناہ کا اصلی عامل ہوتی ہیں پس یوں انسان فلاح ونجات کے راستے پر چلنے لگتا ہے اور ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ کی حقیقت حاصل ہوتی ہے۔

---

[1] کشف الخفاج ا ص ۳۱۰؛ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۰۸ ح ۲۶؛ تحفۃ السنیہ ص ۷۲۔

خداوند عالم سورہ جمعہ کی آخری آیت میں ان لوگوں کو جنہوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کو نماز جمعہ کے وقت چھوڑ دیا اور آنے والے قافلہ سے مال خریدنے کے لئے بازار کی طرف بھاگنے والوں کو شدت کے ساتھ ملامت کرتے ہوئے کہتا ہے:

﴿٤﴾۔ ﴿وَإِذَا رَأَوْ تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾[1]

جب وہ کوئی تجارت یا کھیل تماشہ کی بات دیکھتے ہیں تو پراکندہ ہو جاتے ہیں اور آپ کو (نمازِ جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے دوران) کھڑا ہوا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں

﴿٥﴾۔ ﴿قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَالتِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾۔[2]

لیکن ان سے کہہ دیجئے جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ لہو ولعب، اور تجارت سے بہتر ہے اور خدا بہترین روزی دینے والا ہے۔

نماز جمعہ میں حاضر ہونے اور پیغمبر کے مواعظ ونصائح سننے سے جو خدائی اجر وثواب اور برکتیں اور معنوی وروحانی تربیت تمہیں حاصل ہوتی ہے ان سب برکات کا کسی دوسری چیز کے ساتھ مقابلہ نہیں ہو

---

[1] سورہ جمعہ نمبر ۶۲ آیت نمبر ۱۱۔

[2] سورہ جمعہ نمبر ۶۲ آیت نمبر ۱۱۔

سکتا۔ اگر تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ تمہاری روزی منقطع ہو جائے گی تو تم غلطی پر ہو خدا بہترین روزی دینے والا ہے۔

لہو کی تعبیر طبل اور ان تمام دوسرے آلات لہو کی طرف اشارہ ہے جو وہ لوگ مدینہ میں کسی نئے قافلہ کے وارد ہونے کے وقت بجایا کرتے تھے۔ یہ ایک طرح سے ان کے آنے کی خبر اور اعلان بھی ہوتا تھا اور مال و متاع کو بیچنے کے لئے تشہیر بھی، جیسا کہ وہ منڈیاں اور بازار جو مغربی طرز کے ہیں، ان میں بھی اس کے نمونے دکھائی دیتے ہیں۔

﴿اِنْفَضُّوْا﴾ کی تعبیر پراکندہ ہونے، نماز جمعہ سے منصرف ہونے، اور قافلہ کا رخ کرنے کے معنی میں ہے جیسا کہ شان نزول میں بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت (دحیہ) کا قافلہ مدینہ میں وارد ہوا اس نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا تو اس نے طبل اور دوسرے آلات لہو کے ساتھ لوگوں کو بازار کی طرف بلایا مدینہ کے لوگ یہاں تک کہ وہ مسلمان بھی جو مسجد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا خطبہ سن رہے تھے اس کی طرف باگ کھڑے ہوئے اور مسجد میں صرف تیرہ مرد اور ایک روایت کے مطابق اس سے بھی کم افراد باقی رہ گئے۔

تیسری فصل

﴿۲﴾ چند نکات

(۱) اسلام میں پہلی نماز جمعہ

﴿حدیث نمبر:24﴾

بعض اسلامی روایات میں آیا ہے کہ مدینہ کے مسلمانوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہجرت سے پہلے باہم مل کر بات کی اور کہا کہ یہودی ہفتہ میں ایک دن (بروز ہفتہ) اجتماع کرتے ہیں اور عیسائی بھی اجتماع کے لئے (اتوار کا) ایک دن رکھتے ہیں لھذا ہم بھی ایک دن مقرر کر لیتے ہیں تاکہ اس میں جمع ہوکر ذکر خدا کریں اور اس کا شکر بجالائیں انہوں نے ہفتہ سے پہلے کے دن کہ جسے اُس زمانے میں یوم العروبہ کہتے تھے اس مقصود کے لئے منتخب کیا (اور بزرگان مدینہ میں سے ایک شخص) اسعد بن زرارہ کے پاس گئے اس نے ان کے ساتھ مل کر جماعت کی صورت میں نماز ادا کی اور انھیں وعظ ونصیحت کی پس وہی دن روز جمعہ کے نام سے موسوم ہو گیا کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع کا دن تھا اسعد کے حکم پر ایک گوسفند ذبح کیا گیا اور سب نے

دوپہر اور شام کا کھانا اسی گوسفند سے کھایا کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی یہ پہلا جمعہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔ [1]

(۲) رسولِ خداؐ کی پہلی نماز جمعہ

﴿حدیث نمبر:25﴾

لیکن وہ پہلا جمعہ جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا وہ اس وقت پڑھا گیا جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی جب آپ مدینہ میں وارد ہوئے تو اس دن پیر کا دن بارہ ربیع الاول اور ظہر کا وقت تھا حضرت چار دن تک ''قبا'' میں رہے اور مسجد قبا کی بنیاد رکھی پھر جمعہ کے دن مدینہ کی طرف روانہ ہوئے (قبا اور مدینہ کے درمیان فاصلہ بہت ہی کم ہے اور موجودہ وقت میں قبا مدینہ کا ایک داخلی محلّہ ہے) اور نماز جمعہ کے وقت آپ محلّہ بنی سالم میں پہنچے وہاں نماز جمعہ ادا فرمائی اور یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا جو حضرت رسول نے ادا کیا جمعہ کی اس نماز میں آپ نے خطبہ بھی پڑھا

---

[1] تفسیر مجمع البیان (چھاپ بیروت) ج ۱۰ ص ۴۸۶، سورہ جمعہ۔

جو مدینہ میں آنحضرت کا پہلا خطبہ تھا۔ [1]

(۳) نمازِ جمعہ کی اہمیّت

سب سے پہلے تو اس عظیم اسلامی فریضہ کی اہمیّت کی بہترین دلیل سورہ جمعہ کی وہ آخری آیات ہیں جو تمام مسلمان اور اہل ایمان کو یہ حکم دیتی ہیں کہ جمعہ کی اذان سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑیں ہر قسم کے کار و بار اور رکاوٹ ڈالنے والے کام چھوڑ دیں یہاں تک کہ اگر کسی سال لوگ غذائی اشیا کی کمی میں گرفتار ہوں اور کوئی ایسا قافلہ آ جائے جو ان کی ضرورت کی چیزیں ساتھ لے کر آیا ہو تو وہ اس کی طرف نہ جائیں اور نماز جمعہ کے اعمال کو جاری رکھیں۔

اسلامی روایات میں بھی اس سلسلے میں بہت سی تاکیدیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک خطبہ ہے کہ جسے موافق و مخالف سب نے پیغمبر گرامی سے نقل کیا ہے اس میں آیا ہے۔

﴿حدیث نمبر:26﴾

إنَّ اللّٰه تَعالٰی فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَةَ فَمَنْ تَرَکَهَا فِیْ حَیَاتِیْ أو

---

[1] تفسیر مجمع البیان (چھاپ بیروت) ج ۱۰ ص ۲۸۶، سورہ جمعہ۔

بَعْدَ مَوتِیْ إسْتِخْفَافًا بِهَا أوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلاَجَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُ وَلاَبَارَكَ لَهُ فِیْ أمْرِهِ أَلاَ وَلاَصَلٰوةَ لَهُ أَلاَ وَلاَزَكٰوةَ لَهُ أَلاَ وَلاَحَجَّ لَهُ أَلاَ وَلاَصَوْمَ لَهُ أَلاَ وَلاَبِرَّ لَهُ حَتّٰی یَتُوْبَ۔ [1]

خدا نے نمازِ جمعہ تم پر واجب کی ہے اگر کوئی شخص اسے میری زندگی میں یا میری وفات کے بعد استخفاف یا انکار کے طور پر ترک کرے تو خدا اسے پریشان حال کردے گا اور اس کے کسی کام میں برکت نہیں دے گا جان لو کہ اس کی نماز قبول نہیں ہے اس کی زکوۃ قبول نہیں ہے اور جان لو کہ اس کے نیک اعمال قبول نہیں ہیں جب تک کہ اپنے اس عمل سے توبہ نہ کرے۔ (اس حدیث سے مراد وہ جمعہ ہے جو واجب تعیینی ہے نہ کہ تخییری)

﴿حدیث نمبر:27﴾

ایک اور حدیث امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے:

صَلاَ ةُ الْجُمُعَةِ فَرِیْضَةٌ وَ الْإجْتِمَاعُ إلَیْهَا فَرِیْضَةٌ مَعَ الْإمَامِ فَإنْ تَرَكَ رَجُلٌ مِنْ غَیْرِعِلَّةٍ ثَلاَثَ جُمَعٍ فَقَدْ تَرَكَ ثَلاَثَ فَرَائِضَ وَلاَیَدَعُ ثَلاَثَ فَرَائِضَ مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ إلَّا مُنَافِقٌ۔ [2]

---

[1] وسائل آل ج ۷، ص ۳۰۲، ح ۲۸ (۹۳۰۹)، ب ۱؛ بحار، ج ۸۶، ص ۱۶۶، ح ۵، ب ۹۴۔

[2] وسائل آل، ج ۷، ص ۲۹۷، ح ۸ (۹۳۸۹)، ب ۱، وجوب صلاۃ الجمعۃ؛ بحار، ج ۸۶، ص ۱۸۴ ح ۲۱ ب ۹۴؛ امالی صدوق، م ۳۷، ص ۵۷۳، ح ۱۳

نماز جمعہ ایک فریضہ ہے اس کا اجتماع امام علیہ السلام کے ساتھ واجب ہے جب کوئی شخص تین جمعہ بغیر کسی عذر کے ترک کر دے تو اس نے تین فریضے ترک کئے ہیں اور تین فریضے بغیر کسی علّت کے ترک نہیں کرتا ہے مگر منافق۔

﴿حدیث نمبر:28﴾

ایک اور حدیث میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے:

مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا إِسْتَانَفَ الْعَمَلَ۔ [1]

جو شخص از روئے ایمان خدا کے لئے نماز جمعہ میں شرکت کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ اپنے عمل کا سلسلہ نئے سرے سے شروع کرے گا۔

﴿حدیث نمبر:29﴾

ایک اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں کئی مرتبہ حج

---

[1] فقیہ ج۱ص۲۷۴ح۴۳ باب ۵۷ (س ۱۲۵۹)؛ بحار ج۸۶ص۱۹۲ح۳۳ ب ۹۴؛ وسائل آل ج4ص۲۹۸ح۱۰ س۹۳۹۱ ب ۱، وجوب صلاۃ جمعۃ۔

کے لئے تیار ہوا ہوں لیکن مجھے توفیق حاصل نہ ہوئی اس پر آپ نے فرمایا:

عَلَيْكَ بِالْجُمُعَةِ فَإِنَّهَا حَجُّ الْمَسَاكِيْنَ۔[1]

تو نماز جمعہ پڑھا کر کیونکہ مساکین کا حج یہی ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حج کے عظیم اسلامی اجتماع کی بہت سے برکات نماز جمعہ کے اجتماع میں موجود ہوتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر:30﴾

عبداللہ بن بکیر کہتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا

مَا مِنْ قَدَمٍ سَعَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهَا عَلَى النَّارِ وَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَهُم فِي الصَّفِ الْأَوَّلِ فَكَأَنَّمَا صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِيْ الصَّفِ الْأَوَّل۔[2]

جو شخص ایک قدم (نماز) جمعہ کی طرف بڑھائے تو خدا اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام قرار دیتا ہے اور فرمایا جو پہلی صف میں نماز جمعہ ادا

---

[1] وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۵، ح ۱۷، ب ۱، من ابواب صلاۃ الجمعۃ؛ بحار، ج ۸۶، ص ۲۱۲، ح ۵۷، ب ۹۴ وجوب صلاۃ الجمعۃ۔

[2] وسائل آل ج ۷ ص ۲۹۷ ح ۷ (۸۸۹۳) ب ۱ وجوب صلاۃ جمعۃ؛ بحار ج ۸۶ ص ۱۸۴ ح ۱۹ ب ۹۴ وجوب جمعۃ۔

کرے گویا اس نے رسول خدا کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا کی۔

﴿حدیث نمبر:31﴾

عَنْ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلتَّهْجِيْرُ إِلَى الْجُمُعَةِ حَجُّ فُقَرَاءِ أُمَّتِيْ۔ [1]

حضرت امام موسی بن جعفر علیہما السلام نے اپنے آباء واجداد علیہم السلام سے نقل فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا میری امت کے فقراء کا حج (نماز) جمعہ ہے۔

﴿حدیث نمبر:32﴾

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: إِنَّ لَكُمْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ حَجَّةً وَ عُمْرَةً فَالْحَجَّةُ اَلْهِجْرَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْعُمْرَةُ إِنْتِظَارُ الْعَصْرِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ [2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر جمعہ آپ کو حج اور عمرہ (کا ثواب) حاصل ہوگا نمازِ جمعہ کے لئے جانا حج ہے اور نماز جمعہ

---

[1] مستدرک الوسائل، ج۶، ص۹، ح۱۲ (۶۲۹۰)، ب ۱، ابواب صلاۃ جمعۃ؛ بحار، ج۸۶، ص۱۹۷، ح۴۴، ب۹۴۔

[2] بحار ج ۸۶، ص۲۱۴، ح۵۷، ب۹۴؛ کنز العمال، ج۷، ص۷۳۷، ح۲۱۱۷۳، ۲۱۱۷۴۔

کے بعد نماز عصر کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔

البتہ یہ بات مدِ نظر رہے کہ شدید مذمتیں نماز جمعہ کے ترک کرنے کے بارے میں آئی ہیں یہ اس صورت میں ہے کہ جب نماز جمعہ واجب عینی ہو یعنی امام معصوم علیہ السلام کے حضور اور انکے مبسوط الید ہونے کا زمانہ ہو لیکن چونکہ زمانہ غیبت میں یہ واجب تخیری ہے (نماز جمعہ اور نماز ظہر کے درمیان اختیار ہے) اور بطور استخفاف وانکار ترک نہ ہو تو پھر وہ ان مذمتوں کا مشمول نہیں ہوگا اگر چہ نماز جمعہ کی عظمت اور اس کی حد سے زیادہ اہمیّت اس حالت میں بھی محفوظ ہے (اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے فقہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے اور ہر شخص کو اپنے مُقَلَّد کے فتوی کے مطابق عمل کرنا لازمی ہے۔ اور واضح رہے کہ نماز جمعہ کے بارے میں اس دَور کے فقہاء عظام کے تین اقوال ہیں۔)

(۴) نماز عبادی سیاسی جمعہ کا فلسفہ

نماز جمعہ ہر چیز سے پہلے ایک عظیم اجتماعی عبادت ہے اور عبادات کی عمومی تاثیر کہ جو روح و جان کو لطیف بنانا، دل کو گناہ کی آلودگیوں سے پاک کرنا، اور دل سے معصیت کی زنگ کو اتارنا ہے وہ اس میں

موجود ہے خاص طور پر یہ بات کہ اس میں دو خطبے ہوتے ہیں جو انواع واقسام مواعظ، پند ونصائح اور تقوی و پرہیز گاری کا حکم دینے پر مشتمل ہوتے ہیں۔

لیکن اجتماعی اور سیاسی لحاظ سے یہ ایک عظیم ہفتہ وار کانفرس ہے جو حج کے سالانہ کانفرس کے بعد بزرگ ترین اسلامی کانفرس ہے اسی وجہ سے اس روایت میں جو پہلے ہم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کر چکے ہیں اسطرح آیا ہے کہ نمازِ جمعہ ان لوگوں کا حج ہے جو مراسمِ حج میں شرکت کی قدرت نہیں رکھتے۔

حقیقت میں اسلام تین عظیم اجتماع کو اہمیت دیتا ہے،

(۱) روزانہ کے اجتماعات جو نماز جماعت میں حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہفتہ وار اجتماع جو نماز جمعہ کے اعمال سے حاصل ہوتا ہے۔

(۳) حج کا اجتماع جو خانۂ خدا کے پاس ہر سال ایک مرتبہ انجام پاتا ہے۔

ان سب میں سے نمازِ جمعہ کا اثر بہت ہی اہم ہے خاص طور پر یہ بات کہ نماز جمعہ کے خطبہ میں خطیب کا ایک موضوع اہم سیاسی اجتماعی اور اقتصادی مسائل کے بارے میں ہوتا ہے اس طرح سے اس عظیم اور پر شکوہ اجتماع سے ذیل کے برکات حاصل ہو سکتے ہیں:

(۱) لوگوں کو معارف اسلامی اور اہم اجتماعی اور سیاسی حالات و واقعات سے آگاہ کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی صفوں میں ایسی ہم آہنگی اور زیادہ سے زیادہ نظم و اتحاد پیدا کرنا جو دشمنوں کو وحشت میں ڈال دے اور انھیں لرزہ بر اندام کردے۔

(۳) مسلم عوام میں دینی روح اور نشاط معنوی کی تجدید۔

(۴) عام مشکلات کے حل کے لئے باہمی تعاون حاصل کرنا۔

اسی وجہ سے دشمنان اسلام ہمیشہ ایک ایسی جامع الشرائط نمازِ جمعہ سے خوف زدہ رہتے تھے جس میں خصوصیت کے ساتھ احکام اسلامی کی رعایت کی جاتی ہو۔

(۵) نمازِ جمعہ کے آداب اور خطبوں کے مطالب و مضامین۔

نمازِ جمعہ (ضروری شرائط کی موجودگی میں) بالغ اور صحیح و سالم مردوں پر واجب ہے جو نماز میں شرکت کی طاقت رکھتے ہیں مسافروں اور بوڑھے لوگوں پر واجب نہیں ہے اگرچہ مسافر کے لئے نماز جمعہ میں حاضر ہونا جائز ہے بلکہ کئی گنا ثواب ملے گا۔

﴿حدیث نمبر:33﴾

ایک حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد محترم سے نقل فرمائی ہے جس میں آپؑ نے ارشاد فرمایا:

أَيُّمَا مُسَافِرٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ رَغْبَةً فِيهَا وَحُبًّا لَهَا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَجْرَ مِائَةِ جُمُعَةٍ لِلْمُقِيمِ۔ [1]

جو مسافر اشتیاق اور محبت سے نماز جمعہ ادا کرے گا خدا اس کو سو مقیم کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

اور واضح رہے کہ خواتین بھی نماز جمعہ میں شرکت کرسکتی ہیں اگر چہ وہ ان پر واجب نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کریں۔

﴿۳﴾ نماز جمعہ اور امام ونمازیوں کی ذمہ داریاں

نمازِ جمعہ کے لئے کم سے کم تعداد پانچ مرد ہے جس سے نماز جمعہ منعقد ہوسکتی ہے نمازِ جمعہ دو رکعت ہے اور وہ نماز ظہر کی جگہ لے لیتی ہے (اور احتیاطاً نمازِ ظہر بھی پڑھنی چاہئے) نیز دو خطبے جو نمازِ جمعہ سے پہلے پڑھے جاتے ہیں وہ حقیقت میں دو رکعت کی جگہ منسوب ہوتے

---

[1] امالی صدوق م۳ ح۵؛ وسائل ج۵ ص۳۵ باب۱۹ ح۲۔

ہیں۔

نمازِ جمعہ صبح کی طرح دو رکعت ہے اور مستحب ہے کہ اس میں امام جمعہ حمد و سورہ بلند آواز میں پڑھے، اس کے علاہ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقین حمد کے بعد قرائت کی جائے اور نمازِ جمعہ میں دو قنوت مستحب ہیں ایک رکعت اول میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔

دو خطبوں کا پڑھنا نماز جمعہ سے پہلے واجب ہے جیسا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ دینا بھی واجب ہے جو شخص خطبہ دیتا ہے حتمی طور پر نمازِ جمعہ کا امام وہی ہونا چاہئے خطیب کو اپنی آواز اتنی بلند کرنا چاہئے کہ لوگ اس کی آواز کو سن لیں تا کہ خطبہ کا مضمون سب کے کانوں تک پہنچ جائے۔

خطبہ کے دوران سامعین کو خاموش رہنا اور خطیب کی باتوں کو پوری توجہ سے سنا چاہئے اس مطلب پر مستند روایات دلالت کرتی ہیں جو مستند کتابوں میں موجود ہیں۔

﴿حدیث نمبر:34﴾

کتاب تہذیب الاحکام میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ ٱلإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَايَنْبَغِيْ لأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ حَتّٰى يَفْرُغَ ٱلإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ۔ [1]

جمعہ کے دن جب امام جمعہ خطبہ دینے میں مشغول ہوتو خطبہ ختم ہونے تک کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر:35﴾

ایک اور روایت کتاب وسائل الشیعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَٱلإِمَامُ يَخْطُبُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ۔ [2]

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے

---

[1] تھذیب الحکام، ج ۳، ص ۲۰، ح ۷۱، ب ۱، عمل فی لیلۃ الجمعۃ؛ کافی، ج ۳، ص ۴۲۱، ح ۲، ب تھیۃ الامام للجمعۃ؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۲۹، ح ۱، ب ۱۴، وجوب استماع خطبتین۔

[2] وسائل اس ج ۵ ص ۳۰ ح ۴ باب ۱۴؛ فقیہ ج ۴ ص ۵ ح اب ۱، ذکر جمل۔

رہا ہو تو اس وقت باتیں کرنے کو منع فرمایا پس جو ایسا کرے وہ لغو کرے گا اور جو لغو کرے گا تو اس کا جمعہ نہ ہوگا۔

﴿حدیث نمبر:36﴾

ایک اور حدیث کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت امام امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

لَا كَلَامَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَلَا الْتِفَاتَ إِلَّا كَمَا يَحِلُّ فِي الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا جُعِلَتِ الْجُمُعَةُ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَجْلِ الْخُطْبَتَيْنِ جُعِلَتَا مَكَانَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَهُمَا صَلَاةٌ حَتَّى يَنْزِلَ الْإِمَامُ۔ [1]

امام جمعہ جب خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت کوئی بات نہیں کرنی چاہئے اور خطبہ کی طرف التفات ہو جیسے نماز میں، اور نماز جمعہ جو دو رکعت قرار دے دی گئی ہے وہ دو خطبوں کی وجہ سے ہے اور ان دونوں خطبوں کو آخر کی دو رکعتوں کے عوض قرار دے دیا گیا ہے چنانچہ یہ دونوں خطبے بھی نماز ہی ہیں جب تک کہ امام منبر سے نہ اترے۔

اور خطیب کو مرد فصیح و بلیغ، اوضاع و احوال مسلمین سے آگاہ

---

[1] وسائل اسلامی، ج۵، ص۲۹، ح۲، ب۱۴؛ فقیہ ج۱ ص۲۶۹ ح۱۲ (۱۲۲۸)، ب۵۷۔

،اسلامی معاشرے کے مصالح سے با خبر، شجاع ،صریح اللہجہ اور اظہار حق میں قاطع ہونا چاہئے اس کے اعمال و رفتار اس کے کلام کی تاثیر و نفوذ کا سبب ہونے چاہئیں اور اس کی زندگی لوگوں کو خدا کی یاد دلانے والی ہونی چاہئے مناسب ہے کہ وہ پاکیزہ ترین لباس پہنے ہوئے ہو اپنے بدن کو خوشبو لگائے وقار اور سکینہ کے ساتھ قدم اٹھائے اور جب منبر پر جائے تو لوگوں کو سلام کرے پھر ان کے سامنے کھڑا ہو جائے اور شمشیر یا کمان یا عصا پر ٹیک لگائے پہلے وہ منبر پر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اذان مکمل ہو جائے اذان ختم ہونے کے بعد اٹھے اور خطبہ شروع کرے۔

خطبہ کا مضمون پہلے خدا کی حمد اور پیغمبر پر درود ہے (احتیاط اس میں ہے کہ یہ حصہ عربی زبان میں ہو لیکن باقی حصہ سننے والوں کی زبان میں پڑھا جائے) پھر لوگوں کو خوف خدا اور تقوی کی وصیت و نصیحت کرے قرآن مجید کی کوئی مختصری سورہ پڑھے اور اس امر کی دونوں خطبوں میں رعایت کرے دوسرے خطبہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود کے بعد ائمہ مسلمین کے لئے دعا کرے اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے۔

مناسب ہے کہ خطبہ کے ضمن میں ایسے اہم مسائل پیش کرے جو دین ودنیا اور مسلمانوں کے ساتھ مربوط ہیں اسلامی ممالک کے اندر اور باہر اور اس علاقے کے داخل و خارج میں جن باتوں کی مسلمانوں کو ضرورت و احتیاج ہے ان پر بحث کرے وہ سیاسی ،اجتماعی، اقتصادی اور دینی مسائل کو ترجیح کا لحاظ رکھتے ہوئے پیش کرے لوگوں کو آگاہی بخشے اور دشمنوں کی سازشوں سے باخبر کرے بعد اسلامی معاشرے کی حفاظت اور مخالفین کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے منصوبے بیان کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ خطیب کو بہت ہی ہوشیار، بیدار اور اسلامی مسائل کے بارے میں اہلِ فکر اور صاحب مطالعہ ہونا چاہئے اسے جمعہ کے دن عظیم مراسم کی موقعیت وحیثیت سے اسلام اور مسلمانوں کے اہداف و مقاصد کی کامیابی کے لئے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے۔

واضح رہے کہ نماز جمعہ کی خصوصیات و جزئیات اور اس کے خطبوں کے بارے میں فقہاء کے فتاوی میں جزئی اختلاف ہے جو کچھ بیان ہوا ہے وہ مختلف فتاوی کا خلاصہ ہے)

﴿حدیث نمبر:37﴾

حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے منقول ہے:

﴿۱﴾فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ الْخُطْبَةُ؟قِيْلَ لأَنَّ الْجُمُعَةَ مَشْهَدُ عَامٌّ فَأَرَادَ أَنْ يَكُوْنَ لِلأَمَامِ سَبَبٌ إِلٰى مَوعِظَتِهِمْ وَ تَرْغِيْبِهِمْ فِيْ الطَّاعَةِ وَتَرْهِيْبِهِم مِنَ الْمَعْصِيَةِ وَفِعْلِهِمْ،

﴿۲﴾وَتَوْقِيْفِهِمْ عَلٰى مَا أَرَادُوْا مِنْ مَصْلَحَةِ دِيْنِهِمْ وَدُنيَاهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِمَا وَرَدَ عَلَيْهِم مِنَ الآفَاتِ وَمِنَ الأَحْوَالِ الَّتِي لَهُمْ فِيْهَا الْمَضَرَّةُ وَالمَنْفَعَةُ ...،

﴿۳﴾فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ خُطْبَتَانِ؟قِيْلَ لِاَنْ تَكُوْنَ وَاحِدَةٌ لِلثَّنَاءِ والتَّمْجِيْدِ وَالتَّقْدِيْسِ للّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالأُخْرَى لِلْحَوَائِجِ وَالإِعْذَارِ وَالإِنْذَارِ وَالدُّعَاءِ وَلِمَا يُرِيْدُ أَنْ يَعْلَمَهُمْ مِنْ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ مَا فِيْهِ الصَّلَاحُ وَالْفَسَادُ۔ [1]

(۱) پس اگر کوئی سوال کرے کہ نماز جمعہ میں خطبہ کیوں رکھا گیا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ جمعہ میں عام مجمع ہوتا ہے تو اللہ نے چاہا کہ امام جمعہ کے لئے ایک صورت پیدا ہو جائے کہ وہ عوام کو پند و نصیحت کرے انہیں اطاعت الٰہی کی ترغیب دے انہیں معصیت سے ڈرائے

---

[1] علل الشرائع، ص ۲۶۵، ح ۹، ب ۱۸۲؛ عیون، ص ۲۳۲، ح ۱، ب ۳۴؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۳۹، ح ۶، ب ۲۵۔

(۲) انہیں دینی و دنیاوی مصالح سے آگاہ کرے اور انہیں بتائے کہ وہ حالات کیا ہیں جن میں ان کا فائدہ یا نقصان ہے۔ (اور نماز میں آنے والے اس سے بے تعلق نہیں رہ سکتے یہ کام امام جمعہ ہی کر سکتا ہے اس کے علاوہ دیگر یومیہ نمازوں کی امامت کرنے والے یہ کام نہیں کر سکتے)

(۳) پس اگر کوئی سوال کرے کہ جمعہ میں دو خطبے کیوں رکھے گئے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس لئے کہ ایک خطبہ اللہ کی حمد و ثناء اور اس کی تقدیس و تمجید کے لئے ہو اور دوسرا خطبہ دیگر ضروریات کے لئے، ان پر حجت تمام کرنے کے لئے، انہیں تنبیہ کرنے کے لئے اور دعا کے لئے اور امام انہیں جو امر و نہی کرنا چاہے کرے جس میں ان کی بھلائی اور برائی سے اجتناب کی ترغیب ہو۔

﴿۴﴾ نماز جمعہ واجب ہونے کی شرائط

جمعہ کی نماز صبح کی طرح دو رکعت ہے۔ اس میں اور صبح کی نماز میں فرق یہ ہے کہ اس نماز سے پہلے دو خطبے بھی ہیں۔ جمعہ کی نماز واجب تخییری ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے

کہ اگر نماز جمعہ کی شرائط موجود ہوں تو جمعہ کی نماز پڑھے یا ظہر کی کی نماز پڑھے لہذا اگر انسان جمعہ کی نماز پڑھے تو وہ ظہر کی نماز کی کفایت کرتی ہے (یعنی پھر ظہر کی نماز پڑھنا ضروری نہیں)۔

(۱)۔ پہلی شرط: امام جمعہ کا عادل اور جامع الشرائط امامت ہونا ہے۔

اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ہر دوسرے امامِ جماعت کی طرح امامِ جمعہ کو بھی عادل ہونا چاہئے لیکن بحث اس بات میں ہے کہ اس کے علاوہ بھی اس میں کچھ شرائط ہونی ضروری ہیں یا نہیں؟

ایک گروہ کا نظریہ ہے کہ یہ نماز امام معصوم یا ان کے نمائندہ خاص کے فرائض میں سے ہے دوسرے لفظوں میں یہ امام معصوم کے زمانہ حضور کے ساتھ مربوط ہے مگر بہت سے محققین کا نظریہ ہے کہ یہ شرط نماز جمعہ کے وجوب عینی کی ہے لیکن وجوب تخییری کے لئے یہ شرط ضروری نہیں ہے لہٰذا زمانہ غیبت میں بھی نمازِ جمعہ کو قائم کیا جا سکتا ہے اور وہ نماز ظہر کی جانشین بن سکتی ہے ہاں حق بھی یہی ہے بلکہ جب اسلامی حکومت اپنی شرائط کے ساتھ امام علیہ السلام کے نائب عام (فقیہ جامع الشرائط) کی طرف سے تشکیل پائے تو احتیاط یہ ہے کہ امام جمعہ اس کی طرف سے منسوب ہو اور مسلمان نماز جمعہ میں شرکت کریں۔ (تفسیر نمونہ)

(۲)۔ دوسری شرط: وقت کا داخل ہونا جو کہ زوال آفتاب ہے۔

﴿حدیث نمبر:38﴾

ایک حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

رَوٰی حَلَبِیْ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: وَقْتُ الْجُمُعَۃِ زَوَالُ الشَّمسِ... [1]

حلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز جمعہ کا وقت زوال آفتاب ہے۔

(۳)۔ تیسری شرط: نماز پڑھنے والوں کی تعداد جو کہ امام کے ساتھ پانچ افراد ہے اور جب تک پانچ مسلمان اکھٹے نہ ہو جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی ہے۔

﴿حدیث نمبر:39﴾

جناب زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جمعہ کتنے لوگوں پر واجب ہے؟

قَالَ: تَجِبُ عَلٰی سَبْعَۃِ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَاجُمُعَۃَ لِاَقَلَّ مِنْ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۲۶۹، ح ۱۱ (۱۲۲۷)، ب ۵۷؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۱۹، ح ۱۱، ب ۸، ابواب صلاۃ الجمعۃ۔

خَمْسَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَحَدُهُمُ الْإِمَامُ۔ [1]

تو آپؑ نے فرمایا جمعہ مسلمانوں میں سے سات افراد ہوں تو واجب ہے اور مسلمانوں میں سے پانچ افراد سے کم ہو تو جمعہ قائم نہیں ہوگی ان میں سے ایک امام ہے۔

﴿۵﴾ نماز جمعہ صحیح ہونے کی شرائط

(۱)۔ باجماعت پڑھا جانا۔

(۲)۔ نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا۔

(۳)۔ یہ کہ جمعہ کی دو نمازوں کے درمیان ایک فرسخ (تقریباً ساڑھے پانچ کلومیٹر) سے کم فاصلہ نہ ہونا۔

﴿حدیث نمبر:40﴾

جیسا کہ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

يَكُوْنُ بَيْنَ الْجَمَاعَتَيْنِ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي لَاتَكُوْنُ جُمُعَةٌ إِلَّا

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۲۶۷، ح ۲، س ۱۲۱۸، ب ۵۷؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۸، ح ۴، (۹۴۱۸)، ب ۸۔

فِيْمَا بَيْنَه وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ وَلَيْسَ تَكُوْنُ جُمُعَةٌ إِلَّا بِخُطْبَةٍ۔ [1]

نماز جمعہ کے دو اجتماعات کے درمیان کم سے کم تین میل (ساڑھے پانچ کلومیٹر) کا فاصلہ ہونا لازمی ہے (یعنی نماز جمعہ کی صحت کے لئے یہ فاصلہ ضروری ہے) اور بدون خطبہ نماز جمعہ باطل ہے۔

﴿۶﴾ رسول خداؐ کا خطبۂ جمعہ

(۱) ماہ شعبان میں خطبۂ جمعہ

﴿حدیث نمبر:41﴾

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شعبان کے آخری جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد کو انجام دیا اور اس کی تعریف فرمائی اور اس کے بعد فرمایا،

﴿۱﴾ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ وَجَعَلَ قِيَامَ لَيْلَةٍ فِيْهِ بِتَطَوُّعِ صَلَاةٍ كَمَنْ تَطَوَّعَ بِصَلَاةٍ سَبْعِيْنَ لَيْلَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۲﴾ وَجَعَلَ لِمَنْ تَطَوَّعَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ كَأَجْرِ

---

[1] حدائق الناضرہ (ک)، ج ۱۰، ص ۱۲۹؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۱۶، ح ۱، ب ۷ من صلاۃ الجمعۃ۔

فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۳﴾ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَأَنَّ الصَّبْرَ ثَوَابُهُ اَلْجَنَّةُ وَهُوَ شَهْرُ الْمُوَاسَاتِ وَهُوَ شَهْرٌ يَزِيْدُ اللّٰهُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيْهِ ،

﴿٤﴾ وَمَنْ فَطَّرَ فِيْهِ مُؤْمِنًا صَائِمًا كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِهِ فِيْمَا مَضَى فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُفَطِّرَ صَائِمًا،

﴿٥﴾ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَرِيْمٌ يُعْطِيْ هٰذَا الثَّوَابَ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ إِلَّا عَلَى مَذْقَةٍ مِنْ لَبَنٍ يُفَطِّرُ بِهَا صَائِمًا أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ أَوْ تَمِيْرَاتٍ لَايَقْدِرُ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ،

﴿٦﴾ وَمَنْ خَفَّفَ فِيْهِ عَنْ مَمْلُوْكِهِ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ حِسَابَهُ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَوَسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ إِجَابَةٌ وَالعِتْقُ مِنَ النَّارِ،

﴿٧﴾ وَلَاغِنًى بِكُمْ فِيْهِ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تَرْضُوْنَ اللّٰهَ بِهِمَا وَخَصْلَتَيْنِ لَاغِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا أَمَّا اللَّتَانِ تَرْضُوْنَ اللّٰهَ بِهِمَا فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ،

﴿٨﴾ وَأَمَّا اللَّتَانِ لَاغِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ حَوَائِجَكُمْ وَالْجَنَّةَ وَتَسْأَلُوْنَ الْعَافِيَةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔[۱]

---

[۱] امالی صدوق، م ۱۱، ح ۱؛ کافی، ج ۴، ص ۶۶، ح ۴، باب فضل شہر رمضان؛ فقیہ ج ۲، ب ۲۸، ص ۵۸، ح ۱؛ تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۵۷، ح ۱(۱۹۸)، ب ۴؛ بحار، ج ۹۳، ص ۳۵۹، ح ۲۶، ب ۳۶؛ وسائل، ج ۱۰، ص ۲۳۹، ح ۲(۱۳۳۱۵)، ابواب شہر رمضان، ب ۱۔

(۱) اے لوگو وہ مہینہ جو عنقریب آپ لوگوں پر سایہ افگن ہونے والا ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ رمضان کا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو تم پر خدا نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نافلہ نمازیں قرار دی ہیں کہ جو تمام راتوں سے ستر (۷۰) گنا زیادہ ثواب رکھتی ہیں،

(۲) اور اس میں جو مستحب عمل بھی انجام دیا جائے اس کو یوں ادا کیا جائے جیسے کہ وہ عام مہینوں میں واجب ہے اور جو اس ماہ میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا وہ اس طرح ہے کہ اس نے عام مہینوں میں ستر (۷۰) فرائض کو انجام دیا ہے،

(۳) یہ صبر کا مہینہ ہے اور اس میں صبر کی جزا جنت ہے یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں خدا مومن کے رزق کو زیادہ کرتا ہے،

(۴) اور جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کو افطار کراتا ہے گویا کہ اس کا ثواب خدا کے نزدیک ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا ہے اور اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ہر آدمی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ کسی کو افطار

کروا سکے؟

(۵) آپؐ نے فرمایا بتحقیق خداوند متعال کریم ہے اور یہ ثواب تم میں سے اس شخص کو بھی عطا کرے گا جو صرف روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ سے افطار کروادے یا شربت کے ایک گھونٹ سے یا ایک کھجور ہی سے افطار کروادے وہ اس سے زیادہ پر قدرت نہ رکھتا ہو،

(۶) اور جو شخص اس ماہ میں اپنے غلام سے کام لینے میں نرمی اختیار کرے تو خدا اس کے حساب میں نرمی کردے گا یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت، اور اس کا وسط مغفرت، اور اس کا آخر دعاؤں کی اجابت اور آگ سے نجات ہے،

(۷) اور اس ماہ میں چار خصلتوں سے بے نیازی نہ کرنا۔ ان میں دو وہ ہیں جو خدا کی رضایت کا موجب ہیں اور دو جن سے تم بے نیاز نہیں ہو۔ وہ دو خصلتیں جو خدا کی رضایت کا سبب ہیں وہ یہ ہیں کہ گواہی دی جائے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں محمدؐ اس کا رسول ہوں،

(۸) اور وہ دو خصلتیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو وہ یہ ہیں کہ سب اس کی ذات سے اس ماہ میں اپنی حاجات اور جنّت کا سوال کرو اور اللہ سے اس ماہ میں عافیت کا سوال کرو اور جہنّم کی آگ سے نجات کا سوال کرو۔

ماہ میں عافیت کا سوال کرو اور جہنّم کی آگ سے نجات کا سوال کرو۔

(۲) ماہ رمضان میں خطبۂ جمعہ

﴿حدیث نمبر:42﴾

جناب شیخ صدوق نے معتبر سند کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین سے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول خداؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا:

﴿۱﴾ ... أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللّٰهِ بِالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ أَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَأَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَلَيَالِيْهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِيَ وَسَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ،

﴿۲﴾ وَهُوَ شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيْهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللّٰهِ وَجُعِلْتُمْ فِيْهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللّٰهِ أَنْفَاسُكُمْ فِيْهِ تَسْبِيحٌ وَنَوْمُكُمْ فِيْهِ عِبَادَةٌ وَعَمَلُكُمْ فِيْهِ مَقْبُوْلٌ وَدُعَاؤُكُمْ فِيْهِ مُسْتَجَابٌ. فَاسْأَلُوا اللّٰهَ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَقُلُوْبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ،

﴿۳﴾ فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ، وَاذْكُرُوا بِجُوْعِكُمْ وَعَطَشِكُمْ فِيْهِ جُوْعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَطَشَهُ، وَتَصَدَّقُوا عَلَى فُقَرَائِكُمْ وَمَسَاكِيْنِكُمْ، وَوَقِّرُوْا كِبَارَكُمْ وَارْحَمُوْا

أَلإِسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ، وَتَحَسَّنُوْا عَلَى أَيتَامِ النَّاسِ كَيْمَا يُتَحَسَّنُ عَلَى أَيتَامِكُمْ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ،

﴿۵﴾ وَارْفَعُوْا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِيْ أَوْقَاتِ صَلَوَاتِكُمْ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ يُجِيْبُهُم إِذَا نَاجُوْهُ وَيُلَبِّيْهِمْ إِذَا نَادُوْهُ وَيَسْتَجِيْبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ،

﴿٦﴾ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفُكُّوْهَا بِإِسْتِغْفَارِكُمْ وَظُهُوْرُكُمْ ثَقِيْلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوْا عَنْهَا بِطُوْلِ سُجُوْدِكُمْ،

﴿۷﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ ـ تَعَالٰى ذِكْرُهُ ـ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَايُعَذِّبَ الْمُصَلِّيْنَ وَالسَّاجِدِيْنَ وَأَنْ لَايُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ،

﴿۸﴾ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَرَ مِنكُمْ صَائِمًا مُؤْمِنًا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِمَا مَضٰى مِن ذُنُوْبِهِ،

﴿۹﴾ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ إِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ،

﴿۱۰﴾ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسُنَ مِنكُمْ فِي هٰذَا الشَّهْرِ خُلُقُهُ كَانَ لَهُ جَوَازًا عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْأَقْدَامُ وَمَنْ خَفَّفَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ خَفَّفَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ،

﴿۱۱﴾ وَمَنْ كَفَّ فِيْهِ شَرَّهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ أَكْرَمَ فِيْهِ يَتِيْمًا أَكْرَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ وَصَلَ فِيْهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللّٰهُ

بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ،

﴿۱۲﴾وَمَنْ قَطَعَ فِيْهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيْهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَائَةً مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَدّٰى فِيْهِ فَرْضًا كَانَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۱۳﴾وَمَنْ أَكْثَرَ فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللّٰهُ مِيْزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِيْنُ وَمَنْ تَلَا فِيْهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۱۴﴾أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوْا رَبَّكُمْ أَنْ لَايُغْلِقَهَا عَلَيْكُمْ وَأَبْوَابَ النِّيْرَانِ مُغْلَقَةٌ فَاسْأَلُوْا رَبَّكُمْ أَنْ لَايَفْتَحَهَا عَلَيْكُمْ وَالشَّيَاطِيْنُ مَغْلُوْلَةٌ فَاسْأَلُوْا رَبَّكُمْ أَنْ لَايُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ،

﴿۱۵﴾قَالَ أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ؟ فَقَالَ: يَا أَبَاالْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بَكٰى،

﴿۱۶﴾فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَبْكِيْ لِمَا يُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ كَأَنِّيْ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ لِرَبِّكَ وَقَدْ إِنْبَعَثَ أَشْقَى الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ شَقِيْقُ عَاقِرِ نَاقَةَ ثَمُوْدَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ،

﴿۱۷﴾قَالَ أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ مِنْ

سَلَامَةِ دِيْنِيْ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِكَ،

﴿۱۸﴾ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ وَمَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِيْ لِأَنَّكَ مِنِّيْ كَنَفْسِيْ رُوْحُكَ مِنْ رُوْحِيْ وَطِيْنَتُكَ مِنْ طِيْنَتِيْ،

﴿۱۹﴾ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَنِيْ وَإِيَّاكَ وَاصْطَفَانِيْ وَ إِيَّاكَ وَاخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَاخْتَارَكَ لِلإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنكَرَ نُبُوَّتِيْ،

﴿۲۰﴾ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّ وَ أَبُوْ وَلَدَيَّ وَزَوْجُ إِبْنَتِيْ وَخَلِيْفَتِي عَلَى أُمَّتِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِيْ نَهْيُكَ نَهْيِيْ،

﴿۲۱﴾ أُقْسِمُ بِالَّذِيْ بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِيْ خَيْرَ البَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ وَأَمِيْنُهُ عَلَى سِرِّهِ وَخَلِيْفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ۔[1]

(۱) اے لوگو تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکتوں، رحمتوں، اور مغفرتوں کے ساتھ آرہا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو خدا کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے،

(۲) اور اس کے دن تمام دِنوں سے افضل ہیں، اور اس کی راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں اور اس کی گھڑیاں تمام گھڑیوں سے افضل ہیں،

---

[1] عیون، ج۱، ص۵۹۶، ح۴۸، باب۲۸ (عیون اردو ص۳۲۵)؛ بحار، ج۹۳، ص۳۵۶، ح ۲۵، ب۴۶؛ وسائل، ج۱۰، ص۳۱۳، ح۲۰، س۱۳۴۹۴، باب۱۸؛ امالی، م۲۰، ص۱۵۴، ح۴۔

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں تم اللہ کی مہمانی کی طرف بلائے جاتے ہو، اور تم کو اہل کرامت سے قرار دیا جاتا ہے، اس میں تمھاری سانسیں تسبیح کا ثواب اور تمھارا سونا عبادت کا ثواب رکھتا ہے، تمھارا عمل مقبول اور دعائیں مستجاب ہیں لہذا خدا سے خالص نیت اور پاکیزہ دل کے ساتھ سوال کرو کہ وہ خدا تمہیں ماہ رمضان کے روزے رکھنے اور تلاوت قرآن کرنے کی توفیق عطا کرے،

(۳) وہ شخص بدبخت ہے جو اس مہینہ میں خدا کی بخشش سے محروم رہے اور اس مہینہ کی بھوک اور پیاس سے روزِ قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو اور فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ دو اور اپنے بزرگوں کی تعظیم کرو،

(۴) اور بچّوں پر رحم کرو عزیزوں کو نوازو اور ان چیزوں سے جو نہ کہنا چاہئیے زبان کو محفوظ رکھو اور آنکھوں کو حرام چیزیں دیکھنے سے محفوظ رکھو اور کانوں کو حرام آوازوں کے سننے سے محفوظ رکھو اور یتیموں کے ساتھ مہربانی کرو تا کہ تمھارے یتیموں کے ساتھ تمھارے بعد مہربانی کی جائے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو خدا کی طرف،

(۵) اور نماز کے اوقات میں دعا کے لئے ہاتھوں کو خدا کی بارگاہ میں بلند کرو

(۵) اور نماز کے اوقات میں دعا کے لئے ہاتھوں کو خدا کی بارگاہ میں بلند کرو کیونکہ اوقات نماز بہترین ساعتیں ہیں خداوند عالم ان اوقات میں رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف نظر کرتا ہے اور اگر وہ مناجات کرتے ہیں تو جواب دیتا ہے اور اگر وہ پکارتے ہیں تو لبیک کہتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے،

(۶) اے لوگو! تمھاری جانیں تمھارے اعمال کی گروی ہیں، لہذا خدا سے طلب مغفرت کے ذریعہ گروی سے نکل آؤ اور گناہوں سے تمھاری پشت گراں ہوگئی ہے لہذا اس کو طول سجدہ سے ہلکا کرو،

(۷) اور یاد رکھو کہ وہ خدا جس کا ذکر بلند ہے اس نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ وہ نماز پڑھنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کو عذاب نہیں دے گا اور روز قیامت ان کو آتشِ جہنم سے نہیں ڈرائے گا،

(۸) اے لوگو تم میں سے جو بھی کسی روزہ دار مومن کو افطار کرائے گا اس ماہ میں تو اُسے خدا کے نزدیک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔،

(۹) یہ سن کر بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے سب اس پر قادر نہیں ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے بچو روزہ داروں کو

سے ہو،

(۱۰) اے لوگو! جو شخص اپنے اخلاق کو اس مہینہ میں بہتر بنالے تو صراط سے باآسانی سے گزرے گا جس دن لوگوں کے قدم لغزش کھائیں گے اور جو شخص اس مہینہ میں غلام و کنیز کی خدمت کو آسان بنادے خدا اس کے حساب کو روز قیامت آسان کردے گا،

(۱۱) اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے شر کو لوگوں سے روک دے تو خدا اپنے غضب کو قیامت میں اس سے روک دے گا اور جو شخص اس مہینہ میں یتیم کو مکرّم رکھے خدا اس کا روز قیامت اکرام کرے گا اور جو شخص اس مہینہ میں عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم اور حسن سلوک کرے خدا اس کو قیامت میں اپنی رحمت سے متصل کرے گا،

(۱۲) اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے عزیزوں سے قطع رحم کرے خدا اس کو روز قیامت اپنی رحمت سے قطع کرے گا اور جو شخص اس مہینہ میں مستحبی نماز بجالائے خدا اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھے گا اور جو شخص اس مہینہ میں قطع رحم کرے خدا روز قیامت اس کے ساتھ قطع رحم کرے گا اور جو شخص اس ماہ میں واجبی نماز بجالائے خدا اس کو دوسرے مہینوں کی (۷۰) ستر واجب نمازوں کا ثواب عطا کرے گا،

(۱۳) اور جو شخص اس مہینہ میں مجھ پر زیادہ صلوات پڑھے خدا اس کے عمل کے ترازو کو سنگین بناتا ہے جس دن دوسرے کے اعمال کے ترازو ہلکے ہوں گے اور جو شخص اس ماہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے تو وہ اس شخص کا ثواب رکھتا ہے جس نے دوسرے مہینہ میں پورا قرآن پڑھا ہو،

(۱۴) اے لوگو اس ماہ میں جنّت کے دروازے کھلے ہیں تو خدا سے سوال کرو کہ تم پر بند نہ ہوں اور جہنم کے دروازے بند ہیں تو سوال کرو خدا سے کہ وہ نہ کھلیں اور شیطان اس ماہ زنجیر میں جکڑا ہے تو خدا سے سوال کرو کہ تم پر مسلّط نہ ہو،

(۱۵) امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ اس ماہ مبارک کے افضل ترین عمل کون سا ہے؟ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا یا ابالحسن اس ماہ کا افضل ترین عمل خدا کے حرام کاموں سے اجتناب کرنا ہے یہ کہنے کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ گریہ کرنے لگے،

(۱۶) تو میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ گریہ فرما رہے ہیں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علیؑ میں گریہ اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ تیرے خون کو اس ماہ میں حلال سمجھا

جائے گا میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نماز پڑھ رہا ہے اور اولین و آخرین میں سے شقی ترین فرد تیرے فرق مبارک پر ایسی مہلک ضرب لگائے گا کہ تیری ریش مبارک کو تیرے ہی خون کا خضاب لگ جائے گا،

(۱۷) جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ کیا دین کی سلامتی اسی امر میں ہے؟ آنحضرت نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہے،

(۱۸) اس کے بعد جناب رسول خداؐ نے فرمایا یا علی جو تجھے قتل کرے گا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جو کوئی تجھ سے دشمنی کرے گا گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ اور جو کوئی تیرے بارے میں ناروا (ناحق) بات کہے گا گویا اس نے میرے بارے میں ناحق بات کہی اس لئے کہ تیری جان میرے لئے بمنزلہ روح ہے تیری روح میری روح میں سے ہے اور تیری طینت میری طینت سے ہے،

(۱۹) اللہ تعالی نے مجھے اور آپ کو خلق فرمایا اور ہم دونوں کو برگزیدہ قرار دیا مجھے رسالت عطا کر کے اور تجھے امامت سونپ کر۔ پس جو کوئی بھی تیری امامت کا انکار کرتا ہے گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا،

(۲۰) یا علیؑ آپ میرے وزیر بھی ہو اور میرے نواسوں کے باپ بھی ہو تو میری بیٹی کے شوہر بھی ہو اور آپ میرے وصی و جانشین بھی ہو نیز

میری امت میں میرے خلیفہ بھی ہو میری حیات میں بھی اور میری وفات کے بعد بھی، میرا حکم آپ کا حکم ہے اور آپ کی نہی میری نہی ہے،
(۲۱) اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور جس نے مجھے بہترین مخلوق قرار دیا، یا علی آپ ہی اللہ کی مخلوقات پر اُس (اللہ) کی حجت بھی ہو اور آپ ہی خدا کے سِر (رَاز) کا امین بھی ہو اور بندگان خدا پر خلیفۃ اللہ بھی ہو۔

﴿۷﴾ امام امیر المومنین علی علیہ السّلام کا خطبہ جُمعہ

ہم یہاں جناب شیخ صدوق کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا خطبۂ جمعہ کو عربی متن کے ساتھ نقل کرتے ہیں تا کہ مومنین کرام زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

(۱)۔ پہلا خطبہ جمعہ:

﴿حدیث نمبر:43﴾

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے نماز جمعہ کے لئے خطبہ ارشاد فرمایا:
﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ، الْحَكِيْمِ الْمَجِيْدِ، الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيْدُ

عَلَّامِ الغُيُوبِ وَخَالِقِ الْخَلْقِ وَمُنْزِلِ الْقَطْرِ وَمُدَبِّرِ الْأَمْرِ الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ وَوَارِثِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِيْ عَظُمَ شَأْنُهُ فَلَا شَيْءَ مِثْلُهُ،

﴿۲﴾ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيءٍ لِعَظَمَتِهِ وَذَلَّ كُلُّ شَيءٍ لِعِزَّتِهِ وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيءٍ لِقُدرَتِهِ وَقَرَّ كُلُّ شَيءٍ قَرَارَهُ لِهَيْبَتِهِ وَخَضَعَ كُلُّ شَيءٍ لِمَمْلَكَتِهِ وَرُبُوبِيَّتِهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ،

﴿۳﴾ وَأَنْ يَقُوْمَ السَّاعَةُ إِلَّا بِأَمْرِهِ وَ أَنْ يَحْدُثَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْءٌ إِلَّا بِعِلْمِهِ نَحْمَدُهُ عَلَى مَا كَانَ وَ نَسْتَعِيْنُهُ مِن أَمْرِنَا عَلَى مَا يَكُوْنُ وَ نَسْتَغْفِرُ وَ نَسْتَهْدِيْهِ وَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ،

﴿٤﴾ مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَسَيِّدُ السَّادَاتِ وَجَبَّارُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ اَلْقَهَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ ذُوالْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ دَيَّانُ يَومِ الدِّيْنِ رَبُّ آبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ،

﴿٥﴾ وَ نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ دَاعِيًا إِلَى الْحَقِّ وَ شَاهِدًا عَلَى الْخَلْقِ فَبَلَّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ كَمَا أَمَرَهُ لَامُتَعَدِّيًا وَلَامُقَصِّرًا ،

وَجَاهَدَ فِي اللّٰهِ أَعدَائَهُ لَا وَانِيًا وَلَا نَاكِلًا وَنَصَحَ لَهُ فِي عِبادِهِ صَابِراً مُحتَسِباً فَقَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيهِ وَ قَد رَضِيَ عَمَلَهُ وَتَقَبَّلَ سَعيَهُ وَغَفَرَ ذَنبَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ،

﴿٦﴾ أُوصِيكُم عِبادَ اللّٰهِ بِتَقوَى اللّٰهِ وَ اغتِنَامِ مَا استَطَعْتُم عَمَلاً بِهِ

مِن طاعَتِهِ فِی هٰذِهِ الأیّام الخالِیَةِ وَبالرَّفضِ لِهٰذِهِ الدُّنیا التّارِکة لَکُم وَ إن لَم تَکونُوا تُحِبُّونَ تَرکَها وَالمَبلِیَةِ لَکُم وَإن کُنتُم تُحِبُّونَ تَجدیدَها،

﴿۷﴾ فَإنّما مثلُکُم وَ مثلُها کَوکَبُ سَلکُوا سَبیلاً فَکَأن قَد قَطَعُوهُ وَأفضُوا إلَی علمٍ فَکَأن قَدبَلَغُوه وکَم عَسَی المُجری إلَی الغَایَةِ أن یَجری إلَیها حَتّی یَبلُغَها وَکَم عَسَی أن یَکُونَ بقاءُ مَن لَهُ یَومٌ لایعدُوه،

﴿۸﴾ وَطَالِبُ حَثیثٍ فِی الدّنیا یَحدُوهُ حَتّی یُفارقها فَلا تَتَنافَسُوا فِی عزّ الدّنیا وَفخرِها وَلاتعجبُوا مِن زینَتِها وَ نَعیمِها وَلاتجزعُوا فِی ضَرائِها وَبُؤسِها فَإنَّ عِزَّها وَ فخرَها إلَی انقِطاع،

﴿۹﴾ وَإنَّ زینَتَها وَ نَعیمَهَاإلٰی زَوَالٍ وَ إنَّ ضَرَّها وَبُؤسَها إلَی نفادٍ وَکلّ مُدَّتٍ مِنهَا إلَی مُنتَهیٰ وَکُلُّ حَیٍّ مِنهَا إلَی فَنَاءٍ وَبَلاءٍ أو لَیسَ لَکُم فِی آثارِ الأوّلِیْنَ وَ فِی آبائِکُمُ الْمَاضِینَ مُعتبر وَ تبصرة إن کُنتُم تَعقِلُون،

﴿۱۰﴾ أَلَم تَرَوا إلَی المَاضِینَ مِنکُم لایَرجِعُونَ وَ إلَی الخَلَفِ البَاقِینَ مِنکُم لایَبقُونَ قَالَ: اللّٰه تَبَارَکَ وَ تَعَالَی ﴿وَحَرامٌ عَلَی قَریةٍ أهلَکنَاها أنَّهُم لاَ یَرجِعُونَ﴾،

﴿۱۱﴾ وَقَالَ ﴿کُلُّ نَفسٍ ذَائِقَةُ المَوتِ وَ إنَّمَا تُوَفَّونَ أُجُورَکُم یَومَ القِیامَةِ فَمَن زُحزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدخِلَ الجَنَّةَ فَقَد فَازَ وَمَا الحَیاةُ الدّنیا إلّا مَتاعُ الغُرُور﴾،

﴿۱۲﴾ أَوَ لَستُم تَرَونَ إلَی أهلِ الدُّنیا وَهُم یُصبِحُونَ وَ یُمسُونَ عَلَی

أحوَالِ شَتَّى فَمَيِّتٌ يَبكِي وَ آخر يَعزِي وَ صَرِيعٌ يَتلَوى وَ عائدٌ وَمَعُودٌ وَ آخرُ بِنفسِهِ يجود ،

﴿١٣﴾ و طالب الدُّنيا وَالموتُ يَطلُبُهُ وَ غَافِلٌ وَ لَيسَ بِمغفول عنه وَعَلَى أثَرِ المَاضِينَ يَمضِي البَاقِي،

﴿١٤﴾ وَ الحَمدُ للّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ رَبِّ السَّمٰوٰت السَّبعِ وَرَبِّ الأَرَضِينَ السَّبعِ وَرَبِّ العَرشِ العَظِيمِ الَّذِي يَبقَى وَ يَفنِي مَا سِوَاهُ وَ إلَيهِ يَؤُولُ الخَلقُ وَيَرجِعُ الأَمرُ،

﴿١٥﴾ أَلا إنَّ هٰذا اليَومَ يَومٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُم عِيدًا وَهُوَ سَيِّدُ أيَّامِكُم وَ أفضَلُ أعيَادِكُم وَقَد أمَرَكُمُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ بِالسَّعيِ فِيهِ إلَى ذِكرِهِ فَلتَعَظُّمُ رَغبَتَكُم فِيهِ وَلتَخلُص نِيَّتُكُم فِيهِ،

﴿١٦﴾ وَاكثِرُوا فِيهِ التَّضَرُّعَ وَالدُّعَاءَ وَمَسأَلَةَ الرَّحمَةِ وَالغُفرَانَ فَإنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَستَجِيبُ لِكُلِّ مَن دَعَاهُ وَ يُورِدُ النَّارَ مَن عَصَاهُ وَ كُلَّ مُستَكبِرٍ عَن عِبَادَتِهِ،

﴿١٧﴾ قَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿اُدعُونِي أستَجِبْ لَكُم إنَّ الَّذِينَ يَستَكبِرُونَ عَن عِبَادَتِي سَيَدخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ وَفِيهِ سَاعَةٌ مُبَارَكَةٌ لَايَسئَلُ اللّٰهَ عَبدٌ مُؤمِنٌ فِيهَا شَيئاً إلَّا أعطَاه،

﴿١٨﴾ وَالجُمعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُؤمِنٍ إلَّا عَلَى الصَّبِي وَالمَرِيضِ وَالمَجنُونِ وَالشَّيخِ الكَبِيرِ وَالأعمَى وَالمُسَافِرِ وَ المَرأةِ وَالعَبدِ المَملُوكِ وَمَن كَانَ عَلَى رَاسِ فَرسَخَين ،

﴿١٩﴾ غَفَرَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُم سَالَفَ ذُنُوبِنَا فِيمَا خَلا مِن أعمارِنَا وَ عِصَمِنا وَإيَّاكُم مِن إقتِرَافِ الآثَامِ بَقِيَّةَ أيَّامِ دَهرِنَا ،

﴿٢٠﴾ أنَّ أحسَنَ الحَدِيثِ وَأبلَغَ المَوعِظَةِ كِتابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أعُوذ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجِيمِ إنَّ اللّٰه الفَتَّاحُ العَلِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۔ [1]

(۱) اور فرمایا حمد اس اللہ کی جو حاکم و سرپرست و لائق حمد صاحب حکمت و صاحب بزرگی ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے غیب کا جاننے والا ہے مخلوق کو خلق کرنے والا ہے پانی کے قطرات برسانے والا ہے دنیا و آخرت کے تمام امور کو درست کرنے والا ہے آسمانوں اور زمینوں کا مالک و وارث ہے اس کی شان ایسی عظیم ہے کہ جس کے مثل کوئی شیء نہیں،

(۲) اس کی عظمت کے سامنے ہر شیء پست اور اس کی عزت کے سامنے ہر شیء ذلیل ہے اس کی قدرت کے سامنے ہر شیء تسلیم خم کئے ہوئے اس کی ہیبت کے سامنے ہر شیء دم بخود اور ربوبیت کے سامنے ہر شیء سرنگوں ہے یہ وہ ذات ہے جو آسمان کو سنبھالے ہوئے ہے کہ وہ بغیر اس کے اذن کے زمین پر نہ گرے گا،

(۳) اور بغیر اس کے حکم کے قیامت قائم نہ ہوگی بغیر اس کے علم کے آسمانوں

---

[1] فقیہ (کمپیوتر)، ج۱، ص۴۲۷، ح۱۲۶۳، ب۵۷؛ بحار، ج۸۶، ص۲۳۶، ب۹۴ ح۶۸؛ مصباح المتہجد، ص۳۸۰، ح۵۰۸ (۱۱۸)۔

اور زمینوں میں کوئی شئ پیدا نہ ہوگی جو کچھ ہو چکا ہم اس پر اس کا شکر کرتے ہیں اور جو کچھ آیندہ ہوگا ہم اس میں اس کی مدد چاہتے ہیں ہم اس سے طلب مغفرت کرتے اور اس سے ہدایت کے طلب گار ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس واحد اللہ کے اس کا کوئی شریک نہیں،

(۴) وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے سرداروں کا سردار ہے وہ تمام آسمانوں اور زمینوں پر تسلط رکھتا ہے سب پر غالب ہے سب سے بڑا اور سب سے بلند ہے وہ صاحب شکوہ اور بزرگی ہے قیامت کے دن کا حاکم ہے اور ہمارے اگلے آباء واجداد کا رب ہے،

(۵) اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس نے اس کو حق کے ساتھ حق کی طرف دعوت دینے والا اور مخلوق پر شاہد بنا کر بھیجا چنانچہ انہوں نے اپنے ربّ کے پیغامات کو جیسا اس نے حکم دیا تھا پہنچا دیا نہ زیادتی کی نہ کمی اور اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے جہاد کیا جس میں نہ کوئی کمزوری دکھائی نہ سستی اور صبر واحتساب کے ساتھ اللہ کے بندوں میں اللہ کے لئے نصیحتیں فرماتے رہے پھر اللہ تعالی نے ان کی روح قبض فرمائی اس

حال میں کہ اللہ ان کے عمل سے راضی رہا ان کی کوشش کو قبول کیا اور ان کی مغفرت فرمائی،

(۶) اے اللہ کے بندوں میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور ان گذرتے ہوئے ایام کے اندر اللہ کی اطاعت میں جو بھی عمل حسب استطاعت تم سے ہو سکے اس کو غنیمت سمجھو اور اس دنیا کو ترک کر دو اس لئے کہ اگر تم اس کو ترک نہ کرنا چاہو گے تو وہ خود تم کو ترک کر دے گی اور اگر تم اس کو جدید اور نئی بنانا چاہو گے تو وہ تمھیں پرانا اور بوڑھا بنا دے گی،

(۷) تم لوگوں کی اور اس کی مثال ان سواروں جیسی ہے کہ وہ راستے پر چلے اور تقریبا انہوں نے راستہ طے کر لیا اور ایک نشان کی طرف بڑے اور تقریبا وہ وہاں تک پہنچ گئے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شی منزل کی طرف روانہ کر دی جاتی ہے اور وہ چلتے چلتے اپنی منزل تک پہنچ جاتی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کا ایک دن باقی ہے اور وہ اس سے آگے نہیں بڑھتا

(۸) اور سب سے حریص طالب دنیا کے لئے جد و جہد میں مصروف رہتے ہیں۔ بالآخر دنیا کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں لہذا تم لوگ دنیاوی عزت و

وقار کے حصول میں ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کرو اور دنیا کی زینتوں اور نعمتوں کو دیکھ کہ مبہوت نہ ہو جاؤ اور اس کی شدت اور سختیوں کو دیکھ کر واویلا نہ کرو اس لئے کہ یہ دنیاوی عزت و وقار ختم ہونے پر ہے،

(۹) اور اس کی زینتیں اور نعمتیں مائل بزوال ہیں اور اس کی شدت اور سختیاں ختم ہو جائیں گی ان میں سے ہر ایک کی مدت اپنی انتہا کو پہنچے گی اس میں ہر زندہ فنا اور بلا کی طرف مائل ہے اگر تم عقل رکھتے ہو تو،

(۱۰) کیا تم لوگوں کے لئے اپنے اسلاف کے آثار اور اپنے گذشتہ آباء و اجداد کی زندگیاں تمھاری عبرت اور نگاہ رکھنے کے قابل نہیں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو جو لوگ گذر گئے وہ واپس نہیں آئے اور جو تم میں سے باقی بچے ہیں وہ ٹھہرنے والے نہیں ہیں۔

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿٦﴾۔ ﴿وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾۔[1]

اور جن بستی کو ہم نے تباہ کر دیا ہے اس کے لئے بھی ناممکن ہے کہ قیامت کے دن ہمارے پاس پلٹ کر نہ آئے۔

(۱۱) نیز ارشاد باری تعالی ہے۔

---

[1] سورہ انبیا نمبر ۲۱ آیت نمبر ۹۵۔

﴿۷﴾۔ ﴿كُلُّ نَفسٍ ذَائِقَةُ المَوتِ وَ إِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاتُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [1]

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تمھارا مکمل بدلہ تو صرف قیامت کے دن ملے گا اس وقت جسے جہنم سے بچالیا گیا اور جنّت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہے اور زندگانی دنیا تو صرف دھوکے کا سرمایہ ہے۔

(۱۲) کیا تم لوگ اہل دنیا کو نہیں دیکھتے کہ وہ صبح و شام مختلف احوال میں بسر کرتے ہیں کسی میت پر رویا جارہا ہے کسی کی تعزیت ادا کی جارہی ہے کوئی زمین پر گر کر تڑپ رہا ہے کوئی بیمار پرسی کررہا ہے کوئی جان کنی کے عالم میں ہے،

(۱۳) کوئی دنیا کے طلب میں ہے اور موت اسکی طلب میں ہے کوئی غفلت میں مبتلا ہے مگر اس سے غفلت نہیں برتی جارہی ہے اور یہ باقی بچنے والے لوگ بھی گزرے ہوئے لوگوں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں،

(۱۴) اور حمد ہے اس کی جو تمام عالمین کا پروردگار ہے جو سات آسمانوں اور ساتھ زمینوں کا رب ہے اور عرشِ عظیم کا رب ہے وہ ذات وہ ہے جو

---

[1] سورہ آل عمران نمبر۳، آیت نمبر۱۸۵۔

اپنے سوا سب کو باقی رکھتا اور فنا کرتا ہے اور اسی کی طرف ساری مخلوق پلٹتی ہے اسی کی طرف تمام کی بازگشت ہے۔

(۱۵) واضح ہو کہ یہ دن جمعہ کا وہ دن ہے کہ جسے اللہ تعالی نے تم لوگوں کے لئے عید قرار دیا ہے یہ تمھارے دنوں کا سردار ہے تمھاری تمام عیدوں سے افضل ہے،

(۱۶) اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تم لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس دن اس کے ذکر کے لئے سعی کرو لھذا اس دن بڑی رقبت اور خلوص نیت سے کام لو اللہ کی بارگاہ میں خوب گڑگڑاؤ، دعائیں مانگو، رحمت و مغفرت کے لئے درخواست کرو، اس لئے کہ اللہ تعالی ہر ایک کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اور اس کی عبادت سے انکار کرے گا اس کو جہنم میں داخل کر دیگا۔

چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿۸﴾۔ ﴿اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾۔ [1]

تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا اور جو لوگ ہماری عبات سے

---

[1] سورہ مومن نمبر ۴۰، آیت نمبر ۶۰۔

اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار جہنم میں داخل ہوں گے اور اس دن میں ایک ایسی ساعت مبارک ہے کہ بندۂ مومن اس میں اللہ سے جو مانگے گا اللہ تعالی اس کو عطا کردے گا،

(۱۸) اور نمازِ جمعہ ہر مومن پر واجب ہے سوائے بچے، مریض، مجنون، بہت بوڑھے، نابینا، مسافر، عورت، عبد مملوک کے اور اس شخص کے جو دو فرسخ (گیارہ کلومیٹر تقریباً) دوری پر ہو،

(۱۹) اور اللہ تعالی ہمارے اور تم لوگوں کے پچھلے گناہوں کو جو ہماری گزری عمر میں سرزد ہوئے ہیں معاف کرے اور ہمیں اور تم لوگوں کو اپنی آیندہ زندگی میں گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رکھے،

(۲۰) اور بہترین کلام اور بلیغ ترین وعظ اللہ کی کتاب ہے میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان رجیم سے بیشک اللہ تعالی ہی فتاح وعلیم ہے

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾۔

پھر سورۃ الحمد کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یا قُلْ یا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ یا اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ یا اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ یا سُورَہ عصر پڑھا جائے اور وہ سورہ جو ہمیشہ پڑھا جاتا ہے وہ سورہ قل ہو اللہ احد ہے۔

اس (خطبے) کے بعد بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو اور (دوسرا خطبہ شروع کرے) اور کہے:

(۲)۔ دوسرا خطبہ جمعہ:

﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ،

﴿۲﴾ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ صَلَاةً نَامِيَةً ذَاكِيَةً تَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتَهٗ وَ تُبَيِّنُ بِهَا فَضْلَهٗ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ،

﴿۳﴾ أَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَجْحَدُوْنَ آيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ أَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَأَلْقِ الرُّعْبَ فِي قُلُوبِهِمْ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَنِقْمَتَكَ وَبَأْسَكَ أَلَّذِي لَاتَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ،

﴿٤﴾ أَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوشَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَرَايَاهُم وَمُرَابِطِيهِم فِي مَشَارِقِ الأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،

﴿٥﴾ أَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَهُم وَالإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ فِي قُلُوبِهِم

وَأوزعهم أن يشكروا نِعمَتَكَ الَّتِي أنعمتَ عَلَيهِم وَأن يؤفوا بِعَهدِكَ الَّذِي عَاهَدتَهُم عَلَيهِ إلهُ الحَقّ وَخَالِقِ الخَلقِ،

﴿٦﴾ أللَّهُمَّ اغفِر لِمَن تُوَفّىَ مِنَ المُومِنِينَ وَالمُومِناتِ وَالمُسلِمِينَ وَالمُسلِماتِ وَلِمَن هُوَ لاحِقٌ بِهِم مِن بَعدِهِم مِنهُم إنَّكَ أنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ﴿إنَّ اللّه يَأمُرُ بِالعَدلِ وَ الإحسَانِ وَإيتَاءِ ذالقُربَى وَيَنهَى عَنِ الفَحشَاءِ وَالمُنكَرِ وَالبَغيِ يَعِظُكُم لَعَلَّكُم تَذَكَّرُونَ﴾،

﴿٧﴾ أُذكُرُوا اللّه يذكُركُم فَإنَّهُ ذاكرٌ لِمَن ذَكَرَهُ وَاسئلُوا اللّه مِن رَحمَتِهِ وَفَضلِهِ فَإنَّهُ لايخيبُ عَلَيهِ دَاعٍ دَعَاهُ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔

(۱) ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے ہم لوگ اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اس پر توکل کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اسی اللہ کے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان پر اور ان کی آل پر اللہ تعالی کا درود وسلام ہو اور اس کی مغفرت اور اس کی رضا ہو،

(۲) پروردگار اپنی رحمتیں نازل کر اپنے بندے اور اپنے رسول اور اپنے نبی پر ایسی رحمتیں جو روز افزون اور پاک اوصاف ہوں جس سے تو ان کہ

درجے کو بلند کرے اور ان کے فضل و شرف کو ظاہر کرے اور رحمت نازل فرما محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر اور برکت عطا فرما محمدؐ و آل محمدؐ کو جیسا کہ تو نے رحمت نازل کی برکت عطا فرمائی اور رحم فرمایا ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو لائق حمد اور صاحب بزرگی ہے۔

(۳) پروردگار تو ان اہل کتاب کافروں کو عذاب میں مبتلا کر جو تیری راہ پر چلنے سے لوگوں کو روکے ہوئے ہیں اور تیری آیتوں سے انکار کرتے ہیں تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں پروردگار ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دے، ان کے دلوں میں رعب بٹھادے، اور ان پر اپنا عذاب اپنی سزا اور اپنی طرف سے وہ جنگ مسلط کر جس کو یہ مجرم قوم رد نہ کر سکے۔

(۴) پروردگار مسلمان فوجوں کی مدد فرما اور ان کی مہم چیزیں اور مرابطین کی تقویت و نصرت فرما تو ہر چیز پر قادر ہے اور پروردگار تمام مومن و مومنات اور مسلمین و مسلمات کے گناہوں کو عفو فرما۔

(۵) پروردگار تقوی کو انکی زاد راہ بنا دے ایمان و حکمت ان کے دلوں میں ڈال دے اور انھیں اس کی توفیق دے کہ وہ شکر ادا کریں تیری ان نعمتوں کا جو تو نے ان پر نازل کی ہیں اور وہ اس عہد کو پورا کریں جو تو

نے ان سے لیا ہے اے الہ حق خالق خلق۔

(۶) پروردگار وہ مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات جو وفات پا چکے ہیں انکی مغفرت فرما نیز انہی میں سے ان لوگوں کی بھی جو ان کے بعد ان سے ملحق ہوں گے بیشک تو صاحب عزت وحکمت ہے۔

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿۹﴾۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾۔ [1]

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالی انصاف اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور قرابت داروں کو کچھ نہ کچھ دینے کا حکم دیتا ہے اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۷) تم لوگ اللہ کو یاد کرو اللہ تم لوگوں کو یاد کرے گا اس لئے کہ وہ اپنے یاد کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور اللہ سے اس کی رحمت اور فضل وکرم کا سوال کرو اس لئے کہ جو بھی دعا کرنے والا اس سے دعا کرتا ہے وہ اس کو مایوس نہیں کرتا۔

---

[1] سورہ نحل نمبر ۱۶ آیت نمبر ۹۰۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿۱۰﴾۔ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ۔ [1] ارے پالنے والے ہمیں دنیا میں نصیحت دے اور آخرت میں ثواب دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔

---

[1] سورہ بقرہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۰۱۔

چوتھی فصل

﴿۱﴾ اعمال شب جمعہ

﴿الف۔ ذکر الٰہی﴾

(۱) استغفار

مومن کے لئے لازمی ہے کہ صفحہ دل کو آلودگیوں کے غبار سے صاف کرے تا کہ اعمال شب جمعہ و روز جمعہ کو با دل پاک و صاف انجام دے سکے لہٰذا مستحب ہے کہ شب جمعہ کے آغاز سے پہلے جمعرات کے روز آخری وقت میں خداوند عالم سے اسطرح استغفار کرنا:

﴿حدیث نمبر:44﴾

﴿۱﴾ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ خَاضِعٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ لَا یَسْتَطِیْعُ لِنَفْسِهٖ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا،

﴿۲﴾ وَلَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا حَیٰوةً وَلَا مَوْتًا وَلَا نُشُوْرًا وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْأَخْیَارِ الْأَبْرَارِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔ [1]

(۱)۔ میں اس خدا سے استغفار کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ زندہ و پائندہ ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں خاضع، فقیر، مسکین، اور ناتوان بندہ کی توبہ کی طرح جو اپنی ذات سے کسی برائی کو دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا،

(۲)۔ اور نہ نفع و نقصان، موت و حیات اٹھائے جانے پر قادر ہے اور اللہ کا درود ہو محمدؐ اور ان کی طیب و طاہر عترت پر جو نیک اور برگزیدہ ہیں اور ان پر سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔

﴿حدیث نمبر:45﴾

ایک اور روایت ہے کہ جو شخص روز جمعہ نماز صبح سے پہلے تین مرتبہ (یہ

---

[1] بحار، ج ۸۷، ص ۳۱۵، ح ۴۱، ب ۱۰۲؛ مصباح المتہجد ص ۲۵۷، ح ۳۵۸/۵۔

دعا) پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ دریا کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں اور وہ دعا یہ ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ۔ [1]

اللہ سے استغفار کرتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اس کے وہ زندہ و پائندہ ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(۲) تہلیل و تسبیح

﴿حدیث نمبر:46﴾

کتاب مقنعہ شیخ مفیدؒ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

... فَأَكْثِرُوْا فِيْهَا مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔ [2]

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور محمدؐ و آل محمد پر درود کا

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۵۹، ح ۳۶، ب ۹۷؛ مصباح المتہجد ص ۵۰، ح ۴۰۔

[2] مقنعہ مفید ص ۲۵؛ بحار، ج ۸۶، ص ۳۱۴، ح ۲۱، ب ۹۶؛ وسائل آل ج ۷، ص ۳۸۲ (۹۶۴۲)، ب ۴۰۔

وردِ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ میں زیادہ کریں یہ مخصوص لُطف الٰہی کا سبب ہے۔

فقط صلواۃ بر محمد وآل محمد علیہم السلام وہ عمل ہے کہ جس میں خداوند عالم اور اس کے معصوم فرشتے بھی شامل ہوتے ہیں اور صاحبان ایمان کو بھی امر ہوا ہے کہ دُرود بھیجیں۔

﴿۱۱﴾۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾۔[1]

اے ایمان لانے والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور (ان کی فضیلتوں کو) ایسا تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے (مقبول)

﴿حدیث نمبر:47﴾

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

اَلصَّلَاةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِأَلْفٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَيَحُطُّ اللّٰهُ فِيْهَا أَلْفًا مِنَ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُ فِيْهَا أَلْفًا مِنَ الدَّرَجَاتِ۔[2]

---

[1] سورہ احزاب نمبر ۳۳/آیت نمبر ۵۶۔

[2] وسائل آل، ج ۷، ص ۴۱۳، ح ۴، (۹۷۲۹)، ب ۵۵؛ روضۃ الواعظین، ص ۳۳۳، مجلس فی ذکر یوم الجمعۃ)

﴿حدیث نمبر:48﴾

ایک اور حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

أَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْأَظْهَرِ: لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَسُئِلَ كَمِ الْكَثِيْرِ؟ فَقَالَ إِلَى مِائَةٍ وَمَا زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔[1]

نورانی رات اور زیادہ روشن دن: جمعہ اور شب جمعہ میں مجھ پر کثرت کے ساتھ صلواۃ بھیجو، تو سوال ہوا کہ (یارسول اللہؐ) زیادہ سے کیا مراد ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: کثیر سے مراد سو مرتبہ ہے اور جتنا زیادہ ہو سکے اتنا اچھا ہے۔

﴿حدیث نمبر:49﴾

ایک اور حدیث کے مطابق مستحب ہے کہ صلواۃ اس طرح ہو:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ۔[2]

خدایا درود بھیج محمدؐ وآل محمدؐ پر اور ان کے ظہور میں جلدی فرما اور اولین و آخرین کے جن وانسان میں سے جو ان کے دشمن ہوں انہیں ہلاک کر۔

---

[1] بحار ج ۸۶ ص ۳۱۳ ح ۲۰ ب ۹۶۔

[2] بحار، ج ۸۶، ص ۲۸۹، ح ۳، ب ۹۶، اعمال لیلۃ الجمعہ۔

﴿حدیث نمبر:50﴾

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے

أَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرُكُمْ صَلَاةً عَلَيَّ كَانَ أَقْرَبُكُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِهٖ نُوْرٌ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ [1]

کثرت کے ساتھ صلواۃ بھیجو مجھ پر ہر جمعہ کو پس جو شخص مجھ پر صلواۃ زیادہ بھیجے گا وہ سب سے میرے قریب ہوگا اور جو شخص روزِ جمعہ سو بار مجھ پر درود بھیجے تو روز قیامت اس کے چہرے پر نور ہوگا اور جو شخص روز جمعہ ہزار مرتبہ مجھ پر صلواۃ بھیجے تو وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھے گا۔

﴿ب﴾۔ جمعہ و قرآن کریم

(۱) فوائد قرآن

قرآن کے دامن میں بے شمار لعل و جواہر، عجیب و غریب معجزے اور

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۵۸، ح ۳۶، ب ۹۷۔

بے پناہ امراض کی دوا پوشیدہ ہے قرآن کی رفعتوں کو نہ تو سر بہ فلک پہاڑوں سے تشبیہ دی جاسکتی ہے اور نہ تلاطم خیز دریاؤں سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ ماہر سے ماہر خطیب اور توانا سے توانا فقیہ اپنی خطابت و فقاہت میں قرآن کی پند و نصیحت اور حلال و حرام کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح میدان فصاحت و بلاغت میں بھی ہر فصیح و بلیغ کو قرآن کی بلاغت و فصاحت سے استفادہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک کہنہ مشق ادیب قرآن کے معانی و مطالب کی موشگافی میں اپنی لئے فخر محسوس کرتا ہے۔

اس لئے خداوند متعال سورہ اعراف آیت ۸۵ میں فرماتا ہے۔

﴿۱۲﴾: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ ۔[1]

اس کتاب آسمانی کے بعد اب کس بات پر ایمان لائیں گے۔

اور سورہ انعام آیت ۳۸ میں فرمایا:

﴿۱۳﴾: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ ۔[2]

مین نے قران میں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی ہے۔

---

[1] سورہ اعراف نمبر ۷ آیت نمبر ۸۵۔

[2] سورہ انعام نمبر ۶ آیت نمبر ۳۸۔

(۲) تلاوت قرآن کی فضیلت

﴿حدیث نمبر:51﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَائَةُ الْقُرْآنِ۔ [1]

قرآن کی تلاوت بہترین عبادت ہے۔

﴿حدیث نمبر:52﴾

اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

آيَاتُ الْقُرْآنِ، خَزَائِنُ الْعِلْمِ فَكَمَا فَتَحتْ خَزَانَةٌ فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيْهَا۔ [2]

قرآن کی آیات علم کا خزانہ ہیں لہٰذا جس وقت بھی خزانہ کھلے تمھارا فریضہ ہے کہ دیکھو اس میں کیا ہے یعنی غور کرو چون کہ قرآن کریم آنحضرتؐ کی رسالت کا معجزہ ہے لہٰذا اس کی تلاوت آنحضرتؐ کے معجزہ کی ترویج کا سبب بھی ہے۔

تلاوت قرآن کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے میں کئی گنا ثواب ملتا

---

[1] وسائل آل، ج ۶، ص ۱۶۸، ح ۱۰ (۷۶۴۵)؛ تفسیر مجمع البیان، ج ۱، ص ۴۴۔

[2] عدۃ الداعی، ص ۳۲۸؛ کافی، ج ۲، ص ۶۰۹، ح ۲، ب فی قرائتہ۔

ہے یہاں تک کہ قرآن کی تلاوت سُننے والے کو بھی ہر حرف کے بدلے میں ثواب حاصل ہوتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:53﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ أوضَحُ دَلِيلٍ إلٰى خَيْرِ سَبِيْلٍ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَوَفَّقَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ اَخَذَ بِهِ أُجِرَ۔ [1]

قرآن کریم راہ حق کے لئے واضح راہنما ہے جس نے قرآن کے اصولوں کے مطابق فیصلے کیئے وہ عدالت پر گامزن رہا اور جس نے اس پر عمل کیا مستحق اجر ہوا۔

﴿حدیث نمبر:54﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے۔

نَوِّرُوا بُيُوْتَكُمْ بِتِلَاوَتِ الْقُرْآنِ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا كَمَا فَعَلَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ، صَلُّوْا فِي الْبِيَعِ وَ الْكَنَائِسِ وَعَطِّلُوْا بُيُوْتَهُمْ ، فَإِنَّ الْبَيْتَ فَإِذَا كَثُرَ فِيْهِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ كَثُرَ خَيْرُهُ وَأَمْتِعَ أَهْلُهُ وَأَضَاءَ لِأَهْلِ السَّمَآءِ كَمَا تُضِيْئُ نُجُوْمُ السَّمَآءِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا۔ [2]

---

[1] عدۃ الداعی، ص ۳۲۸۔

[2] عدۃ الداعی، ص ۳۲۸؛ وسائل آل، ج ۶، ص ۲۰۰، ح ۴۔

اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے نورانی کرو قبرستانوں کی طرح اندھیرا نہ رکھو جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کو ویران کیئے ہوئے ہیں کیونکہ جس گھر میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ گھر اور اس کے رہنے والے بے حساب برکتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں اسی طرح آسمان والوں کے لئے یہ گھر چمکتا رہتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:55﴾

اور دیلمی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ کا ارشاد ہے۔

قَرَائَةُ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الذِّكْرِ وَالذِّكْرُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔[1]

قرآن کی تلاوت ذکر سے افضل ہے اور ذکر صدقہ سے افضل اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ جہنّم کی سپر ہے۔

اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا: حالت نماز میں کھڑے ہو کر قرآن

---

[1] عدۃ الداعی (عربی)، ص۳۲۹، ح۸ فی قرائت القرآن۔

پڑھنے والوں کو ہر حرف کے عوض میں سو نیکیاں اور بیٹھ کر پڑھنے والوں کو پچاس نیکیاں اور نماز کے علاوہ با وضوء پڑھنے والوں کو ۲۵ نیکیاں اور بے وضوء پڑھنے والوں کو دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر:56﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

وَمَن قَراءَ حَرْفًا وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ خَمْسِيْنَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنهُ خَمْسِيْنَ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِيْنَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ۔ [1]

نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض میں پچاس نیکیاں خداوند کریم عطا فرماتا ہے اور پچاس گناہ محو فرماتا ہے اور پچاس درجے بلند فرماتا ہے اسی طرح کھڑے ہو کہ نماز میں قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کرنے والے کو خداوند کریم سو نیکیاں عطا فرماتا ہے سو گناہ محو فرماتا ہے سو درجے بلند کرتا ہے۔

---

[1] عدۃ الداعی، ص۳۳۰؛ وسائل آل، ج۶، ص۱۸۸، ح۶ (۷۶۹۲)، ب۱۱۔

﴿حدیث نمبر:57﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ خَتَمَهُ فِي يَومِ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ (لَهُ) مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُوْنُ فِيْهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَايِرِ الْأَيَّامِ فَكَذٰلِكَ۔ [1]

اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں دو جمعہ کے درمیان یا اس سے کم یا اس سے زیادہ عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا لیکن روز ختم جمعہ رہا ہو تو خدا اس کو پاداش میں اسے ابتدائے دنیا کے پہلے جمعہ سے خاتمہ دنیا کے آخری جمعہ تک کی نیکیاں عطا فرماتا رہے گا۔ اور اگر مکہ مکرمہ کے علاوہ بھی اسی طرح انجام دیا تو اسے بھی یہی ثواب عنایت فرمائے گا۔

(۳) شبِ جمعہ میں تلاوتِ قرآن

شبِ جمعہ میں قرآن کریم کی بعض سورتوں کی تلاوت کے بارے میں روایات معصومین علیہم السلام میں کثیر فوائد بیان ہو چکے ہیں اگرچہ پورے قرآن کی تلاوت اس رات میں بہت زیادہ ثواب کا ذریعہ ہے۔

---

[1] اصول کافی، ج ۲، ص ۶۱۲، ح ۴، ثواب قرائۃ قرآن؛ عدۃ الداعی، ص ۳۳۰۔

﴿حدیث نمبر:58﴾

زیدِ شحّام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کیا ہے۔

كُنْتُ عِنْدَ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لِي: اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ ثُمَّ قَالَ إِقْرَأْ فَقَرَأْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا شَحَّامُ إِقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ قُرْآنٍ۔[1]

زید شحام کہتا ہے کہ میں شب جمعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا تو آپؑ نے فرمایا قرآن پڑھو تو میں نے قران کی تلاوت کی تو آپ نے دوبارہ فرمایا اور پڑھو تو میں نے اور تلاوت کی تو پھر امام علیہ السلام نے فرمایا یا شحام قرآن کی تلاوت کرو یہ رات قرآن کی رات ہے۔

قرآن کی وہ سورتیں جو شب جمعہ کو پڑھنا بہت زیادہ ثواب ہے:

﴿۱﴾ سورہ بنی اسرائیل

(سورہ نمبر ۱۷ پارہ نمبر ۱۵)

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۱۱، ح ۱۵، ب ۹۶۔

﴿حدیث نمبر:59﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

مَا مِنْ عَبْدٍ قَرَأَ سُوْرَةَ بَنِیْ إِسْرَائِیْلِ فِی کُلِّ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُدْرِکَ الْقَائِمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ یَکُوْنُ مِنْ أَصْحَابِهٖ۔ [1]

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت کرتا رہے تو وہ اس وقت تک دنیا سے نہ جائے گا جب تک کہ حضرت قائم (عج) کی زیارت نہیں کرے گا اور وہ آپ کے یار و انصار میں سے ہوگا۔

﴿۲﴾ سورۃ الکہف

(سورہ نمبر ۱۸ پارہ نمبر ۱۵)

﴿حدیث نمبر:60﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ فِی کُلِّ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ لَم یَمُت إِلَّا شَهِیداً وَ یَبعَثُهُ اللّٰهُ مَعَ الشُّهَدَاءِ وَوَقَفَ یَومَ القِیامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ۔ [2]

---

[1] وسائل آل ج ۷ ص ۴۱۰ ح ۸ س ۹۷۱۸ ب ۵۴؛ بحار ج ۸۶ ص ۳۱۰ ح ۱۴ ب ۹۶؛ عدۃ الداعی ص ۳۴۴ ح ۱۴۔

[2] تفسیر نور الثقلین، ج ۳، ص ۲۴۱، ح ۱؛ وسائل آل، ج ۷، ص ۴۱۰، ح ۹ (۹۷۱۹)، ب ۵۴۔

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرتا رہے گا وہ شہید مرے گا اور اللہ اس کو شہیدوں کے ساتھ محشور فرمائے گا اور روز قیامت شہداء کی صف میں شمار ہوگا۔

﴿۳و۴﴾ سُوَر طَوَاسین

(۱)۔سورۃ الشعراء (سورہ نمبر ۲۶، پارہ نمبر ۱۹)

(۲)۔سورۃ النمل (سورہ نمبر ۲۷، پارہ نمبر ۱۹)

﴿۵﴾ سورۃ القصص

(سورہ نمبر ۲۸، پارہ نمبر ۲۰)

﴿حدیث نمبر:61﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے،

مَنْ قَرَأَ سُوَرَ الطَّوَاسِيْنَ الثَّلاثَ فِي لَيلَةِ الْجُمُعَةِ،

﴿۱﴾ كَانَ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ،

﴿۲﴾ وَفِي جَوَارِ اللّٰهِ وَكَنَفِهِ،

﴿۳﴾ وَلَمْ يُصِبْهُ فِي الدُّنيَا بُؤسٌ أَبَدًا،

﴿٤﴾ وَأُعْطِيَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْضٰى وَفَوْقَ رِضَاهُ،

﴿۵﴾ وَزَوَّجَهُ مِائَةَ زَوْجَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔[1]

---

[1] وسائل اس ج ۵ ص ۸۹ ح ۱۲ اس ۲۵ ۹۷ ب ۵۴)؛ بحار ج ۸۶ ص ۳۱۰ ح ۱۴ ب ۹۶۔

کہ جو شخص تین طواسین (یعنی سورۂ شعراء، سورۂ نمل، سورۂ قصص) کی شبِ جمعہ تلاوت کرے گا تو،

(۱) اس کا شمار دوستانِ خدا میں ہوگا،

(۲) اور وہ جوارِ الٰہی اور اس کے سایہ رحمت میں رہے گا،

(۳) اور وہ دنیا میں کبھی بے امن، ناراحت اور فقیر نہ رہے گا،

(۴) بعد آخرت میں اللہ اس کو اس قدر انعامات جنّت عطا کرے گا کہ وہ راضی ہوگا بلکہ رضایت سے بھی زیادہ عطا کرے گا،

(۵) اور جنت کی سو حوریں اس کی زوجیت میں رہیں گی۔

﴿۶﴾ سورۂ الم سجدہ

(سورہ نمبر ۳۲، پارہ نمبر ۲۱)

﴿حدیث نمبر:62﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا،

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ السَّجْدَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَمْ يُحَاسِبْهُ بِمَا كَانَ مِنْهُ وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ [1]

---

[1] وسائل اس ج ۵ ص ۸۹ ح ۱۳ اس ۹۷۲۶ ب ۵۴)؛ نور الثقلین ج ۴ ص ۲۲۱؛ بحار ج ۸۶ ص ۳۱۰ ح ۱۴ ب ۹۶

کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ کو سورہ سجدہ پڑھے گا تو اللہ تعالی اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور وہ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے دوستوں میں سے ہوگا۔

﴿۷و۸﴾ سورۂ حٰم الدخان وسورۂ یٰس

(سورہ نمبر۴۴، پارہ نمبر۲۵)

(سورہ نمبر۳۶، پارہ نمبر۲۲)

﴿حدیث نمبر:63﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا،

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ حٰمٓ اَلدُّخَان وَ يٰس أَصْبَحَ مَغْفُوْرًا لَهُ۔[1]

جو شخص شبِ جمعہ سورۂ دخان اور سورۂ یٰس پڑھے گا تو وہ اس حالت میں صبح کرے گا کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

﴿۹﴾ سورۂ ص

(سورہ نمبر۳۸، پارہ نمبر۲۳)

---

[1] بحار، ج۸۹، ص۳۰۰، ح۳، ب۶۵۔

﴿حدیث نمبر:64﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں،

﴿۱﴾ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ص فِی لَیْلَةٍ اُعْطِیَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ،

﴿۲﴾ وَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَكُلَّ مَنْ اَحَبَّ مِنْ أَهْلِ بَیْتِهِ حَتّٰی خَادِمَهُ الَّذِیْ یَخْدِمُهُ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ فِی حَدِّ عِیَالِهِ وَلَا فِی حَدِّ مَنْ یَشْفَعُ فِیْهِ۔[1]

جو شخص سورۂ ص شب جمعہ پڑھے گا،

(۱) تو اُسے خیرِ دنیا و آخرت میں سے اس قدر دیا جائے گا کہ نبی مُرسل اور مقرّب فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہ دیا گیا ہوگا،

(۲) اور اللہ اسے اور ان تمام افراد کو جو اس کے گھر والوں میں سے اس سے تعلق رکھتے تھے جنّت میں داخل کرے گا حتی کہ اس کے اس خدمت کار کو بھی جو اس کی خدمت کرتا تھا۔

﴿۱۰﴾ سورۂ احقاف

(سورہ نمبر ۴۶، پارہ نمبر ۲۶)

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۱۰، ح ۱۴، ب ۹۶؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۵۶، ح ۱، (۴۰۶)۔

﴿حدیث نمبر:65﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے،

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ أَوْ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ سُوْرَةَ الْاَحْقَافِ لَمْ يُصِبْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِرَوْعَةٍ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاٰمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ [1]

جو شخص ہر شب جمعہ یا روز جمعہ کو سورۂ احقاف کی تلاوت کرتا رہے تو اللہ جل جلالہ اس سے اس دنیا کی وحشت اور خوف کو اٹھالیتا ہے۔

اور خداوند اس کو روز قیامت کی وحشت سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

﴿۱۱﴾ سورۃ الواقعۃ

(سورہ نمبر ۵۶، پارہ نمبر ۲۷)

﴿حدیث نمبر:66﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا،

﴿۱﴾ مَنْ قَرَأَ فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ اَلْوَاقِعَةَ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَاَحَبَّهُ (حَبَّبَهُ) إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ،

﴿۲﴾ وَلَمْ يَرَ فِي الدُّنْيَا بُؤْسًا أَبَدًا وَلَا فَقْرًا وَلَا فَاقَةً وَلَا آفَةً مِنْ آفَاتِ

---

[1] وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۸۹، ح ۱۱، (۹۷۲۴) ب ۵۴۔

الدُّنْيَا وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔[1]

(۱) جو شخص ہر شبِ جمعہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے تو اللہ اسے دوست رکھے گا، اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے،

(۲) اور وہ دنیا میں ہرگز ناراضی اور تکلیف نہیں دیکھے گا اور فقر و فاقد میں مبتلا نہیں ہوگا اور آفات دنیا میں سے کوئی آفت اس پر نہیں آئے گی، اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے رفقاء میں سے شمار ہوگا۔

﴿حدیث نمبر:67﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ وَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔[2]

کہ جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے تو وہ اللہ کے حضور اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

---

[1] بحار ج ۸۶ ص ۳۱۰ ح ۱۴ ب ۹۶؛ ثواب ص ۲۶۶ ح ۱/۴۲۶۔

[2] ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۶۶، ح ۳/۴۲۸۔

﴿حدیث نمبر:68﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا۔ [1]

جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے ہرگز فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

﴿۱۲﴾سورۃ الجمعہ

(سورہ نمبر۶۲، پارہ نمبر۲۸)

﴿حدیث نمبر:69﴾

ایک اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے:

وَمَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ أُعْطِيَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ وَبِعَدَدِ مَنْ لَمْ يَأْتِهَا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ [2]

جو شخص سورۂ جمعہ کی تلاوت کرے خدا اسے بلاد مسلمین میں سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی

---

[1] ثواب الاعمال (دخیل)، ص۲۰۸، ح۳ (۳۵۸)۔

[2] تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۳۲۰ ح۲۔

تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت نہیں کرتے ہیں دس گُنا حسنہ بخشے گا۔

﴿حدیث نمبر:70﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اَلْوَاجِبُ عَلٰی کُلِّ مُؤمِنٍ إذَا کَانَ لَنَا شِیْعَةٌ أنْ یَقْرَأَ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْجُمُعَةِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأعْلٰی وَفِی صَلَاةِ الظُّهْرِ بِالْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِیْنَ فَإذَا فَعَلَ ذٰلِکَ فَکَأنَّمَا یَعْمَلُ بِعَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَکَانَ جَزَائُهٗ وَ ثَوَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ اَلْجَنَّةَ۔[1]

ہمارے شیعوں میں سے ہر مومن پر لازم ہے کہ شبِ جمعہ (نماز مغربین) میں سورۂ جمعہ اور سورۂ اعلی پڑھے اور جمعہ کی (نماز) ظہر میں سورۂ جمعہ اور منافقین پڑھے جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا عمل انجام دیا اور خدا کے ہاں اس کا اجر و ثواب بہشت ہے۔

---

[1] تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۳۲۰ ح۱ فی ثواب قرائۃ سورۃ الجمعۃ؛ حدائق الناظرہ ج۸ ص۱۸۱؛ زبدۃ البیان ص۱۱۷؛ کافی ج۲ ص۴۲۵ ح۲ ب قرائت یوم الجمعۃ؛ تفسیر صافی ج۵ ص۱۷۶؛ مستند الشیعہ ج۵ ص۱۸۲؛ بحار، ج۸۲ ص۳۷ ب۴۵؛ ثواب الاعمال صدوق ص۲۷۰؛ وسائل آل ج۶ ص۱۲۰

﴿حدیث نمبر:71﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِی کُلِّ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ کَانَتْ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَ الْجُمُعَةِ إِلٰی جُمُعَةٍ۔ [1]

جو شخص ہر شب جمعہ سورۂ جمعہ کی تلاوت کرے تو یہ اس جمعہ اور آیندہ جمعہ کے درمیان اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

﴿۱۳﴾ سورۂ حم سجدہ

(سورہ نمبر ۴۱، پارہ نمبر ۲۴)

﴿حدیث نمبر:72﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَن قَرَأَ حٰمٓ سَجْدَة کَانَتْ لَهُ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَدَّ بَصَرِهِ سُرُوراً وَعَاشَ فِی الدُّنْیَا مَحْمُوْدًا مَغْبُوْطًا۔ [2]

جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن یہی سورہ اس کے

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۶۲، ح ۴۵، ب ۹۷؛ مقنعہ ص ۲۶۔

[2] تفسیر نور الثقلین، ج ۴، ص ۵۳۸، ح ۱؛ وسائل اسلامی، ج ۴، ح ۲۰، (۷۸۸۱)، ص ۸۹۱، ب ۵۱؛ ثواب الاعمال (وخیل)، ص ۲۰۳ (۳۴۳)، ح ۲؛ بحار، ج ۸۹، ص ۲۹۸، ح ۱، ب ۶۲۔

سامنے نور بن کر آ جائے گا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے گی نور ہی نور ہوگا اور یہ اس کی مسرت وخوشی کا سبب ہوگا اور اس دنیا میں بھی وہ شخص ایسا اچھا مقام پیدا کرے گا جو دوسروں کے لئے باعث رشک ہوگا۔

﴿حدیث نمبر:73﴾

اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ سورہ حم سجدہ (فصلت) پڑھے تو قیامت میں اللہ تعالی اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس سے حساب کتاب نہیں لیا جائے گا اور وہ محمدؐ وآل محمدؐ کے دوستوں میں شمار ہوگا۔

﴿۱۴﴾سورۃ المومنین

(سورہ نمبر ۲۳ پارہ نمبر ۱۸)

﴿حدیث نمبر:74﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ إِذَا كَانَ يُدْمِنُ قِرَائَتَهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَكَانَ مَنْزِلُهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔[1]

---

[1] وسائل اس ج۵ ص۸۸ ح۱۰ اس ۹۷۲۳ ب۵۴۔

جو شخص سورہ مومنین کو ہر جمعہ برابر پڑھتا رہے تو اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اور انبیاء و مرسلین کے ساتھ فردوس برین میں رہے گا۔

﴿حدیث نمبر:75﴾

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ اس سورہ کی قرائت کرنے والے ہر شخص کو روز قیامت فرشتے روح و ریحان کی بشارت دیں گے اور جس وقت ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لئے آئے گا اور اسے ایسی خوشخبری سنائے گا کہ اس کی آنکھیں روشن اور ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ [1]

﴿۱۵﴾ سورۃ الدخان

(سورہ نمبر ۴۴، پارہ نمبر ۲۵)

﴿حدیث نمبر:76﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ دُخَان فِی لَیلَةِ جُمُعَةٍ أو یَوْمِ جُمُعَةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔ [2]

---

[1] تفسیر نمونہ ج ۸ ص ۱۲۷ اردو؛ مجمع البیان ج ۷ ص ۹۸۔

[2] مستدرک ج ۶ ص ۱۰۵ ح ۱۱ (۶۵۴۷) ب ۴۶۔

جو شخص شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ سورۂ دخان کی تلاوت کرے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

﴿حدیث نمبر:77﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ دُخَان فِی لَیْلَةٍ أَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ۔ [1]

جو شخص رات کو سورۂ دخان پڑھے گا تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کرتے ہوں گے۔

﴿۱۶﴾سورۃ القدر

(سورہ نمبر ۹۷، پارہ نمبر ۳۰)

﴿حدیث نمبر:78﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ بِجَهْرٍ كَانَ كَشَاهِرِ سَيْفِهِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ [2]

---

[1] بحار، ج ۸۹، ص ۳۰۰، ح ۳، ب ۶۵۔

[2] تفسیر مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۴۰۳ ضمن سورہ قدر؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۸۴، ح ۱ (۴۶۰)۔

جو شخص سورۂ انا انزلناہ کو بلند آواز سے پڑھے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے راہ خدا میں تلوار کھینچی اور جہاد کیا اور جو شخص اسے آہستہ اور پنہان طور پر پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو راہِ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

﴿حدیث نمبر:79﴾

صاحب عدۃ الداعی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے:

لِمَنْ قَرَأَ فِي الثُّلُثِ الْأَخِيْرِ مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْقَدْرِ خَمْسَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ تَدْعُوْ بِمَا تُرِيْدُ۔[1]

جو شخص شبِ جمعہ کا تیسرے حصے میں پندرہ مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھ کر خدا سے اپنے حاجتوں کا ذکر کرے تو خدا اس کی حاجت کو روا فرمائے گا۔

﴿حدیث نمبر:80﴾

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۰۹، ح ۱۳، ب ۹۶؛ عدۃ الداعی، ص ۷۷ فی اسباب الاجابۃ القسم الرابع۔

مَنْ قَرَأَهَا أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔[1]

جو شخص اس (سورۂ قدر) کی تلاوت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور شبِ قدر کو اِحیاء (شب بیداری) کیا ہو۔

﴿۱۷﴾ سورۃ البقرہ و آل عمران

(سورہ نمبر ۲ پارہ نمبر ۱)

(سورہ نمبر ۳ پارہ نمبر ۳)

﴿حدیث نمبر:81﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال میں اس روایت کو بیان کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا،

مَنْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ جَائَتَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُظِلَّانِهِ عَلٰى رَأْسِهِ مِثْلَ الْغَمَامَتَيْنِ اَوْ مِثْلَ الْغِيَابَتَيْنِ۔[2]

جو شخص سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا تو یہ دونوں

---

[1] تفسیر مجمع البیان ج ۱۰ ص ۵۱۶۔

[2] ثواب الاعمال صدوق (عربی و فارسی)، ص ۲۳۶، ح ۱، (۳۷۳)۔

سورتین روز قیامت دو بادل یا دو سائبان کی طرح اس پر سایہ افگن ہوں گی۔

﴿حدیث نمبر:82﴾

اور جناب مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار میں اس روایت کو نقل کی ہے،

وَرُوِیَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَ آلِ عِمْرَانَ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ کَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ کَمَا بَیْنَ الْبَیْدَاءِ وَعَرُوْبَا فَالْبَیْدَاءُ اَلْأَرْضُ السَّابِعَةُ وَالْعَرُوْبَا اَلسَّمَاءُ السَّابِعَةَ۔ [1]

جو شخص شب جمعہ سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا اس کو مثل ساتویں زمین اور ساتواں آسماں کے درمیان کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔

﴿۱۸﴾ سورۂ یٰس

(سورہ نمبر ۳۶ پارہ نمبر ۲۲)

اور متعدد احادیث کی گواہی کے مطابق سورۂ یٰس قرآن کی ایک نہایت اہم سورۂ ہے احادیث میں اُسے قلبِ قرآن کہا گیا ہے۔

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۱۳، ح ۲۰، ب ۹۶۔

﴿حدیث نمبر:83﴾

ایک حدیث جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے جناب ابی بصیر سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے:

قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَ اِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ یٰس، مَنْ قَرَأَهَا قَبْلَ اَنْ یَنَامَ اَوْ فِی نَهَارِهٖ قَبْلَ أَنْ یُمْسِیَ كَانَ فِی نَهَارِهٖ مِنَ الْمَحْفُوْظِیْنَ وَالْمَرْزُوقِیْنَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَهَا فِی لَیْلِهٖ قَبْلَ أَنْ یَنَامَ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ أَلْفَ مَلَكٍ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ رَجِیْمٍ وَمِنْ كُلِّ آفَتٍ.....[1]

آپؑ نے فرمایا، ہر چیز کے لئے ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے جو شخص سورۂ یٰس کو غروب سے پہلے دن میں پڑھے تو سارا دن محفوظ اور روزی سے بھرا رہے گا اور جو اسے رات کو سونے سے قبل پڑھے تو خدا ایک ہزار فرشتے اس پر مامور کرتا ہے جو شیطان مردود اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

استاد محترم حضرت آیت ...العظمی آقای وحید خراسانی فرماتے ہیں کہ سورۂ یٰس اس لئے قلب قرآن ہے کہ (افضل کل شئ) یعنی ہر چیز سے

---

[1] ثواب الاعمال صدوق، ص۲۵۲، ح۱؛ س۴۰۳؛ بحار، ج۸۹، ص۲۸۸، ح۱، ف ۵۷؛ تفسیر نور الثقلین، ج۴، ص۳۷۱؛ منازل الاخرۃ، ص۱۳۳، العقبہ الاولی وحشت القبر

افضل قرآن ہے اور عالم امکان کے لئے بھی قلب ہے اور قلب عالم امکان خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں (اور سورۂ یٰس سورۂ خاتم النّبیینؐ ہے) پس کل عالم کا قلب کل آدم ہوگا اور کل آدم خود بنفس نفیس خاتم النّبیینؐ ہیں پس آپؐ قلب عالم ہیں اور سورۂ یٰس قلب عالم امکان ہے سورۂ یٰس قلب قرآن ہونے کا مطلب یہ ہے۔

﴿۱۹﴾ آیۃ الکرسی

(سورۂ البقرۃ نمبر۲؛ پارہ نمبر۳ آیت نمبر ۲۵۵ تا ۲۵۷)

﴿حدیث نمبر:84﴾

مرحوم طبرسی نے ایک حدیث رسول اکرمؐ سے تفسیر مجمع البیان میں نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا گیا کہ:

أَيُّ سُوْرَةِ الْقُرآنِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْبَقَرَة۔

قرآن کا کونسا سورہ افضل ہے؟ آنحضرت نے فرمایا: سورہ بقرہ

دوبارہ پوچھا گیا کہ:

أَيُّ آيَةِ الْبَقَرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔[1]

---

[1] تفسیر مجمع البیان، ج۱، ص۴۷؛ تفسیر نور الثقلین، ج۱، ص۲۶۔

سورۂ بقرہ کی کون سی آیت افضل ہے؟ تو فرمایا آیۃ الکرسی۔

﴿حدیث نمبر:85﴾

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وساطت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِي وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ وَلَا يَقْرَبُهُ الشَّيْطَانُ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ۔[1]

جو شخص سورۂ بقرہ کی (پہلی) ابتدائی چار آیات اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورہ کی آخری تین آیات پڑھے وہ کبھی بھی اپنے جان و مال میں ناخوشگواری نہ پائے گا۔ شیطان اس کے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔

﴿۲۰﴾ سورۃ الطور

(سورہ نمبر ۵۲؛ پارہ نمبر ۲۷)

﴿حدیث نمبر:86﴾

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

---

[1] تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۲۶؛ تفسیر برہان ج ۴ ص ۲۴۰۔

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطُّوْرِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُومِنَهُ مِنْ عَذَابِهِ وَأَنْ يَنعَمَهُ فِي جَنَّتِهِ۔ [1]

جو شخص سورۂ طور کی تلاوت کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اسے اپنے عذاب سے مامون قرار دے اور اسے اپنی بہشت کی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔

﴿حدیث نمبر:87﴾

ایک اور حدیث امام باقر و امام صادق علیہما السلام سے منقول ہے،

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطُّوْرِ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ۔ [2]

جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے خدا دنیا و آخرت کی بھلائی اس کے لئے جمع کر دے گا۔

﴿۲۱﴾ سورۃ القمر

(سورہ نمبر ۵۴؛ پارہ نمبر ۲۷)

﴿حدیث نمبر:88﴾

ایک اور حدیث میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں:

---

[1] تفسیر نمونہ، ج ۱۳، ص ۲۸۔

[2] بحار، ج ۸۹، ص ۳۰۴، ح ۱، ب ۴۷۔

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةِ فِی کُلِّ غَبَّ بَعَثَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْهُهٗ عَلٰی صُوْرَتِ الْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِوَمَنْ قَرَأَهَا کُلَّ لَیْلَةٍ اَفْضَلُ وَجَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْهُهٗ مُسْفِرٌ عَلٰی وُجُوْهِ الْخَلَائِقِ۔ [1]

جو شخص سورہ اقتربت کو ایک دن چھوڑ کر پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اور جو اسے ہر شب میں پڑھے تو یہ اس سے بھی افضل ہے قیامت میں ایسے شخص کے چہرے کی روشنی تمام مخلوق پر برتری رکھتی ہوگی۔

اور میدان قیامت میں چہرے کی یہ چمک یقیناً مضبوط اور سچے ایمان کی علامت ہوگی یہ چمک اس سورہ کی تلاوت اور اس میں غور وفکر اور اس کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہوگی صرف تلاوت سے نہیں۔

﴿۲۲﴾ سورۃ الاخلاص

(سورہ نمبر ۹۷؛ پارہ نمبر ۳۰)

﴿حدیث نمبر:89﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید میں نقل کیا ہے کہ حضرت

---

[1] تفسیر نمونہ؛ تفسیر مجمع البیان ج ۹ ص ۱۸۴۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرآنِ وَثُلُثَ التَّوْرَاةِ وَثُلُثَ الْإِنْجِيلِ وَثُلُثَ الزَّبور۔ [1]

جس شخص نے سورہ قل ھو اللہ احد کو ایک مرتبہ پڑھا تو گویا اس نے ثلث (ایک تہائی) قرآن، ثلث توریت، ثلث انجیل اور ثلث زبور کی تلاوت کی۔

پس جو شخص سورۂ قل ہو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھے گا تو گویا اس نے کل قرآن کل توریت، کل انجیل اور کل زبور کی تلاوت کرنے کا ثواب حاصل کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر:90﴾

ایک اور حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا،

أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرآنِ فِي لَيْلَةٍ۔ [2]

کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک

---

[1] وسائل آل، ج ۶، ص ۲۲۵، ب ۳۱، ح ۱۰ (۷۷۹۲)؛ بحار، ج ۸۹، ص ۳۴۸، ح ۱۱، ب ۱۲۴۔

[2] وسائل آل، ج ۶، ص ۲۲۵، ح ۱۱۔

تہائی قرآن پڑھ لے؟ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا اے رسول خداؐ ایسا کرنے کی کس میں طاقت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: ﴿إِقْرَؤُا قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد﴾۔ سورۂ قل ہواللہ احد پڑھا کرو۔

﴿حدیث نمبر:91﴾

ایک اور حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سعد بن معاذ کے جنازے پر نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا، ستر ہزار فرشتوں نے جن میں جبرئیل بھی تھے اس جنازے پر نماز پڑھی ہے میں نے جبرئیل سے پوچھا کس عمل کی بنا پر تمہارے نماز پڑھنے کا مستحق ہوا ہے؟ جبرئیل نے کہا اٹھتے بیٹھتے پیدل چلتے اور سوار ہوتے اور چلتے پھرتے قل ھواللہ احد پڑھنے کی وجہ سے [1]

﴿حدیث نمبر:92﴾

ایک اور حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ

---

[1] تفسیر نمونہ، ج ۱۵، ص ۵۵۴، فضیلت سورہ اخلاص؛ تفسیر مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۵۶۱ فضیلت سورہ اخلاص۔

بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدَاهُ۔ [1]

جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد کے پڑھنے کو ترک نہ کرے کیونکہ جو شخص اسے پڑھے گا خدا اس کے لئے خیر دنیا و آخرت جمع کر دے گا اور خود اسے اور اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔

﴿حدیث نمبر:93﴾

ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت سورۂ قل ھو اللہ کا پڑھنا رزق کو بڑھاتا ہے اور فقر و فاقہ کو دور کر دیتا ہے۔ [2]

﴿حدیث نمبر:94﴾

اور جناب شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اصول کافی جلد دوم میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ

---

[1] ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۹۴، ح ۴، (۴۸۰)؛ تفسیر مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۵۶۱ فضیلت سورہ اخلاص۔

[2] تفسیر مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۵۶۱۔

يَزَلْ فِي حِفْظِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلَائَتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ۔ [1]

جو شخص گھر سے نکلتے وقت دس مرتبہ سورۂ قل ھواللہ احد پڑھے تو واپسی تک خدا کی حفاظت وحمایت میں رہتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:95﴾

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ أَوْتَرَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَبْشِرْ فَقَدْ قَبِلَ اللّٰهُ وِتْرَكَ۔ [2]

جو شخص (اپنی) نماز وتر میں سُورَۃ نَاسِ ؛سُورَۃ فَلَق ؛اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی تلاوت کرے تو اسے کہا جائے گا کہ اے بندہ خدا تجھے بشارت ہو کہ (آپ کی نماز) وتر بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگئی۔

﴿حدیث نمبر:96﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال میں روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِأَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ

---

[1] اصول کافی، ج ۲، ص ۵۴۲، ح ۸، باب الدعاء۔

[2] عدۃ الداعی، ص ۳۴۵، ح ۱۶؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۹۶، ح ۱ (۴۸۷)۔

وَ خَمسَ مِائَةِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنهُ ذُنُوبَ خَمسِينَ سَنَةٍ إِلَّا أَن يَكُونَ عَلَيهِ دَينٌ۔ [1]

جو شخص ہر روز دوسو مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو اللہ تعالی اس کو ایک ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے پچاس سال کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے مگر اس پر کسی کا قرضہ ہو تو وہ معاف نہیں ہوگا۔

﴿حدیث نمبر:97﴾

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک اور حدیث میں فرمایا:

مَن قَرَأَ قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ خَطِيئَةَ خَمسِينَ سَنَةً إِذَا إِجتَنَبَ أَربَعَ خِصَالٍ: الدِّمَاءَ وَالأَمْوَالَ وَالفُرُوجَ وَالأَشْرِبَةَ۔ [2]

جو شخص سورہ قل ھو اللہ احد کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالی اس کے پچاس سال کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اگر وہ چار چیزوں سے پرہیز کرے یعنی مرتکب قتل و غارت، وزنا، اور شراب نوشی نہ ہو جائے۔

---

[1] بحار، ج۸۹، ب۱۲۴، ص۳۵۲، ح۲۳، وعن أنس۔

[2] بحار، ج۸۹، ص۳۵۳، وعن أنس۔

پانچویں فصل

﴿صدقہ﴾

(۱) صدقہ کی اہمیت

﴿حدیث نمبر:98﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ مَا مِنْ شَيءٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلْتُ مَنْ يَقْبِضُهُ غَيْرِي إِلَّا الصَّدَقَةَ فَإِنِّي أَتَلَقَّفُهَا بِيَدِي تَلَقُّفًا حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ أَوِ الْمَرْئَةَ لَتَتَصَدَّقُ بِالتَّمْرَةِ أَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَأُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي الرَّجُلُ فَلُوَّهُ وَ فَصِيلَهُ فَيَلْتَقِانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ۔[1]

حضرت باری تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے ہر عمل خیر کا کسی کو وکیل قرار دیا ہے کہ اس کو تحویل میں لے لیکن صدقہ کو فوراً خود وصول کرتا ہوں لہٰذا جب کوئی مرد یا عورت ایک دانہ یا نصف دانہ کھجور کا بھی صدقہ دیتا ہے تو میں اس کو اتنا بڑھاتا ہوں... کہ روز ملاقات قیامت تک وہ ایک دانہ یا نصف دانہ کھجور کوہِ احد کے برابر ہو چکا ہوگا یعنی کوہ احد اس ایک یا نیم دانہ کھجور سے جتنا گنا بڑا ہے اتنا گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

---

[1] تہذیب الاحکام، ج۴، ص۱۰۹، ح۵۱، ب۲۹؛ عدۃ الداعی (فارسی)، ص۱۰۷، ح۲۴، باب دوم۔

(۲) فوائد صدقہ

﴿حدیث نمبر:99﴾

اور صاحب عدۃ الداعی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص قریب سے گذرا حضرت نے دیکھنے کے بعد فرمایا کہ یہ شخص مرجائے گا۔

کچھ دیر بعد اصحاب نے دیکھا کہ وہی شخص لکڑیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے جارہا ہے اصحاب نے پوچھا اے خدا کے رسول آپ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص مرجائے گا یہ تو زندہ ہے۔

حضرت نے اس شخص سے کہا اپنا بوجھ یہاں رکھو اس شخص نے بوجھ کو زمین پر رکھا اور اس کو کھولا جب اس کے بار کی تلاش لی گئی تو اس میں سیاہ رنگ کا سانپ تھا جس کے منہ میں ایک پتھر کا ٹکڑا تھا پھر حضرت عیسی نے سوال کیا اے بھائی آج تو نے کونسا کام کیا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کے رسول میرے پاس دو روٹیاں تھی ایک فقیر میرے قریب سے گذرا میں نے ایک روٹی اس کو صدقہ میں دیدی حضرت نے فرمایا

یہی صدقہ ہے جس نے اس مار سیاہ کے منہ کو بند کر دیا تھا۔ [۱]

(۳) شبِ جمعہ میں صدقہ کی فضیلت

(۱)۔ صدقۂ مال

﴿حدیث نمبر:100﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اَلصَدَقَةُ لَيلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَهَا بِاَلْفٍ.... [۲]

شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ میں صدقہ دینا ہزار (۱۰۰۰) کے برابر ہوگا۔

﴿حدیث نمبر:101﴾

ایک اور حدیث میں جو امام علی علیہ السلام سے منسوب ہے بنام حدیث اربع مائۃ جس میں آپؑ نے فرمایا:

﴿۱﴾ تَصَدَّقُوا بِاللَّيلِ فَإِنَّ صَدَقَةَ اللَّيلِ تُطفِي غَضَبَ الرَّبِّ... اَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّ الْمُنفِقَ بِمَنزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ،

﴿۲﴾ فَمَنْ أَيقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ وَسَخَتْ نَفسُهُ بِالنَّفَقَةِ دَاوُوا مَرْضَاكُمْ

---

[۱] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۱۰۹، ح ۱۳۰۔

[۲] وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۹۱، ح ۴، ب ۵۵؛ تاویل الایات ج ۲ ص ۴۶۴ ح ۳۵ فضل الصلاۃ علی محمدؐ

بِالصَّدَقَةِ... اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ...۔[1]

(۱) رات کے وقت صدقہ دو رات کا صدقہ پروردگار جل جلالہ کے غضب کو خاموش کر دیتا ہے۔ جو اللہ نے تمہیں نصیب کیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس لئے کہ خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے قائم مقام ہے۔

(۲) لہٰذا جسے واپسی کا یقین ہے وہ سخاوت کرتا ہے اور اس کا نفس خرچ کرنے سے کسی لمحہ دریغ نہیں کرتا۔ رزق کو صدقہ کے ذریعہ حاصل کرو۔

﴿حدیث نمبر 102﴾

جناب شیخ صدوق نے کتاب خصال میں اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

﴿۱﴾ إِذَا نَاوَلْتُمُ السَّائِلَ الشَّیءَ فَاسْئَلُوا اَنْ یَدْعُوَ لَکُمْ فَإِنَّهُ یُجَابُ فِیکُمْ وَلَایُجَابُ فِی نَفْسِهِ لأَنَّهُمْ یُکَذِّبُونَ وَلِیَرُدَّ الَّذِی یُنَاوِلُهُ یَدَهُ اِلٰی فِیهِ فَلْیُقَبِّلْهَا،

﴿۲﴾ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاخُذُهَا قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِی یَدِ السَّائِلِ کَمَا قَالَ

---

[1] وسائل اسلامی، ج ۶، ص ۲۸۰، ح ۸ (۱۲۳۴۰)، ب ۱۴ من ابواب صدقہ؛ خصال، ج ۲، ص ۶۱۹، ح ۱۰ (حدیث اربع مائۃ)۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ (سورۃ التوبۃ، ۱۰۴)

﴿۳﴾ تَصَدَّقُوا بِاللَّيْلِ فَإِنَّ الصَّدَقَةَ بِاللَّيْلِ تُطْفِي غَضَبَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهٗ۔ [1]

(۱) جب تم سائل کو کوئی چیز دو تو اس سے اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست کرو اس لئے کہ تمھارے حق میں یہ دعاء مقبول ہے جب کہ اس کے اپنے حق میں کی گئی دعاء مقبول نہیں اس لئے کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

(۲) جس ہاتھ نے سائل کو دیا ہے اس کو بوسہ دو اس لئے کہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اسے اللہ جل جلالہ لیتا ہے جس طرح کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿۱۴﴾: ﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾۔ [2]

کیا ان لوگوں نے اتنا [بھی] نہ جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (وہ ہی) خیراتیں بھی لیتا ہے۔

(۳) رات کے وقت صدقہ دو کہ رات کا صدقہ پروردگار جل جلالہ کے غضب

---

[1] خصال ج ۲ ص ۶۱۹ ح ۱۰ اربعہ مائہ۔

[2] سورہ توبہ نمبر ۹ آیہ نمبر ۱۰۴۔

کو خاموش کر دیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:103﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

صَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَمْحُو الذَّنْبَ الْعَظِيمَ وَ تُهَوِّنُ الْحِسَابَ وَصَدَقَةُ النَّهَارِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ وَتُنْمِي الْمَالَ۔ [1]

رات کا صدقہ غضب پروردگار کو خاموش کر دیتا ہے، بڑے بڑے گناہوں کو زائل کر دیتا ہے اور حساب و کتاب کو آسان بنا دیتا ہے۔ اور دن کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور مال میں اضافہ کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:104﴾

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اَلصَّدَقَةُ بِاللَّيْلِ تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ وَتَدْفَعُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ [2]

رات کا صدقہ بدترین موت سے بچاتا ہے اور ستر قسم بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔

(۲)۔ صدقۂ زبان

اب تک تذکرہ تھا صدقۂ مال کا، زبان کا بھی صدقہ ہوتا ہے جو

---

[1] وسائل اسلامی، ج ۶، ص ۲۱۶، ح ۱۷ (۱۲۱۰)، ب ۵۴؛ ثواب الاعمال صدوق ص ۳۳۰ ح ۲ (۵۵۴)

[2] وسائل اسلامی ج ۶ ب ۱۴ ص ۲۷۹ ح ۳ (۱۲۳۳۵)؛ ثواب الاعمال صدوق ص ۳۲۸ ح ۱ (۵۵۱)

صدقۂ مال سے افضل ہے۔

﴿حدیث نمبر 105﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ اللِّسَانِ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا صَدَقَةُ اللِّسَانِ ؟ قَالَ:

﴿۱﴾۔ أَلشَّفَاعَةُ تَفُكُّ بِهَا الأَسِيْرَ،

﴿۲﴾۔ وَ تَحْقِنُ بِهَا الدَّمَ،

﴿۳﴾۔ وَ تَجُرُّ بِهَا الْمَعْرُوْفَ إِلٰى أَخِيْكَ،

﴿٤﴾۔ وَ تَدْفَعُ بِهَا الْكَرِيْمَةَ۔ [1]

بہترین صدقہ صدقۂ زبان ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یہ صدقۂ زبان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

(۱) صدقۂ زبان سے مراد یہ ہے کہ زبان سے کسی مومن کی سفارش کرنا تا کہ تم اس گرفتار شخص کو اس کے ذریعہ سے آزاد کراؤ گے،

(۲) بات چیت کے ذریعہ مومن کو آپس کے اختلافات اور خون خرابی سے بچاؤ گے،

(۳) زبان کے ذریعہ برادر مومن کے لئے نیکی کے اسباب فراہم کرو گے اور

---

[1] عدۃ الداعی (عربی) ص ۸۵ باب الثانی اقسام الصدقۃ۔

اس کو بری باتوں سے روک لوگے۔ پس اس جیسے امور زبان کا صدقہ ہیں۔

(۳)۔ صدقۂ علم وفکر

﴿حدیث نمبر:106﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

تَصَدَّقُوا عَلَى أَخِيكُم بِعِلْمٍ يُرشِدُهُ وَرَأيٍ يُسَدِّدُهُ۔ [۱]

اپنے برادر مومن کو علم ودانش سے صحیح مشورہ دو اور اس کی حفاظت اور صحیح راہنمائی کرو کیونکہ یہ دونوں صدقہ ہیں۔

(۴)۔ صدقۂ تعلیم

﴿حدیث نمبر:107﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

مِنَ الصَّدَقَةِ أن يَتَعَلَّم الرَّجُلُ العِلمَ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ۔ [۲]

خود علم حاصل کرنے کے بعد کسی کو تعلیم دینا صدقہ ہے۔

---

[۱] عدۃ الداعی (عربی)، ص ۸۶، باب ثانی اقسام صدقہ۔

[۲] عدۃ الداعی (عربی)، ص ۸۶، ب ۲، اقسام صدقہ۔

چھٹی فصل

﴿شبِ جمعہ انار کھانے کا فائدہ﴾

﴿حدیث نمبر:108﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

قَالَ مَنْ أَكَلَ رُمَّانًا عِنْدَ مَنَامِهِ فَهُوَ آمِنٌ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ۔ [1]

آپؑ نے فرمایا جو شخص شبِ (جمعہ) سوتے وقت انار کھائے تو وہ صبح تک (اپنے نفس میں) با امن رہے گا۔

﴿حدیث نمبر:109﴾

وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الرُّمَّانَ فِي كُلِّ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ۔ [2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر شبِ جمعہ انار تناول فرماتے تھے۔

﴿حدیث نمبر:110﴾

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] بحار، ج ۶۳، ص ۱۶۴، ح ۴۹، ب۔

[2] مکارم الاخلاق ص ۱۶۰ الفصل العاشر فی الفواکہ؛ وسائل اس ج ۱۶ ص ۵۳۰ ح ۳ ب ۱۰۲ استحباب اکل رمان۔

كُلُوا الرُّمَّانَ فَلَيسَتْ مِنهُ حَبَّةٌ تَقَعُ فِي المِعْدَةِ إلَّا أنارَتِ القَلْبَ وَأخرَجَتِ الشَّيْطَانَ أربَعِينَ يَوْمًا۔ [1]

انار کھایا کرو اس لئے کہ اس کا کوئی دانہ ایسا نہیں جو معدہ میں پہنچ کر قلب (دل) کی نورانیت نہ بڑھائے اور شیطان کو چالیس (۴۰) دن تک اس (دل) میں سے گذرنے کی راہ دینے سے نہ روکے۔

﴿حدیث نمبر:111﴾

اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحمَةٍ فَإنَّهُ دَبَّاغٌ لِلمِعْدَةِ وَفِي كُلِّ حَبَّةٍ مِنَ الرُّمَّانِ إذَا استَقَرَّتْ فِي المِعْدَةِ حَيَاةٌ لِلقَلْبِ وَإنَارَةٌ لِلنَّفْسِ وَتَمْرُضُ وَسْوَاسَ الشَّيْطَانِ أربَعِينَ لَيلَةً۔ [2]

انار کو اس کے گودہ سمیت کھاؤ کہ یہ معدہ کو پاک صاف کرتا ہے اور انار کے ہر اس دانہ میں قلب کی حیات ہے جو معدہ میں ٹھہر جائے اور نفس کے لئے روشنی ہے اور مرض اور شیطان کے وسوسہ سے چالیس راتوں

---

[1] عیون ج ۱ ص ۳۹ ح ۸۰ فی بیان رمان؛ دعوات راوندی ص ۱۵۷ ح ۴۲۸ ب ۳؛ مکارم ص ۱۷۱؛ بحار ج ۶۳ ص ۱۵۴ ح ۱ ب ۷۔

[2] خصال ج ۲ ص ۶۳۶ ح اربعہ ماۃ؛ بحار، ج ۶۳، ص ۱۵۴، ح ۸، ب ۷، فضل الرمان۔

تک امان ہے۔

مناسب ہے کہ جب انار کھائے تو نیچے کوئی رومال وغیرہ رکھے تا کہ وہ جنت کا دانہ محفوظ رہے اور تمام دانے کھا سکے اور اپنے انار میں کسی کو شریک نہ کرے تنہا کھائے۔

﴿حدیث نمبر 112﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَكَلَ الرُّمَّانَ بَسَطَ تَحْتَهُ مِنْدِيلاً فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لأَنَّ فِيهِ حَبَّاتٌ مِنَ الْجَنَّةِ۔[1]

حضرت امام امیر المومنین علیہ السلام جب بھی انار کھانا چاہتے تھے تو انار کے نیچے رومال پھیلاتے تھے جب حضرت سے اس کے بارے میں سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا: انار میں جنت کے دانے ہوتے ہیں۔

﴿احیاء (شب بیداری) شب جمعہ﴾

واضح رہے کہ شبِ جمعہ، شبِ نورانی ہے اور تمام راتوں پر فضیلت

---

[1] بحار، ج ۶۳، ص ۱۵۸، ح ۲۳، ب ۷۔

رکھتی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عید اور عمل کی رات ہے لہٰذا لازمی ہے کہ اس رات کو ذکر، عبادت، دعا، اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے طلوع صبح ہونے تک بیدار رہیں۔

﴿حدیث نمبر:113﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ مِثْلُ يَوْمِهَا فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُحْيِيَهَا بِالصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ فَافْعَلْ۔[1]

شب جمعہ بھی روز جمعہ کی طرح فضیلت رکھتی ہے اگر قدرت رکھتے ہو تو اس میں نماز اور دعا کے ذریعہ احیاء کرو پس پوری رات عبادت اور دعا میں بسر کرو۔

﴿شب جمعہ اور دینی مسائل﴾

جمعہ و شب جمعہ میں مومنین و مومنات کے لئے لازمی ہے کہ احکام اور دینی مسائل کو یاد کریں تا کہ اپنی عبادات کو صحیح اور شرعی حکم کے مطابق انجام دے سکیں، فقہاء و مجتہدین عظام نے بھی اس کے بارے میں فتاوٰی دیں ہیں کہ جو مسائل اکثر پیش آتے رہتے ہیں اُن کو یاد

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۷۲، ح ۱۴، ب ۹۵۔

کرنا واجب ہے۔

﴿حدیث نمبر:114﴾

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

أُفٌّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَايَفْرُغُ نَفْسَهُ فِي الْأُسْبُوعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِأَمْرِ دِينِهِ فَيَسْأَلُ عَنْه۔ [1]

افسوس اس مسلمان شخص پر جو ہفتہ میں جمعہ کے دن اپنے آپ کو امور دینی کے لئے فارغ نہیں رکھتا تا کہ وہ ان کے بارے میں سوالات کر سکے۔

﴿حدیث نمبر:115﴾

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمُ الشَّيْخَ يُحَدِّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ بِأَحَادِيثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوْا رَاسَهُ وَلَوْ بِالْحَصٰى۔ [2]

جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جو روزِ جمعہ مسجد میں احادیث جاہلیت بیان کر رہا ہو تو اس کے سر پر مارو چاہے کنکر ہی کیوں نہ ہو۔

---

[1] خصال ج۲ ص۳۹۳ ح۹۶ ب، سبقۃ؛ وسائل اسلامی، ج۸، (۱۴۹۸۹) ص۲۵۲، ح۱، ب۲؛ بحار، ج۱، ص۱۷۶، ح۴۴، ب۱۔

[2] تہذیب ج۳ ص۲۴۷ ح۵۶ ص۶۷۴ ب۲۴۔

﴿شب جمعہ وآداب مباشرت﴾

﴿حدیث نمبر:116﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اس روایت کو کتاب من لایحضرہ الفقیہ، علل الشرایع اور امالی میں (اور بھی بہت سی معتبر کتب احادیث میں یہ حدیث موجود ہے) جناب ابوسعید خدری سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت فرمائی:

﴿۱﴾ يَا عَلِيُّ :إِذَا دَخَلَتِ الْعَرُوْسُ بَيْتَكَ فَاخْلَعْ خُفَّيْهَا حِيْنَ تَجْلِسُ وَ اغْسِلْ رِجْلَيْهَا، وَ صَبَّ الْمَاءَ مِنْ بَابِ دَارِكَ إِلَى أَقْصَى دَارِكَ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ دَارِكَ سَبْعِيْنَ أَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الْفَقْرِ، وَأَدْخَلَ فِيْهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الْبَرَكَةِ وَ أَنْزَلَ عَلَيْكَ سَبْعِيْنَ رَحْمَةً تُرَفْرِفُ عَلَى رَأْسِ الْعَرُوْسِ حَتّٰى تَنَالَ بَرَكَتُهَا كُلَّ زَاوِيَةٍ فِيْ بَيْتِكَ، و تأمن العروس مِنَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ أَنْ يُصِيْبَهَا مَادَامَتْ فِيْ تِلْكَ الدَّارِ،

﴿۲﴾ وَ امْنَعِ الْعَرُوْسَ فِيْ أُسْبُوْعِهَا مِنَ الْأَلْبَانِ وَ الْخَلِّ وَالْكُزْبَرَةِ وَ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْيَاءِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِأَيِّ شَيْءٍ أَمْنَعُهَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الْأَرْبَعَةَ؟ قَالَ لِأَنَّ الرَّحِمَ تَعْقِمُ وَ تَبْرُدُ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْيَاءِ

عَنِ الْوَلَدِ وَ الْحَصِيْرُ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ اِمْرِأَةٍ لَا تَلِدُ،

﴿۳﴾ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْخَلِّ تَمْنَعُ منه؟قال: اذا حاضت على الخل لم تطهر ابدًا بتمام ، و الْكُزْبَرَةُ تثير الحيض فى بطنها و تشدد عليها الولادة، والتفاح الحامض يقطع حيضها فيصير داء عليها،

﴿٤﴾ ثم قال يا على : لا تجامع امرأتك فى اول الشهر و وسطه و آخره ،فانَ الجنون و الجزام و الخَبَل يسرع اليها و الى ولدها،

﴿٥﴾ يا على : لاتجامع امرأتك بعد الظهر فانه ان قضى بينكما ولد فى ذلك الوقت يكون احول و الشيطان يفرح با لحول فى الانسان،

﴿٦﴾ يا على لا تتكلم عند الجماع فانه ان قضى بينكما ولد لا يؤمَن ان يكون اخرس، و لا ينظرنّ احد الى فرج امر أته ، وليغض بصره عند الجماع فانّ النظر الى الفرج يورث العمى فى الولد ،

﴿٧﴾ يا على : لا تجامع امرأتك بشهوة امرأة غيرك فانّى اخشى ان قضى بينكما ولد ان يكون مخنثً او مؤنثً مخبَّلاً،

﴿٨﴾ يا على : من كان جنبًا فى الفراش مع امرأته فلا يقرأ القرآن فانّى اخشى ان تنزل عليهما نار من السماء فتحرقهما۔ قال مصنف هذا الكتاب ۔رحمه الله،يعنى به قرائة العزائم دون غيرها،

﴿۹﴾ یا علی: لا تجامع امرأتك الا و معك خرقة و مع اهلك خرقة و لاتمسحا بخرقة واحدة فتقع الشهوة على الشهوة فانَ ذلك يعقب العداوة بينكما ثمّ يؤديكما الى الفرقة و الطلاق،

﴿۱۰﴾ یا علی: لا تجامع امرأتك من قيام فانَ ذالك من فعل الحمير فان قضى بينكما ولد كان بوّالًا فى الفراش كا الحمير البوّالة فى كل مكان ،

﴿۱۱﴾ یا علی لاتجامع فى ليلة الفطر ،فانّه ان قضى بينكما ولد لم يكن ذلك الولد الّا كثير الشر،

﴿۱۲﴾ یا علی: لا تجامع امرأتك فى ليلة الاضحى فانه ان قضى بينكما ولد يكون له ستت اصابع او اربع اصابع ،

﴿۱۳﴾ یا علی : لا تجامع امرأتك تحت شجرة مثمرة فانه ان قضى بينكما ولد يكون جلّادا قتّالا و عرّيفا ،

﴿۱۴﴾ یا علی: لا تجامع امرأتك فى وجه الشمس و تلألوئها الّا ان ترخى سترًا فَيستر كما فانه ان قضى بينكما ولد لا يزال فى بؤس و فقر حتّى يموت،

﴿۱۵﴾ یا علی: لا تجامع امرأتك بين الاذان و الاقامة فانه ان قضى بينكما ولد يكون حريصا على اهراق الدما،

﴿۱۶﴾ یا علی : اذا حملت امرأتك فلا تجامعها الا و انت على وضوء فانه ان قضى بينكما ولد يكون اعمى القلب بخيل اليد ،

﴿۱۷﴾ علی: لاتجامع اهلك فى النصف من شعبان فانه ان قضى بينكما ولد يكون مشوّما(مشوّها) ذاشامة فى وجهه،

﴿۱۸﴾ یا علی: لا تجامع أهلك فی آخر درجة منه اذا بقی منه یومان فانه ان قضی بینکما ولد یکون عشارا او عونا للظالمین و یکون هلاك فیام(فئام) من الناس علی یدیه،

﴿۱۹﴾ یا علی: لا تجامع علی سقوف البنیان فانه ان قضی بینکما ولد یکون منافقا مرائیا مبتدعا،

﴿۲۰﴾ یا علی اذاخرجت فی سفر فلا تجامع اهلك من تلك الیلة فانه ان قضی بینکما ولد ینفق ماله فی غیر حق ،و قرأ رسول الله صلی الله علیه و آله ﴿انّ المبذرین کانوا اخوان الشیاطین﴾(سورة الاسراء آیت ۲۷)

﴿۲۱﴾ یا علی:لا تجامع اهلك اذا خرجت الی سفر مسیرة ثلاثة ایام و لیالیهن فانه ان قضی بینکما ولد یکون عونا لکل ظالم علیك،

﴿۲۲﴾ یا علی علیك بالجمع لیلة الاثنین فانه ان قضی بینکما ولد یکون حافظا لکتاب الله راضیا بما قسم الله عز و جل له ،

﴿۲۳﴾ یا علی :ان جامعت اهلك فی لیلة الثلاثاء فقضی بینکما ولد فانه یرزق الشهادة بعد شهادة ان لا اله الاالله و ان محمدا رسول الله و لا یعذبه الله مع المشرکین و یکون طیب النکهة و الفم (من الفم)، رحیم القلب ،سخی الید ، طاهر السان من الغیبة و الکذب و البهتان۔

﴿۲۴﴾ یا علی : ان جامعت اهلك لیلة الخمیس فقضی بینکما ولد فانه یکون حاکما من الحکام او عالما من العلماء ،و ان جامعتها یوم الخیس عند زوال الشمس عن کبد السماء فقضی

بینکما ولد فان الشیطان لا یقربه حتّی یشیب و یکون قیما (فهما) و یرزقه الله عز وجل السلامة فی الدین و الدنیا ،

﴿۲۵﴾ یا علی :و ان جامعتها لیلة الجمعة و کان بینکما ولد فانه یکون خطیبا قوّالا مفوّها،و ان جامعتها یوم الجمعة بعد العصرفقضی بینکما ولد فانه یکون معروفا مشهورا عالما ، و ان جامعتها فی لیلة الجمعة بعد العشاء الاخرة فانه یرجی ان یکون الولد من الابدال ان شاءالله تعالی،

﴿۲۶﴾ یا علی:لا تجامع اهلك فی اول ساعة من الیل فانه ان قضی بینکما ولد لا یؤمن ان یکون ساحرا مؤثرا للدنیا علی الاخرة،یا علی: احفظ وصیتی هذه کما حفظتهاعن جبرئیل علیه السلام۔[1]

(۱)۔ آغاز زندگی کے بارے میں

(۱) اے علیؑ جب تیرے گھر میں دلہن آئے اور وہ بیٹھ جائے تو اس کے

---

[1] فقیہ: ج ۳ ، ب ۱۷۸،نوادر، ص ۳۵۸، ح ۱،(۱۷۱۲)، ج ۳، ص ۵۵۱، ح ۴۸۹۹، ب ۱۷۸،نوادر ؛ علل الشرائع: ج ۲ ، ب ۲۸۹ نوادر النکاح ۵۱۴ ح ۵: امالی صدوق م ۸۴ ،ح ۸۹۶،ص ۶۶۲؛ بحار، ج ۱۰۰، ص ۲۸۰، ح ۱، ب ۸ آداب جمع ؛ مکارم اخلاق، ص ۲۰۹، ص ۱۹۹، ب ۸ فصل رابع فی آداب زفاف؛ اختصاص مفید ، ص ۱۳۲، احادیث و صایا النبیؐ لعلی ؛ جواہر الکلام، ج ۲۹، ص ۳۶ کتاب النکاح؛ وسائل آل ، ج ۲۰، ص ۲۴۹، ح ۱ ،(۲۵۵۵۵)، ب ۱۴۷۔

موزے اتارو اور اس کے دونوں پاؤں دھلاؤ اور اس کا دھون اپنے گھر کے دروازوے سے لیکر مکان کے آخری سرے تک چھڑک دو جب تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالی تمھارے گھر سے ستر (۷۰) ہزار قسم کا فقر دور کریگا اور ستر (۷۰) ہزار قسم کی برکتیں اس میں داخل کردیگا اور اس پر ستر (۷۰) ہزار رحمتیں نازل کریگا جو عروس کے سر پر منڈلاتی رہیں گی اور تم گھر کے گوشے گوشے میں اس کی برکتیں دیکھ پاؤ گے اور عروس جب تک اس گھر میں ہے جنون و جزام اور برص سے محفوظ رہے گی،

(۲) اور آپؐ اپنی عروس کو منع کردو کہ اس ہفتہ دودھ، سرکہ، دھنیا اور کھٹے سیب، ان چار چیزوں سے پرہیز کرے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان چار چیزوں سے پرہیز کیوں کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اس لئے کہ رحم ان چار چیزوں سے عقیم اور بانجھ ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور بچہ پیدا نہیں ہوتا اور گھر کے اندر کسی گوشے میں پڑی ہوئی چٹائی اس عورت سے بہتر ہے جن کے بچہ پیدا نہ ہو۔

(۳) حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ سرکہ سے کیو منع کیا جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر سرکہ کھانے سے حیض آیا تو مکمل طور پر

کبھی وہ حیض سے پاک نہ ہوگی اور دھنیا حیض کو اس کے پیٹ میں بکھیر دے گا اور اسے ولادت میں سختی ہوگی اور کھٹا سیب اس کے حیض کو قطع کر دے گا اور وہ مرض بن جائے گا۔

﴿الف﴾ مجامعت کیلئے غیر مناسب اوقات

(۴) پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تم اپنی عورت سے مہینہ کی پہلی اور پندرہ اور آخری تاریخ میں مجامعت نہ کرنا کیونکہ اس طرح جنون و جزام اور خبط الحواسی سرعت کے ساتھ اس کی طرف اور اس کے بچے کی طرف پہونچتی ہے۔

(۵) اے علی ظہر کے بعد اپنی عورت سے مجامعت نہ کرنا ورنہ اس وقت کوئی بچہ تم دونوں کے لئے مقدر ہوا تو احول ہوگا اور انسانوں میں احول کو دیکھ کر شیطان خوش ہوتا ہے۔

(۶) اے علی جماع کرتے وقت باتیں نہ کرنا ورنہ اس اثناء میں اگر کوئی بچہ تم دونوں کیلئے مقدر ہوا تو خطرہ ہے کہ وہ گونگا ہوگا اور جمع کرتے وقت کوئی شخص عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور جمع کرتے وقت نظر نیچے رکھے کیونکہ عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا بچے میں اندھاپن پیدا کرتا ہے۔

(۷) اے علی تم غیر کی عورت کے تصور میں اپنی عورت سے جمع نہ کرنا ورنہ

مجھے ڈر ہے اگر اس دوران تم دونوں کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو وہ مخنث یا نامرد یا فاتر العقل ہوگا۔

(۸) اے علی جو شخص اپنی عورت کے ساتھ بستر پر حالت جنابت میں ہو جائے تو وہ قرآن کی تلاوت نہ کرے اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہ ان دونوں پر آسماں سے آگ برسے اور ان دونوں کو جلا کر خاک کر دے۔

(شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سورہائے عزائم کی تلاوت ہے دوسرے سورے مراد نہیں ہیں۔)

(۹) اے علی تم اپنی عورت سے مجامعت کرو تو تمھارے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا ہو اور تمہاری عورت کے پاس کپڑے کا ایک الگ ٹکڑا ہو ایک ہی کپڑے سے دونوں مَائع کو صاف نہ کریں ورنہ شہوت پر شہوت واقع ہوگی اور اس سے تم دونوں میں عداوت پیدا ہوگی جو جدائی اور طلاق پر ختم ہوگی۔

(۱۰) اے علی تم اپنی عورت سے کھڑے کھڑے مجامعت نہ کرنا اس لئے کہ یہ گدھوں کا کام ہے اگر اس سے تم دونوں کے مقدر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو بستر پر پیشاب کرے گا جس طرح گدھا کہ جہاں ہوتا ہے پیشاب کر دیتا ہے۔

(۱۱) اے علیؑ تم اپنی عورت سے شب عید فطر مجامعت نہ کرنا اس لئے کہ اگر دونوں کے بچہ ہوگا تو وہ شر پسند ہوگا۔

(۱۲) اے علی تم اپنی عورت سے شب عید قربان مجامعت نہ کرنا اس لئے کہ اگر دونوں کے بچہ ہوگا تو اس کی چھ انگلیاں یا چار انگلیاں ہوں گی،

(۱۳) اے علی تم کسی پھل دار درخت کے نیچے اپنی عورت سے مجامعت نہ کرنا اس لئے کہ تم دونوں سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ جلاد یا قتال یا ظلم میں مشہور ہوگی۔

(۱۴) اے علی تم سورج کے سامنے اور اس کی روشنی میں اپنی عورت سے مجامعت نہ کرو مگر یہ کہ تم پردہ ڈالو جو تم دونوں کو چھپائے رکھے ورنہ اگر تم دونوں سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو وہ ہمیشہ سختی اور فقر و فاقہ میں رہے گا یہاں تک کہ اس کی موت آجائے گی۔

(۱۵) اے علی تم اپنی عورت سے اذان و اقامت کے درمیان مجامعت نہ کرنا ورنہ تم دونوں کے اگر لڑکا پیدا ہوا تو اس کو خون بہانے کا شوق ہوگا۔

(۱۶) اے علی: اگر تمہاری عورت حاملہ ہو تو جب تک وضو نہ کرلو اس سے مجامعت نہ کرنا ورنہ اگر تم دونوں کے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو وہ دل کا اندھا اور ہاتھ کا کنجوس ہوگا۔

(۱۷) اے علی اپنی عورت سے نیمہ شعبان میں مجامعت نہ کرنا ورنہ تم دونوں سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ منحوس ہوگی اور اس کے چہرے پر نحوست ہوگی۔

(۱۸) اے علی: تم اپنی عورت سے ماہ شعبان کے آخر دنوں میں جب اس میں دو دن باقی رہ جائیں مجامعت نہ کرنا ورنہ اگر تم دونوں کے لڑکا پیدا ہوگا تو عُشر وصول کرنے والا یا ظالموں کی مدد کرنے والا ہوگا اور اس کے ہاتھوں ایک گروہ ہلاک ہوگا۔

(۱۹) اے علی تم اپنی عورت سے عمارتوں کی چھتوں پر جماع نہ کرو اس لئے کہ اگر تم دونوں کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو وہ منافق، ریا کار اور بدعتی ہوگا۔

(۲۰) اے علی جب تم کسی سفر کے لئے نکلو تو اس شب میں اپنی عورت سے مجامعت نہ کرو اس لئے کہ اگر دونوں کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو وہ اپنا مال ناحق کاموں میں خرچ کریگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿۱۳﴾ :﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينَ﴾۔[۱] فضول خرچ لوگ شیاطین کے بھائی بند ہوتے ہیں۔

(۲۱) اے علی جب تم ایسے سفر پر نکلو کہ جس کی مسافت تین دن اور تین رات ہو تو اپنی عورت سے مجامعت نہ کرو اس لئے کہ اگر تم دونوں کے کوئی بچہ پیدا ہوگا تو وہ تم پر ظلم کرنے والے کی مدد کرے گا۔

﴿ب﴾ مجامعت کیلئے مناسب اوقات

(۲۲) اے علی تم مہینہ کی دوسری تاریخ کی شب میں جماع کرو اس لئے کہ اگر تم دونوں کے بچہ پیدا ہوگا وہ اللہ کی کتاب (قرآن) کا حافظ ہوگا اور اللہ نے جو اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہوگا۔

(۲۳) اے علی اگر تم تیسری تاریخ کی شب میں جماع کرو گے اور تم دونوں کے مقدر میں بچہ ہوگا تو اس کو لا الہ الا اللہ کی شہادت اور محمد رسو اللہ کی شہادت کے بعد تیسری شہادت کی روزی ملے گی اور اللہ تعالی اس کو مشرکین کے ساتھ معذب نہیں کرے گا وہ پاک نکہت، پاک دہن ہوگا، رحم دل ہوگا، ہاتھ کا سخی ہوگا اس کی زبان غیبت و کذب و بہتان سے پاک ہوگی۔

(۲۴) اے علی: اگر تم جمعرات کی شب میں جماع کرو گے اور تم دونوں کے مقدر میں بچہ ہوگا تو وہ حاکموں میں سے ایک حاکم یا عالموں میں سے

ایک عالم ہوگا اگر جمعرات کے دن زوال کے وقت جب آفتاب ٹھیک آسمان کے بیچوں بیچ ہو تم جماع کرو گے اور تم دونوں کے مقدر میں جو بچہ ہوگا تو اس کے بڑھاپے تک شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا اور وہ لوگوں کے امور کا نگران ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔

(۲۵) اے علی: اگر تم اس سے شب جمعہ میں جماع کرو گے اور تم دونوں کے لئے بچہ مقدر ہوگا تو وہ خطیب بیباک بولنے والا اور بے دھڑک تقریر کرنے والا ہوگا اور اگر تم جمعہ کے دن بعد عصر جماع کرو گے اور تم دونوں کے نصیب میں بچہ ہوگا تو وہ ایک مشہور و معروف عالم ہوگا اور اگر تم شبِ جمعہ میں بعد عشا جماع کرو گے تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہوگا تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ابدال میں سے ہوگا۔

(۲۶) اے علی تم اپنی عورت سے رات کی اوّل ساعت میں جماع نہ کرو اس لئے کہ اگر تم دونوں کے مقدر میں بچہ ہوگا تو خطرہ ہے کہ وہ ساحر اور جادوگر ہو اور دنیا کو دین پر ترجیح دے گا۔ اے علی: میری ان وصیتوں کو یاد رکھو جس طرح میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سن کر یاد رکھا ہوں۔

قارئین حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مذکورہ حدیث

شریف صرف ایک حدیث نہیں بلکہ ایک مکمّل درس زندگی ہے کہ ایک مسلمان مومن زن و مرد کے لئے ان قوانین اسلامی کا لحاظ رکھنا لازمی ہے تا کہ جو اولاد پیدا ہوگی وہ صالح اور دین دار ہو۔

اور اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا لازمی سمجھتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو مخاطب قرار دیکر ان مہم قوانین زندگی کو بیان کرنے کا مقصد ہمیں سمجھانا ہوگا جس طرح حسنین علیہما السلام کا وضو تھا۔

(۲) اولاد ہونے کیلئے ایک مجرّب عمل

﴿حدیث نمبر: 117﴾

روایت میں یہ بات آئی ہے کہ ہشام ابن ابراہیم نے ایک مرتبہ حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے اپنے مرض کی شکایت کی اور یہ کہ اس کے کوئی بچہ نہیں ہوتا تو آپ نے حکم دیا:

أَنْ يَرْفَعَ صَوتَهُ بِالأَذَانِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّي سُقْمِي وَكَثَّرَ وُلْدِي۔ [1]

کہ وہ اپنے گھر میں بآواز بلند اذان دیا کرے راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے میرا دکھ درد دور کر دیا اور میری بہت سی اولاد ہوئی۔

اور محمد رشد کا بیان ہے کہ میں دائم المریض تھا اور میرے خادموں اور میرے اہل وعیال میں سے کچھ لوگوں کو مرض سے چھٹکارا نہیں تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں تنہا باقی رہ گیا تھا اور میری کوئی خدمت کرنے والا نہ تھا مگر جب میں نے ہشام سے یہ سنا تو میں نے بھی اس پر عمل کیا اور اللہ تعالی نے بحمد اللہ میرے اور میرے اہل وعیال کے سارے امراض دور کر دیئے۔

﴿حدیث نمبر:118﴾

جناب زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

---

[1] فقیہ، ج ۱، ب ۴۴، ص ۱۸۹، ح ۴۱ (۹۰۳)؛ وسائل اسلامی، ج ۴، ص ۶۴۱، ح ۱ (۶۹۶۱)، ب ۱۸؛ کافی، ج ۳، ص ۳۰۸، ح ۳۳ کتاب صلاۃ ب بدء الاذان۔

آپ نے فرمایا:

قُلْ كُلَّ يَومٍ إِذَا أَصْبَحتَ وَأَمسَيتَ: سُبحَانَ اللّٰهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ تَستَغفِرُ اللّٰهَ عَشرَ مَرَّاتٍ وَ تُسَبِّحُ تِسعَ مَرَّاتٍ وَ تَختِمُ العَاشِرَةَ بِالإِستِغفَارِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِستَغفِرُوا رَبَّكُم إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ﴿يُرسِلُ السَّمَاءَ عَلَيكُم مِدرَارًا﴾ ﴿وَيُمدِدكُم بِأَموَالٍ وَبَنِينَ وَيَجعَلُ لَكُم جَنَّاتٍ وَ يَجعَلُ لَكُم أَنهَارًا﴾ فَقَالَ لَهَا الحَاجِبُ فَرَزَقَ ذُرِّيَّةً كَثِيرَةً.....[1]

ہر روز صبح و شام ستر (۷۰) مرتبہ سبحان اللہ کہو اور دس مرتبہ استغفار کرو اور نو مرتبہ تسبیح پڑھنا اور مرتبہ دہم استغفار کرنا ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ سورہ نوح میں فرماتا ہے ﴿اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اور تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا۔ اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمھارے لئے باغ بنائے گا اور تمھارے لئے نہریں جاری کرے گا﴾۔ دربان کہتا ہے کہ میں نے اس عمل کو انجام دیا تو اللہ تعالی نے بہت ساری اولاد عطا کی۔

---

[1] سورہ نوح آیت ۱۰+۱۲؛ وسائل اسلامی، ج ۱۵، ص ۱۰۸، ح ۲، ب ۱۱۰ احکام ابواب اولاد؛ کافی، ج ۶، ص ۸، ب الدعاء فی طلب الولد کتاب العقیقۃ۔

ساتویں فصل

﴿۲﴾ شب جمعہ میں زیارات

(۱) زیارت امام حسینؑ

واضح رہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت احاطہ بیان سے باہر ہے اور بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام:

(۱) حج وعمرہ اور جہاد کے برابر ہے بلکہ ان سے کئی درجہ بلند ہے،

(۲) مغفرت کا ذریعہ حساب کی آسانی، بلندیِ درجات، قبولِ دعا، طولِ عمر، حفاظتِ جسم و مال، اور زیادتیِ رزق، حاجت کے پورا ہونے اور غموں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۳) اور اس کا ترک کرنا نقصانِ دین و ایمان کا سبب اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے حقوق میں سب سے بڑے حق کا ترک کرنا ہے۔

(۴) اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا کم سے کم جو ثواب زائر کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۵) خداوندعالم اس کے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اس کے گھر والوں تک پہنچادے۔

(۶) اور جب روز قیامت ہوگا تو اس کا خدا دنیا سے محافظ ہوگا۔

(۷) اور بہت سی روایتوں میں ہے کہ آپ کی زیارت غم کو دور کرتی ہے۔

(۸) جانکنی کی سختی اور قبر کی وحشت کو دور کرتی ہے۔

(۹) اور زیارتِ امامِ حسین علیہ السلام کی راہ میں جو مال خرچ ہوتا ہے اس کا ایک درہم ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم کے برابر حساب ہوتا ہے۔

(۱۰) اور جب قبر امامؑ کی طرف رخ کرتا ہے تو چار ہزار ملائکہ استقبال کرتے ہیں۔

(۱۱) اور جب واپس ہوتا ہے تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۲) اور یہ کہ پیغمبر، وصی، ائمہ معصومین علیہم السلام اور ملائکہ امام حسینؑ کی زیارت کو آتے ہیں۔

(۱۳) اور آپؑ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں۔

(۱۴) اور امام کے زائروں کی جانب خدا عرفات والوں سے زیادہ نگاہ رحمت ڈالتا ہے۔ (کامل الزیارات، ابواب زیارت امام حسینؑ)

﴿حدیث نمبر:119﴾

اور ابن قولویہ وکلینی وسید بن طاؤس اور دوسروں نے روایت کی ہے معتبر سندوں کے ساتھ جناب ثقہ جلیل القدر معاویہ بن وہب بجلی کوفی سے انہوں نے کہا کہ میں ایک بار خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں مشرّف ہوا اور آپؑ کو مصلے پر مشغول نماز دیکھا میں بیٹھ گیا تا کہ نماز تمام ہو جائے۔ تو میں نے امام کو خدا سے مناجات کرتے سنا۔ (آپ فرما رہیں تھے) اے وہ خدا جس نے مجھ کو کرامت سے مخصوص کیا ہے اور ہم سے وعدہ کیا شفاعت کا... (یہاں تک کہ آپ نے فرمایا)

اِغْفِرْلِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَزُوَّارِ قَبْرِ اَبِی اَلْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمَا مجھ کو اور میرے بھائیوں کو بخش دے اور قبر ابو عبداللہ الحسینؑ کے زائروں کو بخش دے....

امام برابر اسی طرح سجدہ میں دعا کرتے رہے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد... آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ زیارت ترک نہ کرو میں نے کہا کہ میں فدا ہو جاؤں میں نہیں جانتا کہ اتنی فضیلت ہے فرمایا کہ اے معاویہ جو امام کی زیارت کرنے والوں کے لئے دعا کرتے

ہیں وہ آسمانوں میں ان سے کہی زیادہ ہیں جو زمین میں دعا کرتے ہیں کیا تم کو پسند نہیں کہ خدا تم کو ان کے درمیان دیکھے جن کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ، علی علیہ السلام، فاطمۃ علیہا السلام، اور ائمہ معصومین علیہم السلام دعا کرتے ہیں کیا تم ان میں سے ہونا نہیں چاہتے ہو جن سے قیامت میں ملائکہ مصافحہ کریں گے کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ ان میں سے ہو جو قیامت میں بغیر کسی گناہ کے آئیں کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ ان میں سے ہو قیامت میں جن سے رسول خدا مصافحہ کرین گے۔ [1]

﴿حدیث نمبر:120﴾

زیارت امام حسین علیہ السلام شب جمعہ و روز جمعہ کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَلْبَتَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي نَفْسِهِ حَسْرَةٌ مِنْهَا وَكَانَ مَسْكَنُهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [2]

---

[1] کافی، ج ۴، باب فضل زیارۃ ابی عبداللہ الحسینؑ، ص ۵۸۲، ح ۱۱؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۱۶، ح ۴۴ (۳۴۰)۔

[2] کامل الزیارات ص ۳۴۰ ح ۴ ب ۴۷؛ وسائل آل ج ۱۴ ب ۵۷ ص ۴۷۹ ح ۱ س (۱۹۶۴۶)۔

جو شخص ہر جمعہ قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو وہ ضرور بخشا جاتا ہے اور مرتے وقت اس کے دل میں دنیا کے بارے میں کوئی حسرت نہیں ہوگی اور بہشت میں اس کا مقام امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

(۲) دُور سے زیارتِ امام حسینؑ

﴿حدیث نمبر:121﴾

ابن ابی عمیر نے ہشام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہیں:

إِذَا بَعُدَتْ بِأَحَدِكُمُ الشُّقَّةُ وَنَأَتْ بِهِ الدَّارُ فَلْيَصْعَدْ أَعْلٰى مَنْزِلِهِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَؤُمَّ بِالسَّلَامِ إِلٰى قُبُورِنَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَصِلُ إِلَيْنَا۔ [1]

جب تمھارے لئے دور و دراز کا سفر بہت مشقت کا باعث ہو اور گھر ہماری قبروں سے دور ہوں تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور ہماری قبروں کی طرف اشارہ کر کے سلام پڑھو وہ سلام ہم لوگوں تک پہنچ جائے گا۔

---

[1] فقیہ ج ۲، ص ۳۶۱، ح ۱، س ۱۶۱۷، ب ۲۲۰؛ تہذیب، ج ۶، ب ۴۷، ص ۱۰۳، ح ۱، س ۱۷۹؛ کافی، ج ۴، ص ۵۸۷، ح ۱، ب، نوادر کتاب حج۔

﴿حدیث نمبر:122﴾

اور حنّان ابن سدیر کی روایت میں ہے کہ جو اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

﴿۱﴾ يَا سُدَيْر تَزُوْرُ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا قَالَ: مَا أَجْفَاكُمْ فَتَزُوْرُهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ: فَتَزُوْرُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قُلْتُ: قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ.

﴿۲﴾ قَالَ: يَا سُدَيْر مَا أَجْفَاكُمْ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَا عَلِمْتَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَلْفَ اَلْفِ مَلَكٍ شُعْثٌ غُبْرٌ يَبْكُوْنَ وَيَزُوْرُوْنَ وَلَا يَفْتُرُوْنَ،

﴿۳﴾ وَمَا عَلَيْكَ يَا سُدَيْر اَنْ تَزُوْرَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ اَوْ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فَرَاسِخُ كَثِيْرَةٌ،

﴿٤﴾ فَقَالَ لِيْ: إِصْعَدْ فَوْقَ سَطْحِكَ ثُمَّ إِلْتَفِتْ يُمْنَةً وَيُسْرَةً ثُمَّ إِرْفَعْ رَاسَكَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْحُوْ نَحْوَ الْقَبْرِ فَتَقُوْلَ:

﴿٥﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تُكْتَبُ لَكَ بِذٰلِكَ زُوْرَةً وَالزُّوْرَةُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ۔[1]

(۱) کہ اے سدیر کیا تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہر روز

[1] فقیہ، ج۲، ص۳۶۱، ح۲(۱۶۱۸)، ب۲۲۰؛ کافی، ج۴، ص۵۸۹، ح۸، ب نوادر کتاب حج۔

کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان نہیں۔ آپؑ نے فرمایا پھر تم کتنا ظلم کرتے ہو۔ اچھا ہر ماہ آنجناب کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر سال میں ایک بار آنجناب کی زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔

(۲) آپ نے فرمایا: اے سدیر یہ تم امام حسین علیہ السلام پر کتنا بڑا ظلم کرتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی کے ایک لاکھ ملائکہ حالِ پریشان وغبار آلود ان کی قبر کی زیارت کرتے ہیں اور اس میں کبھی سستی اور کوتاہی نہیں کرتے۔

(۳) پھر اے سدیر تمہارے لئے کیا امر مانع ہے کہ آنجناب کی قبر کی زیارت ہر جمعہ (ہفتہ میں) پانچ مرتبہ یا ہر روز ایک مرتبہ کیا کرو۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میرے اور ان کے درمیان بہت فرسخوں کا فاصلہ ہے۔

(۴) آپؑ نے فرمایا اچھا تو پھر اپنے مکان کی چھت پر چلے جایا کرو اور داہنے بائیں تھوڑا ملتفت ہو پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ اس کے بعد اپنا رخ قبر امام حسین کی طرف کرلو اور کہو:

﴿۵﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ تو ایک مرتبہ کی زیارت پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب تمھاری نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

(۳) زیارت وارثہ

﴿حدیث نمبر:123﴾

عام طور پر شبِ جمعہ و روزِ جمعہ مکمل زیارت کے لئے زیارت وارثہ پڑھی جاتی ہے اس لئے ہم یہاں پر اس کا ذکر کرتے ہیں:

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب المصباح میں صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام کی اجازت چاہی تو آپؑ نے فرمایا قبۂ مطہر تک جائے اور بالائے سر کے مقابل کھڑا ہو کر کہے:

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ،

﴿۲﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ

الْمُصْطَفٰى، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى،

﴿۳﴾ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَاللّٰهِ وَبْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ،

﴿٤﴾ وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰى أَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ،

﴿٥﴾ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِى الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَ لَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ،

﴿٦﴾ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِى الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَأَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا،

﴿٧﴾ وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَ أَنْبِيَائَهٗ وَرُسُلَهٗ أَنِّى بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَايِعِ دِيْنِىْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِى وَقَلْبِى لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِى لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ،

﴿٨﴾ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى أَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰى أَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى أَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَ عَلٰى غَائِبِكُمْ وَ عَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ۔

پھر خود کو قبر پر ڈال کر بوسہ لے اور پڑھے:

﴿۹﴾ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی یَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَةُ بِكَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَیَّأَتْ لِقِتَالِكَ یَا مَوْلَایَ یَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ،

﴿۱۰﴾ قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَأَتَیْتُ إِلٰی مَشْهَدِكَ أَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّأْنِ الَّذِیْ لَكَ عِنْدَهُ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِیْ لَكَ لَدَیْهِ أَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ یَجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ۔[1]

(۱) سلام آپ پر اے آدم صفی اللہ کے وارث، سلام آپ پر اے نوح نبی خدا کے وارث، سلام آپ پر اے ابراہیم خلیل خدا کے وارث، سلام آپ پر اے موسیٰ کلیم خدا کے وارث، سلام آپ پر اے عیسیٰ روح خدا کے وارث،

(۲) سلام آپ پر اے محمد حبیب خدا کے وارث، سلام آپ پر اے امیر المومنین کے وارث (سلام ہو ان پر)، سلام آپ پر اے محمد مصطفیٰ کے فرزند، سلام آپ پر اے علی مرتضیٰ کے دلبند،

(۳) سلام آپ پر اے فاطمہ زہرا کے لخت جگر، سلام آپ پر اے خدیجہ کبریٰ

---

[1] بحار، ج ۹۸، ص ۱۹۷، ح ۳۲، ب ۳۵ کتاب مزار؛ مصباح شیخ، ص ۷۱۷ (ک)

کے فرزند، سلام آپ پر اے خون پاک خدا اور ان کے فرزند، آپ کے اکیلے رہنے پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اور امر بمعروف کیا اور نہی عن المنکر کیا،

(۴) اور اللہ و رسول کی اطاعت کی یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی تو خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے ظلم کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جو سنتی رہی اور اس پر راضی رہی،

(۵) اے میرے مولا اے ابوعبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہ نور ہے جو بلند مرتبہ صلبوں اور پاکیزہ رحموں میں رہے جاہلیت نے اپنی نجاستوں سے آپ کو نجس نہیں کیا اور جہالت کا لباس آپ نے نہیں پہنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے نگہبان ہیں اور مومنوں کے رکن ہیں،

(۶) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نیک امام، متقی، پسندیدہ خدا، پاکیزہ، ہادی، اور مہدی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی اولاد میں ائمہ ہیں کلمہ تقوی اور پرچم ہدایت اور وسیلۂ محکم ہیں اور حجت خدا ہیں دنیا والوں پر،

(۷) اور میں خدا اور اس کے ملائکہ اور رسول اور انبیاء کو گواہ بناتا ہوں کہ میں

آپ پر ایمان لایا ہوں آپ کی رجعت کا یقین کئے ہوئے اپنے دین کی شریعت کے ساتھ اور اپنے عمل کے خاتمہ کے ساتھ اور میرا دل آپ کے دل کو تسلیم کئے ہوئے ہے اور میرا امر آپ کے حکم کا تابع ہے،

(۸) آپ پر صلوات خدا ہو اور آپ کی روح پر آپ کے جسم پاک پر اور آپ کے بدن پر اور آپ کے حاضر پر اور آپ کے غائب پر اور آپ کے ظاہر پر اور آپ کے باطن پر،

(۹) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے فرزند رسول خدا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو ں اے ابوعبداللہ بیشک آپ کا غم عظیم ہے اور آپ پر وارد ہوئی مصیبت بہت بڑی مصیبت ہے ہمارے لئے اور تمام ان لوگوں کے لئے جو آسمان و زمین میں ہیں تو خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے گھوڑے کو لگام لگائی اور زین کسا اور آپ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوئی،

(۱۰) اے میرے مولا اے ابوعبداللہ میں نے آپ کی بارگاہ کا قصد کیا ہے اور آپ کے روضہ تک آیا ہوں میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ آپؑ کی اس شان کے واسطہ سے جو خدا کے نزدیک ہے اور اس مقام کے

ذریعہ جو آپ کے لئے خدا کے پاس ہے کہ وہ درود نازل کرے محمد و آل محمدؐ پر اور مجھ کو آپؑ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں قرار دے۔

(۴) زیارت علی اکبرؑ

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ،

﴿۲﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ۔

(۱) سلام آپ پر اے فرزند رسول خدا سلام آپ پر اے فرزند نبی خدا سلام آپ پر اے امیر المؤمنین کے فرزند سلام آپ پر اے حسین کے فرزند جو شہید ہیں،

(۲) سلام آپ پر اے شہید راہ خدا سلام آپ پر اے مظلوم اور فرزند مظلوم اللہ کی لعنت ہو اس قوم پر جس نے آپ کو قتل کیا اور اللہ کی لعنت ہو آپ پر ظلم کرنے والی امت پر اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے سنا اور راضی رہی۔

(۵) زیارت شہداء کربلا

﴿۱﴾ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَحِبَّائَهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَ أَوِدَّائَهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنصَارَ دِينِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ لَيْكُمْ يَا أَنصَارَ رَسُولِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنصَارَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ،

﴿۲﴾ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنصَارَ أَبِي مُحَمَّدٍ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنصَارَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ بِأَبِي أَنتُمْ وَ أُمِّي طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيمًا فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ۔

(۱) سلام آپ پر اے اللہ کے ولیوں اور محبوبوں، سلام آپ پر اے اللہ کے منتخب اور برگزیدہ لوگو، سلام آپ پر اے دین خدا کے ناصرو سلام آپ پر اے رسول خدا کے مددگار و سلام آپ پر اے امیر المومنین کے ناصرو سلام آپ پر اے ناصران فاطمہ جو عالمین کی عوروتوں کی سردار ہیں

(۲) سلام آپ پر اے ناصران ابو محمد حسن بن علی جو ولی پاکیزہ اور نصیحت کرنے والے ہیں سلام آپ پر اے ابوعبداللہ کے مددگار و میرے

ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بھی پاک ہوئے اور وہ زمین بھی جس میں آپ دفن کئے گئے آپ نے بڑی کامیابی حاصل کرلی کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ کے ساتھ کامیاب ہوجاتا۔

(۶) زیارت حضرت عباسؑ

﴿حدیث نمبر:124﴾

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ،

﴿۲﴾ أَشْهَدُ وَ أُشْهِدُ اللّٰهَ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهُ فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِي نُصْرَتِ أَوْلِيَائِهِ الذَّابُّوْنَ عَنْ أَحِبَّائِهِ،

﴿۳﴾ فَجَزَاكَ اللّٰهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَأَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَأَوْفَرَ الْجَزَاءِ، وَأَوْفٰى جَزَاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهِ وَاسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَأَطَاعَ وُلَاةَ أَمْرِهِ،

﴿٤﴾ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَآثَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ أَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ،

﴿۵﴾ وَأَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ أَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَ أَفْضَلَهَا غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ

فِي عِلِّيِّينَ وَحَشْرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ،

﴿٦﴾ أَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَأَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّينَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَسُولِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْبِتِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ [1]

(۱) سلام آپ پر اے عبد الصالح جو اطاعت کرنے والے ہیں اللہ اور اس کے رسول اور امیر المومنینؑ اور حسنؑ و حسینؑ (ان پر صلوات ہو اور سلام ہو) سلام آپ پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ہو اور مغفرت و رضوان ہو اور آپکی روح اور آپ کے بدن پر،

(۲) میں گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ دنیا سے اسی حال میں گئے جس طرح بدر کے لوگ گئے جو راہ خدا میں جہاد کرنے والے اور نصیحت کرنے والے تھے اس کے دشمنوں سے جہاد میں اس کے ولیوں کی نصرت میں حد کمال تک پہنچنے والے تھے جو اس کے دوستوں سے دفاع کرنے والے تھے،

---

[1] بحار، ج ۹۸، ص ۲۷۷، ح ۱، ب ۲۰ کتاب مزار؛ تہذیب الاسلام، ج ۶، ص ۶۶، ب ۱۸؛ کامل الزیارات، باب ۸۵، ص ۲۵۶، ح ۱۔

(۳) تو خدا آپ کو جزا دے بہترین جزا وافر جزا اور کامل ترین جزا اس کی جزا جس نے بیعت میں وفاداری کی ہو اور اس کی دعا کو قبول کیا ہو اور جس نے اس کے ولی امر کی اطاعت کی ہو،

(۴) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نصیحت میں کوشش کی اور مکمل کوشش کی تو خدا آپ کو نیک بختوں میں مبعوث کرے اور آپ کی روح کو نیک بختوں کی روح کے ساتھ قرار دے،

(۵) اور آپ کو عطا کرے جنت میں وسیع مقام بہترین کمرہ اور آپ کے ذکر کو بلند کرے علیین میں اور آپ کو محشور کرے نبیوں اور صدیقون شہداء اور صالحین کے ساتھ یہ بہترین رفیق ہیں،

(۶) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ سستی کی بلکہ آپ اپنے امر کی بصیرت اٹھے صالح لوگوں کی اقتداء کرتے ہوئے اور اتباع کرتے ہوئے نبیوں کا تو خدا جمع کرے ہمارے اور آپ کے درمیان اور اس کے رسول اور ولیوں کے درمیان تقوی والوں کی منزل ہیں بے شک وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۷) شب جمعہ خاتم الانبیاءؐ کربلا آتے ہیں

شب جمعہ کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے ملائکہ، انبیاء اوصیاء، اور بنفس نفیس خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کربلا تشریف فرما ہوتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر:125﴾

صفوان جمّال کا بیان ہے کہ،

﴿۱﴾ قَالَ لِی اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَتَى الْحِيْرَةَ: هَلْ لَكَ فِی قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قُلتُ: وَ تَزُوْرُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟،

﴿۲﴾ قَالَ: وَكَيْفَ لَا أَزُوْرُهُ وَ اللّٰهِ يَزُوْرُهُ فِی كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ يَهْبِطُ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ اِلَيْهِ وَ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْاَوْصِيَآءِ وَ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَآءِ وَ نَحْنُ اَفْضَلُ الْاَوْصِيَآءِ۔۔۔۔[1]

(۱) جب ہم لوگ حائر حسینی پہنچے تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کہ کیا زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کے لئے تیار ہو؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان کیا آپ مولا کی قبر کی زیارت کریں گے؟

---

[1] کامل الزیارات، ص۲۲۲، ح۴ (۳۲۶)، ب۳۸ زیارت الانبیاء؛ بحار، ج۹۸، ص۶۰، ح۳۲، ب۲۶؛ وسائل آل، ج۱۴، ص۴۷۹، ح۲ (۱۹۶۴۷)، ب۵۷ کتاب حج۔

(۲) آپؑ نے فرمایا کیسا ترک کروں وحالانکہ ہر شب جمعہ اللہ تعالی ملائکہ، انبیاء، اوصیاء اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل الانبیاء کے ساتھ زیارت امام حسین علیہ السلام کو آتے ہیں اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔

مرحوم مجلسی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ خدا کی زیارت سے مراد، امام حسین علیہ السلام اور ان کے زائرین پر خصوصی رحمت نازل کرنا ہے۔ (یعنی زیارت قبر امام علیہ السلام کی فضیلت یہ ہے کہ آپ کی زیارت کرنے سے خداوند عالم کی زیارت حاصل ہوتی ہے۔[۱]

﴿حدیث نمبر:126﴾

اور کتاب بحار الانوار میں روایت مذکور ہے کہ:

فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ يَنْزِلُ اِلَيْهَا تِسْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَبْكُوْنَ عَلَى الْحُسَيْنِ۔ [۲]

شب جمعہ نوے (۹۰) ہزار ملائکہ قبر مطہر امام حسین علیہ السلام پر حاضر ہوتے ہیں اور امام حسین علیہ السلام پر گریہ وزاری کرتے ہیں۔

---

[۱] کامل الزیارات، ب ۵۹، ص ۲۷۸۔

[۲] بحار، ج ۴۵، ص ۳۱۵، ب ۴۶، ح ۱۱۵ قول۔

(۸) حضرت عیسیٰؑ شب جمعہ کربلا آتے ہیں

﴿حدیث نمبر:127﴾

راوی کا بیان ہے کہ وہ حکومت بنی مروان کے آخری ایام میں بنی امیہ کی فوج سے چھپ کر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے کوفہ سے کربلا پہنچا، اور کربلا میں آدھی رات تک کسی جگہ مخفی رہا اس کے بعد زیارت امام علیہ السلام کے لئے حرم کی طرف چلا جب نزدیک پہنچا تو ایک آدمی میری طرف آیا اور کہا خدا آپ کو جزائے خیر دے واپس ہو جاؤ قبر امام حسینؑ تک نہیں پہنچ سکتے ہو تو میں روتے ہوئے واپس ہو گیا صبح کے نزدیک دوبارہ آیا تو وہی شخص دوبارہ میرے سامنے آیا اور مجھے حرم جانے سے روکا تو میں نے کہا کیا بات ہے مجھے اجازت دو میں کوفہ سے زیارت کے لئے آیا ہوں مجھے جلدی واپس جانا ہے اگر صبح ہو جائے تو بنی امیہ کی فوج مجھے جان سے مار ڈال دے گی تو اس شخص نے کہا تھوڑی دیر صبر کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زیارت امام حسین علیہ السلام کی اجازت ملی ہے وہ حضرت ستر (۷۰) ہزار ملائکہ کے ساتھ امام کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہیں وہ صبح ہونے کے بعد

واپس چلے جائیں گے راوی کہتا ہے کہ میں نے صبح ہونے کے بعد امام علیہ السلام کی زیارت کی....

جناب نوری طبرسی نے دار السلام میں کتاب منتخب طریحی سے نقل کیا ہے: کہ سلیمان اعمش کہتا ہے کہ میں کوفہ میں رہتا تھا میرا ایک پڑوسی تھا جس کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا شب جمعہ اس کے پاس گیا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کے لئے جہنم ہے۔

سلیمان کہتا ہے کہ غصے کی حالت میں میں وہاں سے اٹھا اور یہ فیصلہ کیا کہ سحر کے وقت اس کے پاس جاؤں گا اور امام حسین علیہ السلام کے فضائل بیان کروں گا اگر پھر بھی دشمنی ظاہر کرے تو اس کو قتل کروں گا۔ سحر کے وقت اس شخص کے دروازہ کو دستک دی (کھٹکایا) اور اس کے نام سے پکارا تو اس کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ اوّل شب جمعہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے کربلا چلا گیا ہے سلیمان کہتا ہے میں بھی اس کے پیچھے کربلا چلا جب حرم امام حسین علیہ السلام میں پہنچا تو وہ شخص سجدہ میں تھا روتے ہوئے دعا، توبہ، اور طلب مغفرت کر رہا

تھا کافی دیر کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا تو میں نے کہا کل آپ زیارت امام حسین علیہ السلام کو بدعت اور گمراہی سمجھ رہے تھے اور آج زیارت کے لئے آئے ہو!!

اس نے کہا اے سلیمان میری ملامت نہ کر۔ میں کل رات تک اہل بیت علیہم السلام کی امامت کا قائل نہیں تھا اور اس رات میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا اور ڈر گیا میں نے کہا کیا خواب دیکھا؟ اس شخص نے جواب میں کہا ایک درمیانی قد کے جلیل القدر شخص کو دیکھا جس کی عظمت اور جلالت کی توصیف نہیں کرسکتا ہوں وہ محافظین کے درمیان تھے وہ لوگ اس شخص کو جلدی سے آگے لے گئے اور ان کے آگے ایک اور سوار تھا جس کے سر پر ایک چار کونے کا تاج تھا ہر کونے پر ایک گوہر لگا تھا جس کا نور تین دن کے فاصلہ تک پھیلا ہوا تھا میں نے ایک محافظ سے سوال کیا یہ کون ہے؟ اس نے کہا یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہے تو میں نے کہا وہ دوسرا کون ہے؟ جواب میں کہا وہ علی مرتضی علیہ السلام وصی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔ اور اس کے بعد حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہما اور امام حسن علیہ السلام ہیں میں نے پوچھا کہاں جارہے ہیں؟ کہا کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے

لئے کربلا جارہے ہیں میں اس عماری کی طرف گیا جس میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تشریف فرما تھیں اس وقت آسمان سے رقعات گر رہے تھے میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہ شب جمعہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں کے لئے آتش جہنم سے امان نامے ہیں میں نے امان نامہ لے نے کے لئے سوال کیا۔ تو جواب ملا کہ تم تو زیارت امام حسین علیہ السلام کو بدعت سمجھتے ہو جب تک عقیدہ کے ساتھ اور امام کی فضیلت وعظمت کو مانتے ہوئے زیارت امام علیہ السلام نہیں پڑھو گے امان نامہ نہیں ملے گا تو میں خوف وحراس کی حالت میں بیدار ہوا اسی وقت زیارت امام حسین علیہ السلام کا ارادہ کیا اور میں نے بارگاہ الٰہی میں توبہ کی۔ اے اعمش خدا کی قسم میں جب تک زندہ ہوں قبر امام حسین علیہ السلام سے جدا نہیں ہوں گا۔

(۹) زیارتِ جامعۂ کبیرہ

صاحبان ایمان کے لئے لازمی ہے کہ زیارت جامعہ کبیرہ اور زیارت عاشورہ پڑھنے میں کوتاہی وغفلت نہ کریں اس لئے کہ یہ امام

زمانہ علیہ السلام کا پسندیدہ عمل ہے ہر وہ عمل جس سے امام زمانہ علیہ السلام کا دل شاد و خوشنود ہوتا ہو تو اس کو ضرور انجام دینا چاہئے تا کہ امامؑ خوشحال ہو جائے۔

﴿حدیث نمبر:128﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ اور کتاب عیون اخبار الرضا میں روایت کی ہے موسی بن عبداللہ نخعی سے کہ میں نے حضرت امام علی النقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے فرزند رسول مجھ کو بلیغ زیارت عطا فرمائے تا کہ میں زیارت کرنا چاہوں آپ میں سے کسی کی تو اسے پڑھوں۔ آپ ؑ نے فرمایا: جب تم بارگاہ (معصوم) میں پہنچو تو کھڑے ہو جائے اور شہادتین کی گواہی دو اور یوں کہو:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔

اس کے بعد جب داخل حرم ہو اور روضہ مبارک کو دیکھو تو کھڑے ہو کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر تھوڑا چلو انتہائی سکون سے اور قدموں کو ذرا آہستہ اٹھاؤ۔ پھر کھڑے ہو کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور نزدیک قبر جا کر

اور چالیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تا کہ سو تکبیر تمام ہو جائے اور اس کے بعد یہ زیارت پڑھو:

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ، وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلَآئِكَةِ، وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ، وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ، وَخُزَّانَ الْعِلْمِ، وَ مُنْتَهَى الْحِلْمِ، وَاُصُولَ الْكَرَمِ، وَقَادَةَ الْاُمَمِ، وَاَوْلِيَاءَ النِّعَمِ،

﴿۲﴾ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ، وَدَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ، وَسَاسَةَ الْعِبَادِ، وَاَرْكَانَ الْبِلَادِ، وَاَبْوَابَ الْاِيمَانِ، وَاُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَالَةَ النَّبِيِّينَ، وَ صَفْوَةَ الْمُرْسَلِينَ، وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

﴿۳﴾ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَئِمَّةِ الْهُدٰى، وَمَصَابِيحِ الدُّجٰى، وَاَعْلَامِ التُّقٰى، وَ ذَوِي النُّهٰى، وَاُولِي الْحِجٰى، وَكَهْفِ الْوَرٰى، وَوَرَثَةِ الْاَنْبِيَآءِ، وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰى، وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى، وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْاُولٰى، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

﴿۴﴾ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ، وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ، وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ، وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ، وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَاَوْصِيَآءِ نَبِيِّ اللّٰهِ، وَذُرِّيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

﴿۵﴾ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ، وَالْاَدِلَّآءِ عَلٰى مَرْضَاتِ اللّٰهِ، وَ الْمُسْتَقِرِّينَ فِي اَمْرِ اللّٰهِ، وَالتَّآمِّينَ فِي مَحَبَّةِ اللّٰهِ، وَ الْمُخْلِصِينَ فِي تَوْحِيدِ اللّٰهِ، وَالْمُظْهِرِينَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهِ، وَ

عِبادِهِ الْمُكْرَمِينَ الَّذِينَ لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَولِ، وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

﴿٦﴾ اَلسَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الدُّعاةِ وَالْقادَةِ الْهُداةِ، وَالسّادَةِ الْوُلاةِ، وَالذّادَةِ الْحُماةِ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ، وَأُولِي الأَمْرِ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ، وَخِيَرَتِهِ وَحِزْبِهِ، وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ، وَحُجَّتِهِ وَصِراطِهِ، وَنُورِهِ وَبُرْهانِهِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

﴿٧﴾ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، كَما شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلائِكَتُهُ وَأُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ، لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ،

﴿٨﴾ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَرَسُولُهُ الْمُرْتَضىٰ، اَرْسَلَهُ بِالْهُدىٰ وَدِينِ الْحَقِّ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ،

﴿٩﴾ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ، اَلْمَعْصُومُونَ الْمُكَرَّمُونَ، اَلْمُقَرَّبُونَ الْمُتَّقُونَ، اَلصّادِقُونَ الْمُصْطَفَوْنَ، اَلْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ، اَلْقَوّامُونَ بِأَمْرِهِ، اَلْعامِلُونَ بِإِرادَتِهِ، اَلْفائِزُونَ بِكَرامَتِهِ،

﴿١٠﴾ اِصْطَفاكُمْ بِعِلْمِهِ، وَارْتَضاكُمْ لِغَيْبِهِ، وَاخْتارَكُمْ لِسِرِّهِ، وَاجْتَبيٰكُمْ بِقُدْرَتِهِ، وَاَعَزَّكُمْ بِهُداهُ، وَخَصَّكُمْ بِبُرْهانِهِ، وَانْتَجَبَكُمْ لِنُورِهِ، وَاَيَّدَكُمْ بِرُوحِهِ،

﴿١١﴾ وَرَضِيَكُمْ خُلَفاءَ فِي اَرْضِهِ، وَحُجَجاً عَلَى بَرِيَّتِهِ، وَاَنْصاراً لِدِينِهِ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ، وَتَراجِمَةً

لِوَحْيِهِ، وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيدِهِ، وَ شُهَدآءَ عَلَى خَلْقِهِ، وَأَعلاماً لِعِبادِهِ، وَمَناراً فِي بِلادِهِ، وَأَدِلّاءَ عَلَى صِراطِهِ،

﴿۱۲﴾عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ، وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ، وَ طَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً، فَعَظَّمْتُمْ جَلالَهُ، وَ أَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ، وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ، وَوَكَّدْتُمْ مِيثاقَهُ، وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهِ، وَ نَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِ وَ الْعَلانِيَةِ،

﴿۱۳﴾وَ دَعَوْتُمْ إِلىٰ سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَ بَذَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهِ، وَ صَبَرْتُمْ عَلَى مَا أَصَابَكُمْ فِي جَنْبِهِ، وَ أَقَمْتُمُ الصَّلاةَ، وَ آتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَ أَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ، وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ،

﴿۱۴﴾حَتّىٰ أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ، وَ بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهُ، وَ أَقَمْتُمْ حُدُودَهُ، وَ نَشَرْتُمْ شَرَايِعَ أَحْكَامِهِ، وَ سَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَى الرِّضَا، وَ سَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَاءَ، وَ صَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضَىٰ،

﴿۱۵﴾فَالرّاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ، وَ اللّازِمُ لَكُمْ لاحِقٌ، وَ الْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زَاهِقٌ، وَ الْحَقُّ مَعَكُمْ وَ فِيكُمْ وَ مِنْكُمْ وَ إِلَيْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَ مَعْدِنُهُ، وَ مِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ، وَ إِيَابُ الْخَلْقِ إِلَيْكُمْ، وَ حِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَ فَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ، وَ آيَاتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ، وَعَزَآئِمُهُ فِيكُمْ، وَ نُورُهُ وَ بُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ، وَ أَمْرُهُ إِلَيْكُمْ،

﴿۱۶﴾مَنْ وَالاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ، وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ،

﴿۱۷﴾اَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ، وَشُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ، وَشُفَعَآءُ دَارِ الْبَقَآءِ، وَ الرَّحْمَةُ الْمَوْصُولَةُ، وَالْآيَةُ الْمَخْزُونَةُ، وَالْاَمَانَةُ الْمَحْفُوظَةُ، وَالْبَابُ الْمُبْتَلىٰ بِهِ النَّاسُ،

﴿۱۸﴾مَنْ اَتٰيكُمْ نَجٰى، وَمَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ، اِلَى اللّٰهِ تَدْعُونَ، وَ عَلَيْهِ تَدُلُّونَ، وَبِهِ تُؤْمِنُونَ، وَلَهُ تُسَلِّمُونَ، وَبِاَمْرِهِ تَعْمَلُونَ، وَ اِلىٰ سَبِيلِهِ تُرْشِدُونَ، وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُونَ،

﴿۱۹﴾سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ، وَهَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ، وَخَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ، وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ، وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ، وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ، وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ، وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ،

﴿۲۰﴾مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوٰيهُ، وَمَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوٰيهُ، وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ، وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي اَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ،

﴿۲۱﴾اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيمَا مَضٰى، وَجَارٍ لَكُمْ فِيمَا بَقِيَ، وَ اَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُورَكُمْ وَطِينَتَكُمْ وَاحِدَةٌ، طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَاراً فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِينَ، حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ،

﴿۲۲﴾فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَ جَعَلَ صَلَوَاتَنَا عَلَيْكُمْ، وَمَا خَصَّنَا بِهِ مِنْ وِلَايَتِكُمْ طِيباً لِخَلْقِنَا، وَ طَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا، وَتَزْكِيَةً لَنَا، وَكَفَّارَةً لِذُنُوبِنَا، فَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِينَ بِفَضْلِكُمْ، وَمَعْرُوفِينَ بِتَصْدِيقِنَا اِيَّاكُمْ،

﴿۲۳﴾فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، وَاَعْلٰى مَنَازِلِ

الْمُقَرَّبِينَ، وَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ، حَيْثُ لَا يَلْحَقُهُ لَاحِقٌ، وَ لَا يَفُوقُهُ فَائِقٌ، وَلَا يَسْبِقُهُ سَابِقٌ،

﴿۲۴﴾ وَلَا يَطْمَعُ فِي اِدْرَاكِهِ طَامِعٌ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَلَا صِدِّيقٌ وَ لَا شَهِيدٌ، وَلَا عَالِمٌ وَ لَا جَاهِلٌ، وَ لَا دَنِيٌّ وَ لَا فَاضِلٌ، وَ لَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ، وَ لَا فَاجِرٌ طَالِحٌ، وَ لَا جَبَّارٌ عَنِيدٌ، وَ لَا شَيْطَانٌ مَرِيدٌ، وَ لَا خَلْقٌ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيدٌ

﴿۲۵﴾ اِلَّا عَرَّفَهُمْ جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ، وَ عِظَمَ خَطَرِكُمْ، وَ كِبَرَ شَاْنِكُمْ، وَ تَمَامَ نُورِكُمْ، وَ صِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ، وَ ثَبَاتَ مَقَامِكُمْ، وَ شَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَ مَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ، وَ كَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ، وَ خَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ، وَ قُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ، بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمِّي وَ اَهْلِي وَ مَالِي وَ اُسْرَتِي،

﴿۲۶﴾ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اُشْهِدُكُمْ، اَنِّي مُؤْمِنٌ بِكُمْ وَ بِمَا آمَنْتُمْ بِهِ، كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَ بِمَا كَفَرْتُمْ بِهِ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ وَ بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ، مُوَالٍ لَكُمْ وَ لِاَوْلِيَائِكُمْ، مُبْغِضٌ لِاَعْدَآئِكُمْ وَ مُعَادٍ لَهُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ،

﴿۲۷﴾ مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ، مُبْطِلٌ لِمَا اَبْطَلْتُمْ، مُطِيعٌ لَكُمْ، عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ، مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ، مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ، مُعْتَرِفٌ بِكُمْ، مُؤْمِنٌ بِاِيَابِكُمْ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ، مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِكُمْ، مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ، آخِذٌ بِقَوْلِكُمْ، عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ،

﴿۲۸﴾ مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ، زَائِرٌ لَكُمْ، لَاذٌ عَائِذٌ بِقُبُورِكُمْ، مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ، وَ مُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ، وَ مُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ طَلَبَتِي، وَحَوَآئِجِي وَاِرَادَتِي فِي كُلِّ اَحْوَالِي وَاُمُورِي،

﴿۲۹﴾مُؤمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلانِيَتِكُمْ، وَشاهِدِكُمْ وَ غائِبِكُمْ، وَ اَوَّلِكُمْ وَ آخِرِكُمْ، وَ مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ، وَ مُسَلِّمٌ فِي مَعَكُمْ، وَ قَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَ رَأْيِي لَكُمْ تَبَعٌ، وَ نُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعالىٰ دِينَهُ بِكُمْ، وَ يَرُدَّكُمْ فِي اَيّامِهِ، وَ يُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ،

﴿۳۰﴾وَ يُمَكِّنَكُمْ فِي اَرْضِهِ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ، آمَنْتُ بِكُمْ، وَ تَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمٰا تَوَلَّيْتُ بِهِ اَوَّلَكُمْ، وَ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَعْدٰائِكُمْ، وَمِنَ الْجِبْتِ وَ الطّٰاغُوتِ وَ الشَّياطِينِ وَ حِزْبِهِمُ الظّٰالِمِينَ لَكُمْ، وَ الْجٰاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ،

﴿۳۱﴾و الْمٰارِقِينَ مِنْ وِلايَتِكُمْ، وَ الْغٰاصِبِينَ لِاِرْثِكُمْ، وَ الشّٰاكِّينَ فِيكُمْ، وَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ، وَ كُلِّ مُطٰاعٍ سِوٰاكُمْ، وَمِنَ الأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ اِلَى النّٰارِ،

﴿۳۲﴾ فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ اَبَداً مٰا حَيِيتُ عَلىٰ مُوٰالاتِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ دِينِكُمْ، وَ وَفَّقَنِي لِطٰاعَتِكُمْ، وَ رَزَقَنِي شَفٰاعَتَكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِنْ خِيٰارِ مَوٰالِيكُمُ، التّٰابِعِينَ لِمٰا دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ،

﴿۳۳﴾وَ جَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ آثٰارَكُمْ، وَ يَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ، وَ يَهْتَدِي بِهُدٰيِكُمْ، وَ يُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ، وَ يُكَرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ، وَ يُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ، وَ يُشَرَّفُ فِي عٰافِيَتِكُمْ، وَ يُمَكَّنُ فِي اَيّٰامِكُمْ، وَ تَقَرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ،

﴿۳۴﴾بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمِّي وَ نَفْسِي وَ اَهْلِي وَ مٰالِي، مَنْ اَرٰادَ اللّٰهَ بَدَءَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ، مَوٰالِيَّ

لا اُحْصِی ثَنَائَکُمْ، وَلا اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ کُنْهَکُمْ، وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَکُمْ،

﴿۳۵﴾ وَاَنْتُمْ نُورُ الاَخْیارِ، وَهُدَاةُ الاَبْرارِ، وَحُجَجُ الْجَبّارِ، بِکُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِکُمْ یَخْتِمُ، وَبِکُمْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ، وَبِکُمْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الاَرْضِ اِلّا بِاِذْنِهِ، وَبِکُمْ یُنَفِّسُ الْهَمَّ، وَیَکْشِفُ الضُّرَّ، وَعِنْدَکُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ، وَهَبَطَتْ بِهِ مَلاٰئِکَتُهُ، وَاِلٰی جَدِّکُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الاَمِینُ،

اور اگر زیارت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے تو بجائے وَاِلٰی جَدِّکُمْ کے وَاِلٰی اَخِیکَ کہے۔

﴿۳۶﴾ آتَاکُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ یُؤْتِ اَحَداً مِنَ الْعَالَمِینَ، طَاْطَاَ کُلُّ شَرِیفٍ لِشَرَفِکُمْ وَبَخَعَ کُلُّ مُتَکَبِّرٍ لِطَاعَتِکُمْ، وَخَضَعَ کُلُّ جَبّارٍ لِفَضْلِکُمْ، وَذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لَکُمْ،

﴿۳۷﴾ وَاَشْرَقَتِ الاَرْضُ بِنُورِکُمْ، وَفَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلاٰیَتِکُمْ، بِکُمْ یُسْلَکُ اِلَی الرِّضْوَانِ، وَعَلَی مَنْ جَحَدَ وِلاٰیَتَکُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ،

﴿۳۸﴾ بِاَبِی اَنْتُمْ وَاُمِّی وَنَفْسِی وَاَهْلِی وَمَالِی، ذِکْرُکُمْ فِی الذّاکِرِینَ، وَاَسْمَاؤُکُمْ فِی الاَسْمَاءِ، وَاَجْسَادُکُمْ فِی الاَجْسَادِ، وَاَرْوَاحُکُمْ فِی الاَرْوَاحِ، وَاَنْفُسُکُمْ فِی النُّفُوسِ، وَآثَارُکُمْ فِی الاٰثَارِ، وَقُبُورُکُمْ فِی الْقُبُورِ،

﴿۳۹﴾ فَمَا اَحْلٰی اَسْمَائَکُمْ، وَاَکْرَمَ اَنْفُسَکُمْ، وَاَعْظَمَ شَاْنَکُمْ، وَاَجَلَّ

خَطَرَكُمْ، وَ أَوْفىٰ عَهْدَكُمْ، وَ اَصْدَقَ وَعْدَكُمْ، كَلاٰمُكُمْ نُورٌ، وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ، وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوىٰ، وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ، وَ عادَتُكُمُ الاِحْسانُ، وَ سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ، وَ شَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ، وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَ حَتْمٌ، وَ رَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَ حِلْمٌ وَ حَزْمٌ،

﴿٤٠﴾ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهُ، وَ اَصْلَهُ وَ فَرْعَهُ، وَ مَعْدِنَهُ وَ مَأْوِيهُ وَ مُنْتَهاهُ، بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمّي وَ نَفْسي، كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنائِكُمْ، وَ اُحْصي جَميلَ بَلاٰئِكُمْ، وَ بِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ، وَ فَرَّجَ عَنّا غَمَراتِ الْكُرُوبِ، وَ اَنْقَذَنا مِنْ شَفا جُرُفِ الْهَلَكاتِ وَ مِنَ النّارِ،

﴿٤١﴾ بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمّي وَ نَفْسي، بِمُوالاٰتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعالِمَ دينِنا، وَ اَصْلَحَ ما كانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيانا، وَ بِمُوالاٰتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ، وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ، وَ بِمُوالاٰتِكُمْ تُقْبَلُ الطّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ،

﴿٤٢﴾ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْواجِبَةُ، وَالدَّرَجاتُ الرَّفيعَةُ، وَ الْمَقامُ الْمَحْمُودُ، وَالْمَكانُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ الْجاهُ الْعَظيمُ، وَ الشَّأْنُ الْكَبيرُ، وَ الشَّفاعَةُ الْمَقْبُولَةُ،

﴿٤٣﴾ رَبَّنا آمَنّا بِما اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ، فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدينَ، رَبَّنا لا تُزِغْ قُلُوبَنا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنا، وَ هَبْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهّابُ، سُبْحانَ رَبِّنا اِنْ كانَ وَعْدُ رَبِّنا لَمَفْعُولاً، يا وَلِيَّ اللّٰهِ،

اور اگر سب اماموں کا قصد کیا ہو تو بجائے یا وَلِیَّ اللّٰہِ کے یا اَوْلِیاءَ اللّٰہ کہو۔

﴿٤٤﴾ اِنَّ بَیْنِی وَ بَیْنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ذُنُوباً لاٰ یَاْتِی عَلَیھا اِلّا رِضٰاکُمْ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَکُمْ عَلٰی سِرِّہٖ، وَ اسْتَرْعٰاکُمْ اَمْرَ خَلْقِہٖ، وَقَرَنَ طٰاعَتَکُمْ بِطٰاعَتِہٖ، لَمَّا اسْتَوْھَبْتُمْ ذُنُوبِی، وَ کُنْتُمْ شُفَعآئِی، فَاِنِّی لَکُمْ مُطِیعٌ،

﴿٤٥﴾ مَنْ اَطٰاعَکُمْ فَقَدْ اَطٰاعَ اللّٰہَ، وَمَنْ عَصٰاکُمْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ، وَمَنْ اَحَبَّکُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ، وَمَنْ اَبْغَضَکُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَوْ وَجَدْتُ شُفَعٰاءَ اَقْرَبَ اِلَیْکَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہِ الْاَخْیارِ، اَلْأَئِمَّۃِ الْاَبْرٰارِ، لَجَعَلْتُھُمْ شُفَعَائِی،

﴿٤٦﴾ فَبِحَقِّھِمُ الَّذِی اَوْجَبْتَ لَھُمْ عَلَیْکَ، اَسْئَلُکَ اَنْ تُدْخِلَنِی فِی جُمْلَۃِ الْعٰارِفِینَ بِھِمْ وَ بِحَقِّھِمْ، وَ فِی زُمْرَۃِ الْمَرْحُومِینَ بِشَفٰاعَتِھِمْ، اِنَّکَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِینَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِہِ الطّٰاھِرِینَ، وَ سَلَّمَ تَسْلِیماً کَثِیراً، وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیلُ۔[1]

(۱) سلام آپ پر اے نبوت کے اہلبیت اور رسالت کے مقام اور منزل ملائکہ اور مقام وحی اور رحمت کے معدن اور علم کے خزینہ دار اور حلم کے

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۷۰، ح ۲ ب ۲۲۵؛ تہذیب، ج ۶، ب ۴۶، ص ۹۵، ح ۱ (۱۷۷)؛ بحار، ج ۹۹، ص ۱۲۷، ح ۴، ب ۸ کتاب المزار۔

انتہائی مقام اور کرم کے اصول اور امتوں کے قائد اور اولیاء نعمت،

(۲) او ارکان ابرار اور نیکوں کے منزل اعتماد، اور بندوں کے قائد اور شہروں کے ارکان اور ایمان کے دروازے او ررحمان کے ایمن اور نبیوں کے فرزند اور مرسلین کے برگزیدہ او ررب العالمین کے نیک بندوں کی عترت۔

(۳) (اور اللہ کی رحمت و برکات) سلام ہو ہدایت کے ائمہ پر اور تاریکیوں کے چراغ پر اور تقویٰ کی نشانیوں پر اور بزرگ عقل مندوں پر اور صاحبان عقل پر اور مخلوق عالم کی پناہ اور انبیاء کے وارثوں پر اور مثل بزرگ الٰہی پر اور دعوت حسنیٰ پر اور اللہ کی محبتوں پر دنیا و آخرت کے لوگوں پر اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۴) سلام اللہ کی معرفت کے مقامات اور برکت خدا کی منزلوں اور حکمت خدا کے معادن اور راز خدا کے محافظوں اور کتاب خدا کے حاملوں اور نبی خدا کے وصیوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی ذریت پر اور اللہ کی رحمت و برکات ہو۔

(۵) سلام اللہ کی طرف دعوت دینے والوں پر اور مرضی خدا کی طرف رہنمائی کرنے والوں پر اور امر خدا پر ثابت قدم رہنے والوں پر اور محبت خدا

میں مکمل لوگوں پر اور توحید خدا کے مخلصین اور اللہ کے امر و نہی کے ظاہر کرنے والوں اور اس کے باعزت بندوں پر جو اس کے حکم پر سبقت نہیں کرتے اور جو اس کے حکم پر عمل کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۶) سلام ان ائمہ پر جو داعی، قائد اور ہادی، سردار، حاکم، حامی اور اہل ذکر اور اولوالامر اور بقیۃ اللہ اور خیرۃ اللہ اور خدا کے گروہ، اسکے علم کے صندوق اور اس کی حجت اور اس کے صراط اور اس کے نور اور اس کے برہان ہیں اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۷) میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے جیسا کہ خدا نے اپنے لئے خود گواہی دی ہے اور اس کے لئے ملائکہ اور اس کی مخلوق میں سے علم والوں نے گواہی دی ہے کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے خدا کے، وہ غالب حکمت والا ہے

(۸) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے منتخب بندے اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں جن کو اس نے بھیجا ہے ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ کہ اسکے دین کو تمام دینوں پر غالب کردے چاہے مشرک ناپسند کریں۔

(۹) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب ائمہ ہادی اور مہدی اور معصوم،

مکرم، مقرب، متقی اور صادق ہیں اللہ کے مطیع، اس کے امر کے قائم کرنے والے اس کے ارادہ پر عامل اور اس کی کرامت سے فائز ہیں۔

(۱۰) اس نے آپ کو اپنے علم سے مصطفیٰ کیا ہے اور اپنے علم غیب کے لئے آپ کو پسند کیا ہے اور آپ کو اپنے راز کے لئے اختیار کیا ہے اور اپنی قدرت سے منتخب کیا ہے اور آپ کو عزت دی ہے اپنی ہدایت سے اور آپ کو اپنی دلیل سے مخصوص کیا ہے اور اپنے نور سے برگزیدہ کیا ہے اور آپ کی مدد کی ہے اپنی روح سے۔

(۱۱) اور آپ سے راضی ہوا اپنی زمین میں خلیفہ بنا کر اور مخلوق پر حجت بنا کر اور اپنے دین کا مددگار بنا کر اور اپنے راز کا محافظ اور علم کا خزینہ دار اور اپنی حکمت کا امین بنا کر اور اپنی وحی کا ترجمان اور توحید کا رکن اور اپنی مخلوق پر گواہ بنا کر اور اپنے بندوں کے لئے رہنما اور اپنے شہروں میں علامت روشن اور اپنے صراط کے لئے رہنما بنا کر۔

(۱۲) آپ کو خدا نے لغزشوں سے معصوم اور فتنوں سے محفوظ اور برے اخلاق سے پاک و پاکیزہ بنا دیا ہے اور آپ سے رجس کو دور رکھا ہے اور آپ کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھا ہے جو پاکیزگی کا حق ہے پس آپ نے خدا کی جلالت کو عظمت کے ساتھ یاد کیا اور اس کی شان کبریائی کو دیکھا اور

اس کے کرم و مجد کو پہچانا اور اس کے ذکر کو دوام عطا کیا اور اس کے عہد پر ثابت قدم رہے اور اس کی اطاعت کی گرہ کو مستحکم باندھا اور راہ خدا کی نصیحت کی ظاہر میں اور مخفی طریقہ سے۔

(۱۳) اور آپ نے راہِ خدا کی طرف بلایا حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور آپ نے اپنے نفس کو صرف کر دیا اس کی مرضی کی راہ میں اور آپ نے صبر کیا ہر اس مصیبت پر جو راہ خدا میں پہنچی اور آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر کیا اور راہِ خدا میں ایسا جہاد کیا جو حقّ جہاد ہے۔

(۱۴) یہاں تک کہ آپ نے خدا کی دعوت کو ظاہر کر دیا اور فرائض کو واضح کر دیا اور حدود کو قائم کیا اور اس کے احکام کی شریعتوں کو پھیلایا اور اس کی سنتوں کو رائج کیا اور اس بارے میں آپ رضائے پروردگار تک پہنچ گئے اور قضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور آپ نے تصدیق کی گزرے ہوئے رسولوں کی۔

(۱۵) پس جو آپ کے طریقہ سے بہک گیا وہ دین خدا سے خارج ہو گیا اور جو آپ کی امر کا پابند رہا وہ آپ سے ملحق ہو گیا اور آپ کے حق میں تقصیر کرنے والا مٹ جانے والا ہے اور حق آپ کے ساتھ، آپ کے

درمیان اور آپ سے اور آپ کی طرف ہے اور آپ اہل حق ومعدن حق ہیں اور میراث نبوت آپ کے پاس ہے اور مخلوق کا لوٹنا آپ کی طرف ہے اور ان کا حساب آپ کے ذمہ ہے اور فصل خطاب (حق و باطل کا فیصلہ) آپ کے پاس ہے اور اللہ کی آیتیں آپ کے پاس ہیں اور اللہ کے عزائم آپ کے پاس ہیں اور اس کا نور و برہان آپ کے پاس ہے اور اس کا امر آپ کی طرف ہے

(۱۶) جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے آپ کو چاہا اس نے خدا کو چاہا اور جس نے آپ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور جس نے آپ سے وابستگی اختیار کی اس نے خدا سے وابستگی اختیار کی۔

(۱۷) آپ صراط مستقیم ہیں اور اس دارِ فانی کے گواہ ہیں اور دارِ بقا کے شفاعت کرنے والے ہیں اور رحمت سرمدی اور آیت مخزونہ اور امانت محفوظہ ہیں اور وہ دروازہ ہیں جس کے ذریعہ لوگوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

(۱۸) جو آپ کے پاس آ گیا اس نے نجات پائی اور جو نہ آیا ہلاک ہو گیا۔ آپ خدا کی طرف بلاتے ہیں اور اسی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور اسی

کے امر پر عمل کرتے ہیں اور اسی کے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے کلام کے مطابق حکم کرتے ہیں۔

(۱۹) وہ نیک بخت ہے جس نے آپ سے محبت کی اور وہ ہلاک ہوگیا جس نے دشمنی کی اور وہ نقصان میں رہا جس نے انکار کیا اور گمراہ ہوا جس نے آپ سے جدائی کی اور جو متمسک ہوا کامیاب ہوگیا اور جس نے آپ کی پناہ لی وہ محفوظ ہوگیا اور سالم ہوا اور جس نے آپ کی تصدیق کی ہدایت پائی اور جس نے آپ سے رابطہ استوار کیا۔

(۲۰) اور جس نے آپ کا اتباع کیا پھر جنت اس کی منزل ہے اور جس نے مخالفت کی جہنم اس کا ٹھکانا ہے اور جس نے آپ کا انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے آپ سے جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے آپ کے حکم کو رد کیا وہ جہنم کے پست طبقہ میں ہے۔

(۲۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مقام ہمیشہ آپ کے لئے سابق میں اور لاحق میں رہا ہے اور آپ کی روحیں اور آپ کے نور اور آپ کی طینت ایک ہے پاکیزگی اور طہارت میں بعینہ ایک دوسرے کی طرح ہیں۔ خدا نے آپ کو نور کی صورت میں پیدا کیا۔ پس آپ کو اعراف عرش میں قرار دیا یہاں تک کہ اس نے آپ کے ذریعہ ہم پر احسان کیا۔

(۲۲) پس آپ کو قرار دیا ایسے گھر میں جس کی بلندی کا حکم دیا گیا ہے اور جس میں اس کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے اور ہمارے درود کو آپ پر اور اس محبت کو جس سے ہم کو مخصوص کیا ہے قرار دیا ہے ہماری فطرت کی نیکی اور ہمارے نفس کی پاکیزگی کے لئے اور ہمارے تزکیہ کے لئے اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے۔ پس ہم خدا کے نزدیک آپ کی فضیلتوں کے تسلیم کرنے والے اور آپ کی تصدیق کے لئے مشہور ہو گئے۔

(۲۳) پس خدا نے آپ کو اہل کرامت کا شریف ترین مقام اور مقربین کی اعلیٰ منزل اور مرسلین کا بلند ترین درجہ عطا کیا کہ اس درجہ تک کوئی بعد میں نہ پہنچ سکا اور اس سے بلند مرتبہ تک کسی کے لئے راہ نہیں ہے اور اس تک کوئی پہلے بھی نہیں پہنچا۔

(۲۴) اور اس مقام کے پانے کی کوئی لالچ بھی نہیں کرتا ہے، یہاں تک کہ کوئی مقرّب ملک باقی نہیں رہا اور نہ نبی مرسل اور نہ صدیق اور نہ شہید اور نہ عالم اور نہ جاہل نہ پست اور نہ بلند اور نہ مومن صالح اور نہ فاجر بدبخت اور نہ سرکش جابر اور نہ نافرمان شیطان اور نہ کوئی مخلوق ان کے درمیان۔

(۲۵) مگر یہ کہ خدا نے ان کو آپ کے امر کی جلالت اور آپ کی عظمتِ قدر

اور آپ کی جلالتِ شان اور آپ کے نورِ تمام اور نیک مقام اور آپ کے مقام کے ثبات اور شرافتِ مرتبہ اور منزلت اور آپ کی کرامت کو جو نزد خدا ہے اور آپ کے بارگاہِ خدا میں اختصاص کو اور آپ کے قرب منزلت کو پہچوانہ دیا ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور میرے اہل و مال اور خاندان والے قربان ہوں۔

(۲۶) میں خدا کو اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں اور جس پر آپ ایمان لائے اس پر بھی ایمان ہے۔ آپ کے دشمنوں کا اور جس سے آپ نے انکار کیا اس کا منکر ہوں۔ آپ کی جلالت شان اور آپ کے مخالف کی گمراہی کا معترف ہوں۔ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان سے عداوت رکھتا ہوں۔ اس سے میری صلح ہے جس سے آپ کی صلح ہے اور جس سے آپ کی جنگ ہے اس سے میری جنگ ہے۔

(۲۷) جس کو آپ نے حق سمجھا ہے ہم نے بھی حق جانا ہے اور جس کو آپ نے باطل جانا ہے اسے ہم نے بھی باطل کہا ہے۔ آپ کا مطیع ہوں آپ کے حق کا معترف ہوں، آپ کے فضل کا اقرار کرتا ہوں آپ کے علم کا حامل ہوں اور آپ کے عہدِ ولایت سے وابستہ ہوں، آپ کا

معترف ہوں، آپ کی واپسی پر ایمان رکھتا ہوں آپ کی رجعت کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ آپ کے امر کا منتظر ہوں، آپ کی حکومت کے لئے چشم براہ ہوں آپ کے قول کا قبول کرنے والا ہوں، آپ کے امر پر عامل ہوں۔

(۲۸) آپ کی بارگاہ میں پناہ چاہنے والا ہوں، آپ کا زائر ہوں آپ کی قبر کی پناہ میں ہوں، اللہ کی بارگاہ میں آپ کے ذریعہ شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے ذریعہ اس کی بارگاہ سے تقرب کا طلب گار ہوں اور آپ کو اپنی طلب اور حاجت اور ارادہ کے آگے کرنے والا ہوں۔ تمام حالات اور تمام امور میں۔

(۲۹) آپ کے ظاہر و باطن پر ایمان لانے والا ہوں اور غائب، و حاضر پر ایمان رکھتا ہوں اور اوّل و آخر پر ایمان لانے والا ہوں اور تمام کے تمام امور کو آپ کی جانب سپرد کرنے والا ہوں اور آپ کے ساتھ اس میں سر تسلیم کو خم کرنے والا ہوں اور میرا دل آپ کے لئے جھکا ہوا ہے اور میری رائے آپ کے تابع ہے اور میری مدد آپ کے لئے حاضر ہے یہاں تک کہ آپ کے ذریعہ خدا اپنے دین کو زندہ کردے اور آپ کو اپنے دنوں میں واپس لائے اور آپ کو غالب کردے اپنی عدالت

کے لئے۔

(۳۰) اور آپ کو قدرت عطا کرے اپنی زمین میں، تو ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے ساتھ نہ کہ آپ کے غیر کے ساتھ۔ میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کے آخری فرد سے اسی طرح دوستی کی جس طرح پہلے فرد سے اور آپ کے دشمنوں سے برائت کر کے اللہ کی طرف آ گیا اور جبت و طاغوت اور شیاطین اور ان کے گروہوں سے جو آپ پر ظلم کرنے والے ہیں اور آپ کے حق کے منکر ہیں۔

(۳۱) اور آپ کی ولایت سے خارج ہیں اور آپ کی وراثت کے غاصب ہیں اور آپ کے بارے میں شک کرنے والے ہیں، آپ سے منحرف ہیں اور میں بری ہوں آپ کے علاوہ تمام وسیلوں سے اور آپ کے علاوہ تمام پیشواؤں سے اور ان اماموں سے جو جہنم کی جانب دعوت دیتے ہیں۔

(۳۲) پس خداوند عالم مجھ کو ثابت قدم رکھے جب تک میں زندہ رہوں آپ کی ولایت اور آپ کی محبت اور آپ کے دین پر اور مجھ کو توفیق عنایت کرے آپ کی اطاعت کی اور مجھ کو آپ کی شفاعت کا رزق دے اور مجھ کو آپ کے اچھے دوستوں میں قرار دے جو اس کا اتباع کرنے والے ہوں جن کی طرف آپ نے بلایا۔

(۳۳)اور مجھ کو قرار دے ان میں سے جو آپ کے آثار کے ساتھ رہے اور آپ کی راہ پر چلے اور آپ کی ہدایت سے ہدایت حاصل کی اور قیامت میں آپ کے ساتھ محشور ہوں گے اور آپ کی رجعت میں دنیا میں آئیں گے اور آپ کی حکومت میں سلطنت کریں گے اور شرف عافیت میں رہیں گے اور آپ کی بادشاہت میں با اقتدار رہیں گے اور جن کی آنکھ آپ کے دیدار سے ٹھنڈی ہوگی۔

(۳۴)میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور میرے اہل و مال سب یقیناً جس نے اللہ کا ارادہ کیا اس نے آپ سے شروع کیا اور جس نے اللہ کو ایک جانا اس نے آپ کی تعلیم کو قبول کیا اور جس نے خدا کا قصد کیا وہ آپ کے ذریعہ متوجہ ہوا۔ اے ہمارے پیشوا آپ کی تعریف کا احصا نہیں ہوسکتا اور میں مدح میں آپ کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ توصیف کرنے میں آپ کی قدر و منزلت تک پہنچ سکتا ہوں۔

(۳۵)اور آپ نیکوں کے نور اور نیکوں کے ہادی اور خدائے جبار کی حجت ہیں آپ ہی کے ذریعہ خدا نے عالم کو شروع کیا ہے اور آپ ہی پر ختم کرے گا اور آپ کی وجہ سے بارش نازل کرتا ہے اور آپ کی وجہ سے آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر نہ پڑے مگر اس کی اجازت

سے اور آپ ہی کی وجہ سے غم دور ہوتا ہے اور تکلیف ختم ہوتی ہے اور آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جسے خدا کے نمائندے لائے ہیں یا ملائکہ لے کر نازل ہوئے ہیں، اور آپ کے جد کی طرف سے ملا ہے روح الامین نازل ہوئے۔

(۳۶) خدا نے آپ کو وہ مقام عطا کیا ہے جو عالمین میں سے کسی کو نہیں عطا کیا۔ ہر شریف نے آپ کے شرف کے سامنے گردن جھکادی اور ہر متکبر نے آپ کی اطاعت کے آگے سر جھکا دیا اور ہر جابر نے آپ کے فضل کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور ہر چیز آپ کے لئے فروتن ہوگئی۔

(۳۷) اور زمین چمکی آپ کے نور سے اور کامیاب ہونے والے کامیاب ہوئے آپ کی ولایت سے۔ آپ کے ذریعہ مرضی خدا تک پہنچا جاتا ہے اور جس نے آپ کی ولایت سے انکار کیا اس پر اللہ کا غضب ہے،

(۳۸) میرے ماں باپ قربان ہوں اور نفس و اہل و مال سب قربان ہوں۔ آپ کا ذکر ذکر کرنے والوں میں ہے اور آپ کا نام نامی تمام ناموں میں ہے اور آپ کا جسد پاک تمام جسموں میں ہے اور آپ کی روح پاک تمام روحوں میں ہے اور آپ کا نفس تمام نفوس میں ہے۔ اور آپ کے آثار تمام آثار میں ہیں اور آپ کی قبریں تمام قبروں میں ہیں۔

(۳۹) تو آپ کا نام کتنا شیریں اور آپ کا نفس کتنا کریم اور آپ کی شان کتنی عظیم اور آپ کی قدر و منزلت کتنی جلیل اور آپ کا عہد کتنا وفا سے متصل اور آپ کا وعدہ کتنا سچا ہے۔ آپ کا کلام نور ہے اور آپ کا امر ہدایت ہے اور آپ کی وصیت تقویٰ ہے اور آپ کا فعل خیر ہے آپ کی عادت احسان ہے اور آپ کی فطرت کرم ہے اور آپ کی حالت حق وصداقت اور مہربانی ہے اور آپ کا قول حکم حتمی ہے اور آپ کی رائے علم، بردباری اور دوراندیشی ہے۔

(۴۰) اگر خیر کا تذکرہ کیا جائے تو آپ اس کی ابتدا، اصل، فرع، معدن، مرکز اور منتہیٰ ہیں۔ میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان، میں کیوں کر آپ کی بہترین تعریف کر سکتا ہوں اور شؤنِ جمیلہ کا احصاء کر سکتا ہوں درآں حالیکہ آپ کی وجہ سے اللہ نے ہم کو ذلت سے نکالا اور ہم کو غموں کی شدت سے دور رکھا اور ہم کو ہلاکتوں کی وادی اور جہنم کی آگ سے نجات دی۔

(۴۱) میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان۔ آپ کی ولایت کے ذریعہ اللہ نے ہم کو حقائق دین کو سکھایا اور ہماری دنیا کے فاسد امور کی اصلاح کی اور آپ کی ولایت کے ذریعہ ہمارا کلمہ مکمل ہوا۔ اور نعمت

عظیم ہوئی اور پراکندگی میں اجتماع آیا اور آپ کی ولایت کے ذریعہ واجب اطاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۴۲) اور آپ کے لئے واجب مودت اور درجات رفیعہ اور مقام محمود اور خدا کے نزدیک معلوم جگہ ہے اور عظیم جاہ وجلال اور بڑی شان اور مقبول شفاعت ہے۔

(۴۳) میرے پروردگار ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کا اتباع کیا تو ہم کو گواہوں میں لکھ دے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ ہونے دینا اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا کرنا کہ تو ہی رحمت کا عطا کرنے والا ہے۔ ہمارا رب پاک وپاکیزہ ہے ہمارے رب کا وعدہ حتما پورا ہونے والا ہے۔

(۴۴) اے خدا کے ولی میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان وہ گناہ ہیں جو سوائے آپ کی رضامندی کے محو نہیں ہو سکتے تو اس ذات کے حق کا واسطہ جس نے آپ کو اپنے راز کا امین بنایا اور بندوں کے امور کا سرپرست بنایا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا کہ آپ میرے گناہوں کے لئے بخشش طلب کریں اور آپ میرے شفیع ہو جائیں میں دل سے، آپ کا مطیع ہوں۔

(۴۵) اور جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا، خدایا اگر میں محمد اور ان کے اہل بیت اطہار، ائمہ ابرار سے زیادہ قریب شفیع پالیتا تو انہیں شفیع قرار دیتا۔

(۴۶) اب ان کے اس حق کا واسطہ دے کر جس کو تو نے اپنے اوپر لازم کیا ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو ان کے پہچاننے والوں میں قرار دے اور ان کے حق کے پہچاننے والوں میں اور ان کے گروہ میں جو ان کی شفاعت سے رحمت پا چکے ہیں۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور اللہ کا درود ہو محمد اور ان کی آل پاک پر اور زیادہ سلام ہو اور ہمارے لئے خدا کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔

(۱۰) فضیلتِ زیارت عاشورا

﴿حدیث نمبر:129﴾

جناب جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں روزِ عاشورہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے فرمایا:

هٰؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّٰهِ وَ حَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ مَنْ بَاتَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ عَاشُوْرَاء لَقِى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَطَّخًا بِدَمِهٖ كَاَنَّمَاقُتِلَ مَعَهٗ فِى عَرْصَتِهٖ۔[1]

وہ لوگ زوّار خدا ہیں اور اللہ تعالی پر لازم ہے کہ اپنے زائر کا اکرام کرے اور شب عاشور جس نے قبر امام حسین علیہ السلام پر شب بیداری کی ہو وہ روزِ قیامت اپنے خون میں غلطاں کی صورت میں خدا وند عالم سے ملاقات کرے گا گویا کہ وہ کربلا میں خود امامؑ کے ساتھ شہید ہوا ہے۔

﴿حدیث نمبر:130﴾

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَوْمِ عَاشُوْرَاء وَبَاتَ عِنْدَهٗ كَانَ كَمَنِ اسْتُشْهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔[2]

عاشور کے دن جس نے قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اور قبر پر بیتوتہ کیا ہو تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے امام کے سامنے شہادت پائی ہے۔

---

[1] کامل الزیارات، ص ۳۲۳، ب ۷۱، ح ۱ (۵۴۸)؛ بحار، ج ۹۸، ص ۱۰۲، ح ۴ اور، ص ۱۰۴، ح ۷، ب ۳۱ کتاب مزار۔

[2] کامل الزیارات، ص ۳۲۳، ب ۷۱، ح ۲ (۵۴۹)؛ بحار، ج ۹۸، ص ۱۰۴، ح ۷، ب ۳۱۔

﴿حدیث نمبر:131﴾

جناب حریز نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ يَومَ عَاشُورَاء وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ [1]

جس نے عاشور کے دن زیارت امام حسین علیہ السلام کی تو اس کے لئے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔

﴿حدیث نمبر:132﴾

زید شحّام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کرتا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَارِفًا بِحَقِّهِ كَانَ كَمَنْ زَارَ اللّٰهَ فِي عَرْشِهِ۔ [2]

جس نے معرفت کے ساتھ قبر حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے عرش الٰہی میں خدا کی زیارت کی ہے۔

---

[1] کامل الزیارات، ص۳۲۳، ب۷۱، ح۳(۵۵۰)؛ بحار، ج۹۸، ص۱۰۴، ح۷، ب۳۱۔

[2] کامل الزیارات، ص۳۲۴، ب۷۱، ح۴(۵۵۱)؛ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۵۱، ح۳۵(۱۲۰)۔

﴿زیارتِ عاشورا﴾

﴿حدیث نمبر:133﴾

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، وَابْنَ سَيِّدِالْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ،

﴿۲﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَاللّٰهِ وَبْنَ ثَارِهِ، وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِى حَلَّتْ بِفِنَائِكَ، عَلَيْكُمْ مِنِّى جَمِيعاً سَلَامُ اللّٰهِ اَبَداً مَا بَقِيتُ وَ بَقِىَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ،

﴿۳﴾ يَااَبَاعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتْ وَ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَ عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِى السَّمٰوَاتِ، عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ،

﴿٤﴾ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ ، وَ اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِى رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ،

﴿٥﴾ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ، بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ وَ اَوْلِيَائِهِمْ، يَا اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ اِنِّى سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

﴿٦﴾ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِى اُمَيَّةَ قَاطِبَةً، وَ

لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجانَةَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَبْنَ سَعْدٍ، وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَ اَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتالِكَ،

﴿۷﴾ بِاَبی اَنْتَ وَ اُمّی، لَقَدْ عَظُمَ مُصابی بِكَ، فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذی اَكْرَمَ مَقامَكَ وَ اَكْرَمَنی بِكَ، اَنْ یَرْزُقَنی طَلَبَ ثارِكَ مَعَ اِمامٍ مَنْصُورٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ،

﴿۸﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنی عِنْدَكَ وَجیهاً بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلامُ فِی الدُّنْیا وَ الْاٰخِرَةِ، یا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنّی اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ وَ اِلی رَسُولِهِ، وَاِلی اَمیرِالْمُؤْمِنینَ وَ اِلی فاطِمَةَ، وَ اِلَی الْحَسَنِ وَ اِلَیْكَ بِمُوالاتِكَ،

﴿۹﴾ وَبِالْبَرائَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَساسَ ذٰلِكَ، وَ بَنی عَلَیْهِ بُنْیانَهُ، وَ جَری فی ظُلْمِهِ وَ جَوْرِهِ عَلَیْكُمْ، وَعَلی اَشْیاعِكُمْ، بَرِئْتُ اِلَی اللّٰهِ وَ اِلَیْكُمْ مِنْهُمْ، وَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ، ثُمَّ اِلَیْكُمْ بِمُوالاتِكُمْ وَ مُوالاةِ وَلِیِّكُمْ،

﴿۱۰﴾ وَبِالْبَرائَةِ مِنْ اَعْدائِكُمْ وَ النّاصِبینَ لَكُمُ الْحَرْبَ، وَبِالْبَرائَةِ مِنْ اَشْیاعِهِمْ وَ اَتْباعِهِمْ، اِنّی سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ، وَ وَلِیٌّ لِمَنْ والاكُمْ، وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداكُمْ،

﴿۱۱﴾ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذی اَكْرَمَنی بِمَعْرِفَتِكُمْ وَ مَعْرِفَةِ اَوْلِیائِكُمْ، وَرَزَقَنی الْبَرائَةَ مِنْ اَعْدائِكُمْ، اَنْ یَجْعَلَنی مَعَكُمْ فِی الدُّنْیا وَ الْاٰخِرَةِ، وَ اَنْ یُثَبِّتَ لی عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْیا وَ الْاٰخِرَةِ،

﴿۱۲﴾ وَاَسْئَلُهُ اَنْ یُبَلِّغَنِی الْمَقامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ، وَ اَنْ یَرْزُقَنی طَلَبَ ثارِی مَعَ اِمامٍ هُدیً ظاهِرٍ ناطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ،

﴿۱۳﴾ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَ بِالشَّأْنِ الَّذِی لَكُمْ عِنْدَهُ، اَنْ يُعْطِيَنِی بِمُصَابِی بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِی مُصَاباً بِمُصِيبَتِهِ، مُصِيبَةً مَا اَعْظَمَهَا وَ اَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِی الْاِسْلَامِ، وَفِی جَمِيعِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ،

﴿۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی فِی مَقَامِی هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَ رَحْمَةٌ وَ مَغْفِرَةٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَایَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ مَمَاتِی مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ،

﴿۱۵﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو اُمَيَّةَ، وَابْنُ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ، اَللَّعِينُ ابْنُ اللَّعِينِ، عَلٰی لِسَانِكَ وَ لِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فِی كُلِّ مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ،

﴿۱۶﴾ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْيَانَ وَ مُعَاوِيَةَ وَ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِينَ، وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ،

﴿۱۷﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِی هٰذَا الْيَوْمِ، وَ فِی مَوْقِفِی هٰذَا وَ اَيَّامِ حَيَاتِی، بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ، وَ بِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ وَ آلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے:

﴿۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ آخِرَ

تَابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِى جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ ،وَشَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعاً ،

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے

﴿۱۹﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ ، وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِى حَلَّتْ بِفِنَائِكَ ، عَلَيْكَ مِنِّى سَلَامُ اللّٰهِ اَبَداً مَا بَقِيتُ وَ بَقِىَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ ، وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّى لِزِيَارَتِكُمْ ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ،وَ عَلٰى عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ ، وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ،

پھر کہے

﴿۲۰﴾ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّى ، وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلاً ثُمَّ الثَّانِىَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ خَامِساً ، وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِمْراً ، وَ آلَ اَبِى سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ،

پھر سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے

﴿۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيمِ رَزِيَّتِى ،اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُودِ ، وَ ثَبِّتْ لِى قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ، اَلَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ

دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [1]

(۱) سلام آپ پر اے ابوعبداللہ سلام آپ پر اے فرزند رسول خدا سلام آپ پر اے فرزند امیر المومنین و فرزند سید الوصیین سلام آپ پر اے فرزند فاطمہ سیدۃ نساء عالمین،

(۲) سلام آپ پر اے انتقام خدا اور فرزند انتقام خدا اور وتر موتور اور سلام آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے حرم مطہر میں موجود ہیں آپ سب پر میری طرف سے اللہ کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات و دن باقی ہیں،

(۳) اے ابوعبداللہ آپ کی شہادت سے تکلیف عظیم اور مصیبت جلیل ہے ہمارے اوپر اور تمام اہل اسلام پر اور آپ کی مصیبت عظیم و جلیل ہے آسمانوں میں تمام آسمان والوں پر،

(۴) خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے ظلم کی بنیاد رکھی آپ کے اوپر اے اہل بیت اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ کو آپ کے مرتبہ سے روکا اور آپ کو آپ کے درجہ سے دور رکھا جو خدا نے آپ سے مخصوص کیا تھا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ

---

[1] مصباح المتہجد، ص ۷۷۳، ح ۲ (۸۴۷)؛ مفاتیح نوین، ص ۳۸۶۔

کو قتل کیا،

(۵) اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے آپ سے جنگ کرنے کی زمینہ ہموار کی۔ میں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف بری ہوں ان سب سے اور ان کے پیروؤں سے اور تابعین سے اور دوستوں سے اے ابوعبداللہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی روز قیامت تک کے لئے۔

(۶) اور خدا کی لعنت ہو آل زیاد اور آل مروان پر اور خدا کی لعنت ہو کل بنی امیہ پر اور اللہ کی لعنت ہو مرجانہ کے بیٹے پر اور خدا کی لعنت ہو عمر بن سعد پر اور خدا کی لعنت ہو شمر پر اور خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے زین کسی، لگام لگائی، اور نقاب ڈالی آپ سے جنگ کے لئے۔

(۷) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری مصیبت عظیم ہے آپ پر ظلم کی وجہ سے تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کے مقام کو مکرم کیا اور آپ کے واسطہ سے مجھ کو مکرم کیا کہ وہ مجھ کو توفیق دے آپ کے خون کا بدلہ لینے کی اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے امام

منصور کے ساتھ۔

(۸) خدایا مجھ کو اپنے پاس آبرومند قرار دے امام حسین علیہ السلام کے واسطہ سے دنیا اور آخرت میں ۔ اے ابوعبداللہ میں اللہ کی طرف قربت چاہتا ہوں اور اس کے رسول کی طرف اور امیر المومنین کی طرف اور فاطمہ کی طرف اور حسن کی طرف اور آپ کی طرف آپ کی دوستی کے واسطہ سے،

(۹) اور برائت کے ذریعہ ان سے جنہوں نے اس ظلم کی بنیاد رکھی اور اس پر اس کی عمارت قائم کی اور اس ظلم و جور کو جاری رکھا آپ سب پر اور آپ کے شیعوں پر میں بری ہوں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف ان سے اور اللہ کا تقرب چاہتا ہوں اور پھر آپ کا تقرب آپ کی محبت کے واسطہ سے اور آپ کے ولی کی محبت کے ذریعہ،

(۱۰) اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے ذریعہ اور آپ سے جنگ قائم کرنے والوں سے براءت کے ذریعہ اور ان کے شیعوں اور تابعین سے برائت کے ذریعہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی اور دوست ہوں اس کا جو آپ کا دوست ہے اور دشمن ہوں اس کا جو آپ کا دشمن ہے،

(۱۱) تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ کو آپ کی معرفت سے مکرم کیا اور آپ کے اولیاء کی محبت سے اور مجھ کو آپ کے دشمنوں سے برائت نصیب کی کہ وہ مجھ کو قرار دے آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اور قدم صدق کو میرے لئے آپ کے نزدیک ثابت کردے دنیا اور آخرت میں،

(۱۲) اور میں سوال کرتا ہوں اس سے کہ وہ مجھ کو اس مقام محمود تک پہنچادے جو آپ کا خدا کے نزدیک ہے اور مجھ کو انتقام طلب کرنے والا بنادے امام ہادی ظاہر، حق کے ساتھ بولنے والے کے ساتھ،

(۱۳) اور میں سوال کرتا ہوں آپ کے حق کے واسطہ سے اور اس شان کے واسطہ سے جو آپ کی خدا کی بارگاہ میں ہے کہ وہ مجھ کو عطا کرے آپ کی مصیبت میں بہترین جزا جو کسی مصیبت والے کو ملتی ہے ایسی مصیبت پر جو عظیم مصیبت اور تکلیف ہے اسلام میں اور تمام زمین و آسمان والوں میں۔

(۱۴) خدایا مجھ کو اس مقام میں ان میں سے قرار دے جن کو تیری طرف سے صلوات، رحمت اور مغفرت ملتی ہے۔ خدایا میری زندگی مثل حیات محمد و آل محمد قرار دے اور میری موت کو محمد و آل محمد کی موت کی طرح قرار دے،

(۱۵) خدایا یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے روز برکت قرار دیا جگر خوارہ کے بیٹے نے جو ملعون بن ملعون ہے تیری زبان پر اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان پر ہر مقام میں اور موقف میں جس میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے توقف کیا ہے۔

(۱۶) خدایا لعنت کر ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سب پر اپنی طرف سے وہ لعنت جو ہمیشہ کے لئے ہو اور یہ وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان امام حسین علیہ السلام کے قتل سے خوش ہوئیں۔ خدایا ان پر اپنی طرف سے لعنت میں زیادتی کر اور عذاب میں۔

(۱۷) خدایا میں تجھ سے قریب ہوتا ہوں اس دن اور اپنے اس موقف میں اور زندگی کے دنوں میں ان سے برائت کے ساتھ اور ان پر لعنت کے ساتھ اور تیرے نبی اور ان کی آل سے محبت کے ساتھ (نبی پر اور ان کی آل پر سلام ہو۔)

(۱۸) خدایا لعنت کر اس پہلے ظالم پر جس نے محمد وآل محمد پر ظلم کیا اور آخری اتباع کرنے والے ظالم پر۔ خدایا اس گروہ پر لعنت کر جس نے امام حسین سے جنگ کی اور پیروی کی بیعت کی اور اتباع کیا ان کے قتل

پر خدایا ان سب پر لعنت کر۔

(۱۹) سلام آپ پر اے ابوعبداللہ اور ان روحوں پر جو آپ کی بارگاہ میں مدفون ہیں آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ کے لئے جب تک میں باقی رہوں اور رات دن باقی رہیں اور خدا میری اس زیارت کو آپ کی آخری زیارت قرار نہ دے سلام حسینؑ پر اور علی بن حسین علیہما السلام پر اور اولاد حسینؑ اور اصحاب حسینؑ پر۔

(۲۰) خدایا مخصوص کر میری لعنت سے پہلے ظالم کو اور پہلے سے شروع کر پھر دوسرا پھر تیسرا اور چوتھا خدایا لعنت کر پانچویں نمبر پر یزید پر اور لعنت کر عبید اللہ بن زیاد مرجانہ کے بیٹے عمر بن سعد اور شمر اور آل ابو سفیان اور آل زیاد اور آل مروان پر روز قیامت تک۔

(۲۱) خدایا تیرے لئے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد اور ان کی مصیبت پر خدا کے لئے حمد ہے میرے عظیم غم واندوہ پر خدایا مجھ کو امام حسین کی شفاعت نصیب کر، وارد ہونے کے دن، اور میرے لئے ثابت کر اپنے نزدیک قدم صدق کو امام حسین اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جنہوں نے راہ خدا میں جان دی امام حسین علیہ السلام کے پاس۔

آٹھویں فصل

﴿۳﴾ شبِ جمعہ میں نمازیں

(۱)۔ اہمیتِ نماز

﴿حدیث نمبر:134﴾

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ نماز دینی اعمال میں سے بہترین عمل ہے، اگر یہ درگاہ الٰہی میں قبول ہوگئی تو دوسری عبادات بھی قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ قبول نہ ہوئی تو دوسرے اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ [۱]

جس طرح ایک انسان اگر دن رات میں پانچ دفعہ نہر میں نہائے دھوئے تو اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہتی اسی طرح پانچ وقت نماز بھی انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور بہتر ہے کہ انسان نماز اول وقت میں پڑھے۔ [۲]

۱۔ کافی، ج ۳، ص ۲۶۸، ح ۴، ب من حافظ علی صلاتہ؛ تہذیب الاحکام، ج ۲، ص ۲۳۹، ح ۱۵ (۹۴۶)؛ وسائل آل، ج ۴، ص ۱۰۸، ح ۲، ب ۱۔

۲۔ بحار، ج ۸۰ ص ۲۵ ح ۴۶ ب ۶؛ نہج السعادہ، ج ۴، ص ۱۲۰، حاشیہ میں۔

﴿حدیث نمبر:135﴾

اور جو شخص نماز کو معمولی اور غیر اہم سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ، جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے معمولی چیز سمجھے وہ عذاب آخرت کا مستحق ہے۔

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا لیکن رکوع اور سجود مکمل طور پر بجانہ لایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اس حالت میں مر جائے جب کہ اس کے نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے تو یہ ہمارے دین پر نہیں مرے گا۔ [1]

پس انسان کو خیال رکھنا چاہئے کہ جلدی جلدی نماز نہ پڑھے اور نماز کی حالت میں صرف یاد خدا میں رہے۔ اور خشوع و خضوع اور سنجیدگی سے نماز پڑھے اور خیال رکھے کہ کس ہستی سے کلام کر رہا ہے اور اپنے آپ کو خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی کے مقابلے میں حقیر اور ناچیز سمجھے۔

اگر انسان کو نماز کے دوران پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رہے تو

---

[1] تہذیب الاحکام، ج ۲، ص ۲۳۹، ح ۱۷ ب ۱۲؛ کافی، ج ۳ ص ۲۶۸ ح ۶ ب من حافظ علی صلاتہ۔

اپنے آپ سے بے خبر ہوجاتا ہے جیسا کہ نماز کی حالت میں امام امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پاؤں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپ کو خبر تک نہ ہوئی اس کے علاوہ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ توبہ واستغفار کرے اور نہ صرف ان گناہوں کو جو نماز قبول ہونے میں مانع ہوتے ہیں مثلاً حسد، تکبر، غیبت، حرام کھانا، شراب پینا، اور خمس وزکوۃ کا ادا نہ کرنا۔ ترک کرے بلکہ تمام گناہ ترک کردے اور اسی طرح بہتر ہے کہ جو کام نماز کا ثواب گھٹاتے ہیں وہ نہ کرے مثلاً اونگھنے کی حالت میں یا پیشاب روک کر نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور نماز کے موقع پر آسمان کی جانب نہ دیکھے اور وہ کام کرے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہنے اور کنگھی اور مسواک کرے نیز خوشبو لگائے۔ [1]

اور شب جمعہ عبادت کی رات ہے اور اس میں عبادت کے لئے خاص اہمیت حاصل ہے اور اس میں پڑھنے کے لئے بہت سی نمازوں کا ذکر روایات میں وارد ہوا ہے۔

---

[1] رسالہ، احکام نماز ص ۱۱۸۔

(۲) شب جمعہ واجب نمازیں

﴿حدیث نمبر:136﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

اِقْرَأْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ، وَاقْرَأْ فِی صَلَاةِ الْعَتَمَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔ [1]

شب جمعہ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں (سورۃ حمد کے بعد) سورۃ جمعۃ کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں (سورۃ حمد کے بعد) سورۃ اخلاص پڑھے اور شب جمعہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں (سورۃ حمد کے بعد) سورۃ سبح اسم ربک الاعلی پڑھے۔

(۳) شب جمعہ میں مستحب نمازیں

(۱)۔ نافلۂ مغرب

﴿حدیث نمبر:137﴾

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہیں کہ جو شخص شب جمعہ کو نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز نافلہ مغرب پڑھے اور نافلہ مغرب کے آخری سجدہ میں سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس عمل

---

[1] مستدرک الوسائل، ج۴، ص۲۰۸، ح ۲(۵۴۰۶)، ب ۳۷؛ بحارالانوار، ج۸۶، ص۳۱۱، ح۱۶، ومنہ، ب۹۶۔

سے فارغ ہونے تک اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ اگر ہر شب میں اس کو پڑھتا رہے تو اور بھی بہتر ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِی ذَنبِیَ الْعَظِيمِ۔ [1]

اے معبود میں تجھ سے تیری کریم ذات اور تیرے عظیم نام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیج اور میرے عظیم گناہوں کو بخش دے۔

(۲)۔ نماز غُفیلہ

﴿حدیث نمبر:138﴾

مشہور مستحب نمازوں میں سے ایک نماز غفیلہ ہے جو مغرب اور عشا کی نماز کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد کسی دوسری سورہ کے بجائے یہ آیت پڑھے۔

وَذَا النُّونِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

---

[1] کافی، ج ۳، ص ۴۲۸، ح ۱، ب نوادر؛ فقیہ، ج ۱، ص ۴۲۴، ح ۱۲۵۱؛ تقیہ اپنا ج ۱، ص ۲۷۳، ح ۳۳ (۱۲۴۹)، ب ۵۷؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۷۷، ح ۳، ب ۴۶؛ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۰۹، ح ۱۲، ب ۹۶ کتاب صلاۃ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔ [۱]

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد بجائے کسی اور سورہ کے یہ آیت پڑھے:

وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔ [۲]

اور اس کی قنوت میں یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

اور کذا و کذا کی بجائے اپنی حاجتیں بیان کرے اور اسکے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَ الْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي۔ [۳]

اور اس کے بعد نماز عشا پڑھے اور دو رکعت نافلہ نماز عشا بیٹھ کر پڑھے اور نماز کے بعد تسبیح حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پڑھے۔

(۳)۔ نماز امیر المؤمنینؑ

---

[۱] سورہ انبیاء نمبر ۲۱، آیت نمبر ۸۶۔ [۲] سورہ انعام نمبر ۶، آیت نمبر ۵۹۔

[۳] بحار الانوار، ج ۸۴، ص ۹۶، ح ۱۵، ب ۷۳؛ فلاح السائل، ص ۲۴۵؛ مصباح شیخ، ص ۷۶۔

﴿حدیث نمبر:139﴾

یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا:

مَن صَلّٰی مِنکُم اَربَعَ رَکعاتٍ صَلاۃِ اَمیرِ المُؤمِنِینَ عَلَیہِ السَّلامُ خَرَجَ مِن ذُنُوبِہِ کَیَومٍ وَلَدَتہُ اُمُّہُ وَ قُضِیَت حَوائِجُہُ یَقرَأُ فِی کُلِّ رَکعَۃٍ اَلحَمدَ مَرَّۃً وَ خَمسِینَ مَرَّۃً قُل ھُوَ اللّٰہ اَحَدٌ۔[1]

جو شخص نماز (امیر المؤمنین علیہ السلام) پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل آئے گا جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے متولد ہوا ہو اور اس کی حاجتیں بھی پوری ہوگی۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو دو کر کے چار رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کی تلاوت کی جاتی ہے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے جو امیر المؤمنین علیہ السلام کی تسبیح ہے۔

﴿۱﴾ سُبحانَ مَن لا تَبِیدُ مَعالِمُہُ، سُبحانَ مَن لا تَنقُصُ خَزائِنُہُ، سُبحانَ مَن لا اضمِحلالَ لِفَخرِہِ، سُبحانَ مَن لا یَنفَدُ ما عِندَہُ، سُبحانَ مَن لا انقِطاعَ لِمُدَّتِہِ، سُبحانَ مَن لا یُشارِکُ اَحَدًا فِی

---

[1] بحار، ج ۸۸، ص ۱۷۲، ح ۵، ب ۱۱۰ کتاب الصلاۃ؛ وسائل ال، ج ۸، ص ۱۱۶، ح ۲ (۱۰۲۰۷)، ب ۱۳؛ مفاتیح نوین، ص ۱۰۳۸۔

أمرِہ، سُبْحانَ مَنْ لاَ اِلٰهَ غَيْرُهُ،

پھر دعا کرے اور پڑھے۔

﴿۲﴾ يا مَنْ عَفا عَنِ السَّيِّئاتِ وَ لَمْ يُجازِ بِها، اِرْحَمْ عَبْدَكَ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اَنَا عَبْدُكَ يا سَيِّداهُ، اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ اَيا رَبّاهُ، اِلٰهِي بِكَيْنُوْنَتِكَ يا اَمَلاهُ، يا رَحْمانُاهُ،

﴿۳﴾ يا غِياثاهُ، عَبْدُكَ عَبْدُكَ لاَ حِيلَةَ لَهُ، يا مُنْتَهى رَغْبَتاهُ، يا مُجْرِيَ الدَّمِ فِي عُرُوقِي، يا سَيِّداهُ يا مالِكاهُ، اَيا هُوَ اَيا هُوَ، يا رَبّاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لاَ حِيلَةَ لِيْ وَ لاَ غِنىً بِيْ عَنْ نَفْسِي،

﴿٤﴾ وَ لاَ اَسْتَطِيْعُ لَها ضَرّاً وَ لاَ نَفْعًا وَ لاَ اَجِدُ مَنْ اَصانِعُهُ، تَقَطَّعَتْ اَسْبابُ الْخَدايِعِ عَنِّي وَ اضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُونٍ عَنِّي، اَفْرَدَنِيَ الدَّهْرُ اِلَيْكَ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقامَ،

﴿٥﴾ يا اِلٰهِي بِعِلْمِكَ كانَ هٰذا كُلُّهُ، فَكَيْفَ اَنْتَ صانِعٌ بِيْ، وَ لَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ تَقُوْلُ لِدُعائِي، اَتَقُوْلُ نَعَمْ اَمْ تَقُوْلُ لاَ، فَاِنْ قُلْتَ لاَ فَيا وَيْلِي يا وَيْلِي يا وَيْلِي، يا عَوْلِي يا عَوْلِي يا عَوْلِي،

﴿٦﴾ يا شِقْوَتِي يا شِقْوَتِي يا شِقْوَتِي، يا ذُلِّي يا ذُلِّي يا ذُلِّي، اِلىٰ مَنْ وَ مِمَّنْ اَوْ عِنْدَ مَنْ، اَوْ كَيْفَ اَوْ مّا ذٰى، اَوْ اِلىٰ اَيِّ شَيءٍ اَلْجَأُ وَمَنْ اَرْجُوْ، وَ مَنْ يَجُوْدُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِيْنَ تَرْفُضُنِي يا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ،

﴿٧﴾ وَ اِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَما هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَ الرَّجاءُ لَكَ، فَطُوْبىٰ لِي، اَنَا السَّعِيْدُ وَ اَنَا الْمَسْعُوْدُ، فَطُوْبىٰ لِي، وَ اَنَا الْمَرْحُوْمُ، يا مُتَرَحِّمُ يا

مُتَرَئِّفُ، یا مُتَعَطِّفُ یا مُتَجَبِّرُ یا مُتَمَلِّكُ یا مُسْقِطُ؛ لاَ عَمَلَ لِی اَبلُغُ بِهِ نَجَاحَ حاجَتِی،

﴿۸﴾ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِی جَعَلْتَهُ فِی مَكْنُونِ غَیبِكَ، وَ اسْتَقَرَّ عِنْدَكَ، فَلاَ یَخرُجُ مِنْكَ اِلَی شَیءٍ سِوَاكَ، اَسْئَلُكَ بِهِ وَ بِكَ وَ بِهِ، فَاِنَّهُ اَجَلُّ وَ اَشرَفُ اَسمآئِكَ، لاَ شَیءَ لِی غَیرُ هٰذَا، وَ لاَ اَحَدَ اَعوَدُ عَلَیَّ مِنْكَ،

﴿۹﴾ یا كَینُونُ یا مَكْنُونُ، یا مَنْ عَرَّفَنِی نَفسَهُ، یا مَنْ أَمَرَنِی بِطَاعَتِهِ، یا مَنْ نَهانِی عَنْ مَعْصِیَتِهِ، وَ یا مَدعُوُّ یا مَسْئُولُ؛ یا مَطْلُوباً اِلَیهِ، رَفَضْتُ وَصِیَّتَكَ الَّتِی اَوصَیتَنِی وَ لَم اُطِعْكَ، وَ لَو اَطَعتُكَ فِیمَا أَمَرتَنِی لَكَفَیتَنِی مَا قُمتُ اِلَیكَ فِیهِ،

﴿۱۰﴾ وَ اَنَا مَعَ مَعصِیَتِی لَكَ رَاجٍ، فَلَا تَحُلُّ بَینِی وَ بَینَ مَا رَجَوتُ؛ یا مُتَرَحِّماً لِی اَعِذْنِی مِن بَینِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِی، وَ مِنْ فَوْقِی وَ مِنْ تَحْتِی، وَ مِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْاِحَاطَةِ بِی،

﴿۱۱﴾ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَیِّدِی، وَ بِعَلِیٍّ وَلِیِّی، وَ بِالأَئِمَّةِ الرَّاشِدِینَ عَلَیهِمُ السَّلَامُ، اِجعَلْ عَلَینَا صَلَوَاتِكَ وَ رَأْفَتَكَ وَ رَحْمَتَكَ، وَ اَوسِعْ عَلَینَا مِن رِزقِكَ، وَ اقْضِ عَنَّا الدَّینَ وَ جَمِیعَ حَوَائِجَنَا، یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ؛ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ۔

(۱) پاک و منزہ ہے وہ خدا جس کی نشانیاں ختم نہیں ہوتی ہیں، پاک ہے وہ خدا جس کا خزانہ کم نہیں ہوتا ہے، پاک ہے وہ خدا جس کے مفاخر کو زوال نہیں ہے، پاک ہے وہ خدا جس کے پاس جو ہے وہ ختم نہیں ہوتا

ہے، پاک ہے وہ خدا جس کے امر میں کوئی شریک نہیں ہے، پاک ہے وہ خدا جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے،

(۲) اے وہ خدا جس نے بندوں کے گناہ کو معاف کیا اور اس کی سزا نہ دی، اے خدا اس بندہ پر بھی رحم فرما اے میرے سردار میں تیرا بندہ ہوں اور تیری بارگاہ میں دعا کے ساتھ آیا ہوں اے پروردگار اے میرے خدا تیری ذات کی قسم اے میری امید اے مخلوق پر مہربان۔

(۳) اے فریادرس میں تیرا بندہ ہوں جو بالکل بیچارہ ہے اے میری آرزو کی انتہا اے میری رگوں میں خون کے دوڑانے والے اے سردار اے مالک اے ذات خدا اے میرے رب میں تیرا مجبور بندہ جس کے پاس کوئی تدبیر نہیں اس کا خود کچھ نہیں ہے۔

(۴) اور اپنے نفع وضرر پر ذرا بھی قادر نہیں اور کسی ایسے کو نہیں پاتا ہوں جس سے تدبیر حاصل کروں مجھ سے تمام تدبیروں کے اسباب منقطع ہو چکے ہیں اور میرا ہر گمان نگاہ سے نابود ہو گیا ہے زمانہ مجھ کو تنہا تیری بارگاہ میں لایا ہے پس میں تیری بارگاہ میں کھڑا ہوں۔

(۵) اے میرے خدا جو کچھ میں نے کہا ہے سب تیرے علم کے سامنے حاضر ہے تا کہ اپنے لطف واحسان سے میرے ساتھ برتاؤ کرے اور کاش

میں جان لیتا کہ میری دعا کے جواب میں کیا کرے گا آیا میری دعا کو رد کرتا ہے یا قبول کرتا ہے پس اگر تو نے رد کر دیا تو میرے اوپر وائے ہے وائے ہے مجھ پر وائے ہے مجھ پر وائے میرے فقر اور بینوائی پر وائے میرے فقر پر وائے میرے فقر پر۔

(۶) وائے میری شقاوت پر وائے میری بدبختی پر وائے میری بدبختی پر وائے میری ذلت پر میں کس کے پاس جاؤں اور کس سے، کس کے طرح یا کس کی درگاہ میں پناہ لوں اور کس کے احسان کی امید لگاؤں اے خدا جس وقت تو مجھ کو رد کر دے اے زیادہ بخشنے والے۔

(۷) اور اگر مجھ کو قبول کرے جیسا کہ تجھ سے میرا گمان ہے اور امید ہے تجھ سے تو میرے لئے خوشحالی ہے میں نیک بخت ہوں اور سعادت مند ہوں تو خوش نصیبی ہے میرے لئے حالانکہ میں قابل رحم ہوں اے رحم کرنے والے خدا اے مہربان خدا اے خدائے جبار اے مالک خدا اے عادل خدا میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو میری حاجت کے برآنے کے قابل ہو۔

(۸) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے واسطہ سے جس کو تو نے اپنے راز میں چھپایا ہے اور تیرے پاس محفوظ ہے اور تیرے علاوہ کسی

اور کے پاس وہ نام نہ جائے گا میں اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کے حق سے اور اس نام کے واسطہ اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ عزت دار اور شرف والا نام کے علاوہ میرے پاس کوئی وسیلہ نہیں ہے اور کوئی میرے لئے تجھ سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔

(۹) اے ذات محض اے دنیا کے بنانے والے اے وہ جس نے خود کو مجھے پہچنوایا اے وہ ذات جس نے مجھ کو اپنی اطاعت کا حکم دیا اے وہ جس نے مجھ کو اپنی معصیت سے روکا اے وہ ذات جسے سب بلاتے ہیں اے وہ ذات جس سے سب مانگتے ہیں اے سب کے مطلوب میں نے تیری وصیت کو ترک کر دیا اور تیری اطاعت نہیں کی اور اگر میں تیرے امر کی اطاعت کرتا تو تو میرے لئے کافی ہو جاتا ہر اس امر میں جو ہم لے کر تیری بارگاہ میں آئے۔

(۱۰) اور میں تیرا گناہ کرنے کے باوجود تیری رحمت کی امید لگائے ہوئے ہوں تو میرے اور میری امیدوں کے درمیان جدائی نہ ڈال اے بیحد مہربان اور مجھے اپنی پناہ میں لے ہر اس شر سے جو آگے پیچھے اوپر نیچے اور تمام سمتوں سے مجھے گھیرے ہوئے ہے۔

(۱۱) خدایا میں قسم دیتا ہوں اپنے سردار محمدؐ کی اور اپنے مولا علیؑ اور ائمہ راشدین کی ان پر سلام ہو کہ میرے اوپر درود رحمت اور مہربانی مقرر فرما اور میرے لئے اپنے رزق میں وسعت عطا فرما اور میرے قرض کو ادا کردے اور تمام حاجتوں کو پورا کردے اے خدا اے خدا اے خدا بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اور اس دعا کو پڑھے تو جب نماز سے فارغ ہوگا تو اس کے اور خدا کے درمیان کوئی ایسا گناہ نہ ہوگا جو بخشا نہ گیا ہو۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس چار (۴) رکعت نماز کو شب جمعہ اور روزِ جمعہ میں پڑھنے کی بیحد فضیلت وارد ہوئی ہے۔

اور اگر نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ وَ آلِہٖ پڑھے تو وارد ہوا ہے کہ اس کے گذشتہ اور آیندہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہوگا کہ بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور خداوند عالم قیامت کی بھوک پیاس اس سے دور کردے گا۔

(۴)۔ نماز امام زمانہؑ

﴿حدیث نمبر:140﴾

یہ دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ حمد کو جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پڑھے تو اسے سو مرتبہ دہرائے اور آخری مرتبہ میں سورہ تمام کرے پھر سورہ قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَ بَرِحَ الْخَفَاءُ وَ انْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَاءُ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَ عَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَ اَظْهِرْ اِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِي فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ،

﴿۲﴾ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِي فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِي فَاِنَّكُمَا حَافِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ۔ [1]

(۱) خدایا مصیبت عظیم ہوگئی اور اتمام حجت روشن ہوگئی اور پردہ اٹھ گیا اور زمین

---

[1] بحار، ج ۸۸، ص ۱۹۰ ضمن، ح ۱۱، ب ۱۱۰؛ وسائل اسلامی، ج ۵، ص ۲۹۸، ح ۱ (۱۰۳۷۷)، ب ۵۳ من ابواب بقیۃ الصلوات۔

تمام تر وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی اس چیز سے جس پر آسمان وسیع ہے اور اے میرے رب ہم تجھ سے ہی شکایت کرتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کئے ہوئے ہیں ہر خوشی اور ناخوشی میں، خدایا درود بھیج محمد اور آل محمد پر جن کی اطاعت کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے اور ظہور قائم آل محمد کے ذریعہ ان کے سکون میں جلدی فرما اور اس کی عزت کو ظاہر کر اے محمد اے علی اے علی اے محمد میرے لئے کفایت کیجئے بیشک آپ دونوں کفایت کرنے والے ہیں۔

(۲) اے محمد اے علی اے علی اے محمد میری مدد کیجیے آپ دونوں میرے ناصر ہیں اے محمد اے علی اے علی اے محمد میری حفاظت کیجیے بیشک آپ دونوں میرے حفاظت کرنے والے ہیں اے میرے مولا اے صاحب الزمان اے میرے آقا اے صاحب الزمان اے آقا اے صاحب الزمان فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے میری مدد کر میری مدد کر میری مدد کر مجھے امان دے مجھے امان دے مجھے امان دے۔

(۵)۔ والدین کیلئے نمازِ مغفرت

﴿حدیث نمبر:141﴾

والدین کی وفات کے بعد اولاد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے

والدین کے لئے صدقہ مال کی صورت میں ہدیہ ارسال کرے اگر صدقہ مال ممکن نہ ہو تو نماز مغفرت کی صورت میں ہدیہ ارسال کر سکتا ہے۔ یہ نماز ہر روز اور ہر وقت ادا کی جا سکتی ہے مگر کم از کم شب جمعہ اسے ضرور پڑھنا چاہئے اس کا پڑھنے کے طریقہ یہ ہے:

یہ دو رکعت نماز ہے جس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۴۱ کی تلاوت کرے اور وہ آیت یہ ہے:

﴿۱۵﴾: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِینَ یَومَ یَقُومُ الْحِسَابُ﴾.

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مؤمنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔

اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ نوح کی آیت نمبر ۲۸ کی تلاوت کرے اور وہ آیت یہ ہے:

﴿۱۶﴾: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِی وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیتِیَ مُؤْمِناً وَ لِلْمُؤْمِنِینَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لَا تَزِدِ الظَّالِمِینَ اِلَّا تَبَاراً﴾. [1]

---

[1] بحار، ج ۸۸، ص ۲۲۰، ح ۷، ب ۱۱۲، کتاب الصلاۃ۔

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہو جائیں اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے اور ظالموں کے لئے ہلاکت کے علاوہ کسی شی ء میں اضافہ نہ کرنا۔

(۶)۔ نماز حاجت

﴿حدیث نمبر:142﴾

آقای مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بحار الانوار میں کتاب جمال الاسبوع سے روایت نقل کی ہے کہ شب جمعہ یا شب عید قربان دو(۲) رکعت نماز حاجت کے بارے میں اور اس نماز کا پڑھنے کے طریقہ یہ ہے:

یہ دو(۲) رکعتی نماز ہے دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کی تلاوت کے دوران جب ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ پر پہنچے تو اس آیت کو سو(۱۰۰) دفعہ دہرائے۔ اور دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد دو سو(۲۰۰) دفعہ تلاوت کرے اور نماز کے سلام پڑھنے کے بعد ستر(۷۰) دفعہ کہے: ﴿لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ اس کے بعد سجدہ کی حالت میں دوسو(۲۰۰) دفعہ ﴿يَا رَبِّ يَا رَبِّ﴾ کہنے کے بعد اپنی حاجات شرعیہ کو بیان کرے۔ ان شاء اللہ پوری ہوں گی۔[1]

---

[1] بحار، ج ۸۸، ص ۱۳۲، ح ۱۰، ب ۱۰۷۔

(۷)۔نماز شفاعت

﴿حدیث نمبر:143﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: یہ دو(۲) رکعت نماز ہے ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ(۱۵) مرتبہ سورہ قل ہواللہ احد کی تلاوت کرے۔

اور نماز کے آخر میں ہزار(۱۰۰۰) مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّی پڑھے تو خدا اس شخص کو ہزار نبیوں کی شفاعت عطا کرے گا اور دس(۱۰) حج اور دس(۱۰) عمرہ (کا ثواب) اسے لکھ دے گا اور دنیا کے ایک بڑا شہر جیسا قصر جنت میں اسے عطا کرے گا۔

(۸)۔ نماز برائے حفظِ دین ودنیا

﴿حدیث نمبر:144﴾

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَۃِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً یَقْرَأُ فِی کُلِّ رَکْعَۃٍ مِنْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ حَفِظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی اَھْلِہٖ وَ مَالِہٖ وَ دِیْنِہٖ وَ

دُنیاہُ وَ آخِرَتِہِ۔

جوشخص شب جمعہ نماز مغرب وعشاء کے درمیان بیس (۲۰) رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ حمد اور قل ہواللہ احد دس (۱۰) مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالی اس شخص کے اہل و مال، دین، دنیا اور آخرت کی حفاظت فرماتا ہے۔ [۱]

(۹)۔ نمازِ مغفرتِ گناہ

﴿حدیث نمبر:145﴾

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ قُلْ هُوَاللّٰه اَحَدٌ خَمْسِیْنَ مَرَّةً وَ یَقُوْلُ فِی آخِرِ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ وَ آلِهٖ۔ [۲]

جوشخص شبِ جمعہ میں دو (۲) رکعت نماز (ہر رکعت میں ایک مرتبہ) سورہ حمد اور پچاس (۵۰) مرتبہ سورہ قل ہواللہ احد کے ساتھ پڑھے اور

---

[۱] بحار، ج۸۶، ص۳۲۵، ح۳۲، ب۹۶ کتاب صلاۃ۔

[۲] مصباح المتہجد، ص۲۶۱؛ وسائل، ج۷، ص۳۹۳، ح۸؛ بحارالانوار، ج۸۶، ص۳۲۷، ح۳۸، ب۹۶۔

نماز کے آخر میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ وَ آلِہٖ پڑھے۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گذشتہ اور آیندہ گناہوں کو معاف فرماتا ہے گویا اس شخص نے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مرتبہ قران کی تلاوت کی ہے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ اس شخص کی بھوک و پیاس کو برطرف فرمائے گا اور ہم وغم سے اس کو نکال دے گا ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا، البتہ اس شخص کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ مکتوب نہیں ہوگا، خدا اس پر سکرات موت کو آسان کردے گا اگر یہ شخص اسی دن یا اسی رات مرجائے تو شہید مرے گا اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو سوائے عطا کے کسی اور چیز سے سوال نہیں کرے گا اور اس کے صوم وصلاۃ کو قبول کرے گا اور اس کی دعا کو مورد اجابت قرار دے گا۔ اور ملک الموت اس کی روح کو رضوان جنت شراب جنت لیکر اس کے پاس آنے تک قبض نہیں کرے گا۔

(۱۰)۔ کلیدِ جنّت نماز

﴿حدیث نمبر:146﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

مَن صَلّی لَیلَةَ الجُمعَةِ اِحدَی عَشرَ رَکعَةً بِتَسلِیمَةٍ یَقرَأُ فِی کُلِّ رَکعَةٍ فاتِحَةَ الْکِتابِ وَ قُل هُوَ اللّٰهُ اَحد مَرَّةً مَرَّةً وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مَرَّةً وَ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النّاسِ مَرَّةً فَاِذا فرغ مِن صَلاتِهِ خَرَّ ساجِداً وَ قالَ فِی سُجُودِهِ سَبعَ مَرّاتٍ لا حَولَ وَ لا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ یَومَ القِیامَةِ مِن اَیِّ اَبوابِها شاءَ.... [1]

جو شخص شب جمعہ گیارہ (۱۱) رکعت نماز ایک سلام کے ساتھ انجام دے اور ہر رکعت میں سورہ حمد، سورۃ قل ہواللہ احد، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو ایک ایک مرتبہ پڑھے جب نماز ختم ہو تو سجدہ میں جائے اور سجدہ میں سات (۷) مرتبہ لاَحولَ وَ لاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم پڑھے تو یہ شخص قیامت کے دن جس دروازے سے بھی جنت میں داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے گا۔

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۲۷ ضمن، ح ۳۸ و عنہ، ب ۹۶۔

(۱۱)۔ عذاب قبر سے امان نامہ

﴿حدیث نمبر:147﴾

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

مَن صَلّٰی لَیلَةَ الْجُمعَةِ رَکعَتَینِ یَقرَأُ فِیهِمَا فَاتِحَةَ الکِتَابِ وَ اِذَا زُلزِلَت خَمسَ عَشرَةَ مَرَّةً آمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ مِن عَذَابِ القَبرِ وَ مِن أَهوَالِ یَومِ القِیَامَةِ۔ [1]

جو شخص شب جمعہ دو (۲) رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد پندرہ (۱۵) مرتبہ سورہ زلزال کی تلاوت کرے تو اللہ تعالی اس شخص کو عذاب قبر اور قیامت کے خوف سے امان دے گا۔

(۱۲)۔ نماز حاجت

﴿حدیث نمبر:148﴾

یہ نماز حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے صادر ہوئی ہے۔

جو شخص اللہ تعالی سے کوئی حاجت رکھتا ہو تو شب جمعہ آدھی رات کے بعد غسل کرے اور اپنے مصلّے (جہاں روزانہ نماز پڑھتا ہے) پر دو (۲) رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ حمد کو جب ﴿اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۲۵، ح ۳۳، ب ۹۶۔

نَسْتَعِیْنَ﴾ تک پڑھے تو اُسے سو (۱۰۰) مرتبہ دہرائے اور آخری بار میں سورہ تمام کرے پھر سورہ قل ہو اللہ احد ایک بار پڑھے اور رکوع و سجود کے ذکر کو سات (۷) مرتبہ پڑھے اور نماز کو تمام کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے جو بھی حاجت ہوگی پوری ہوگی سوائے قطع رحم یا مثل قطع رحم کے۔

اور وہ دعا یہ ہے:

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُكَ فَالْمَحْمِدَةُ لَكَ، وَ اِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ، مِنْكَ الرَّوْحُ وَمِنْكَ الْفَرَجُ، سُبْحَانَ مَن اَنْعَمَ وَ شَكَر، سُبحَانَ مَن قَدَّرَ وَ غَفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ عَصَيْتُكَ فَاِنِّی قَدْ اَطَعْتُكَ فِی اَحَبِّ الْاَشْيَآءِ اِلَيْكَ، وَ هُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ، لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا، وَ لَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا، مَنًّا مِنْكَ بِهٖ عَلَیَّ، لَا مَنًّا مِنِّیْ بِهٖ عَلَيْكَ،

﴿۲﴾ وَ قَدْ عَصَيْتُكَ يَا اِلٰهِیْ عَلٰی غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ ، وَ لَا الْخُرُوْجُ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ، وَ لَا الْجُحُوْدُ لِرُبُوْبِيَّتِكَ، وَ لٰكِنْ اَطَعْتُ هَوَایَ وَ اَزَلَّنِی الشَّيْطَانُ، فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ وَ الْبَيَانُ، فَاِنْ تُعَذِّبْنِی فَبِذُنُوْبِیْ غَيْرُ ظَالِمٍ لِیْ، وَ اِنْ تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ، فَاِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ، يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ...

(کو ایک لمبے سانس کے ختم ہونے تک جاری رکھو) پھر کہو:

﴿۳﴾ يَا آمِنًا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ، وَ كُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ خَآئِفٌ حَذِرٌ، اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِن كُلِّ شَیْءٍ، وَ خَوفِ كُلِّ شَیْءٍ

مِنكَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تُعْطِيَنِي اَمَاناً لِنَفْسِي وَ اَهْلِيْ وَ وُلْدِيْ، وَ سائِرِ، مَا اَنعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، حَتّٰى لَا اَخَافَ اَحَدًا وَ لَا اَحْذَرَ مِنْ شَيْءٍ اَبَدًا،

﴿٤﴾ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ، يَا كَافِيَ اِبْرَاهِيْمَ نَمْرُوْدَ، وَ يَا كَافِيَ مُوْسٰى فِرْعَوْنَ، وَ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْأَحْزَابَ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

(اور فلان بن فلان کی جگہ اپنے دشمن کا نام ذکر کرے اگر کوئی معین دشمن نہ ہو تو شیطان کا نام یا اسلام کے دشمنوں کا نام لے سکتا ہے)

اس کے بعد سجدے میں جائے اور اپنی حاجت طلب کرے اور اللہ کے حضور میں تضرّع کرے کیونکہ جو بھی مومن یا مومنہ اس نماز کو انجام دے اور اس دعا کو پڑھے تو اس کی دعا کی اجابت کے لئے حجابات آسمان کھل جائیں گے... اس وقت آپ نے فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ۔ یہ نماز اور دعا ہم اہل بیت اور لوگوں پر فضل الٰہی ہے۔[1]

(۱۳)۔ نمازِ شب

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۲۰، ح ۳۰؛ مکارم الاخلاق، ص ۳۳۹؛ مفاتیح نوین، ص ۹۴۵۔

﴿امام حسن عسکریؑ کا پیغام﴾

﴿حدیث نمبر:149﴾

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا اپنے شیعوں کے لیئے پیغام یہ ہے کہ آپؑ نے حمد خدا کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

أُوْصِيْكَ يَا شَيْخِيْ وَ مُعْتَمَدِيْ وَ فَقِيْهِيْ أَبَا الْحَسَنِ عَلِي بْنِ الْحُسَيْنِ الْقُمِي ... بِاجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا وَ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ... وَأَمُرْ جَمِيْعَ شِيْعَتِيْ بِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ حَتّٰى يَعْمَلُوْا عَلَيْهِ...

(آپؑ نے علی بن حسین بن بابویہ۔جس کی قبر شریف شہر مقدس قم میں واقع ہے۔کو لکھا) میں آپ کو سفارش کرتا ہوں ... کہ تمام برائیوں سے پرہیز کرے اور نماز شب ضرور پڑھو... اور ہمارے تمام شیعوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو تا کہ وہ بھی اس پر عمل کرین گے۔[1]

﴿تہجّد (نمازِ شب)﴾

[1] انوار البہیۃ (عربی)، نور ۱۳، ص ۱۳۲۰، (فارسی) نور ۱۳، ص ۵۰۰، نامہ امامؑ۔

﴿حدیث نمبر:150﴾

نمازِ شب کل گیارہ (۱۱) رکعت ہے اور یہ گیارہ (۱۱) رکعت نماز تین نمازوں پر مشتمل ہے:

(۱) آٹھ (۸) رکعت نماز شب ہے جو دو (۲) دو رکعت کر کے نماز صبح کی طرح سورۂ حمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد کے ساتھ ادا کی جاتی ہے یا پہلی رکعت میں حمد کے بعد قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور بقیہ رکعتوں میں جو سورہ پڑھنا چاہے وہ پڑھے۔ [1]

﴿حدیث نمبر:151﴾

واضح رہے کہ واجب نمازوں کی طرح نماز شب کی ان چار نمازوں میں بھی قنوت پڑھنا مستحب ہے اگر قنوت میں صرف تین مرتبہ سبحان اللہ کہے تو یہ کافی ہے مگر یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنیا وَ الْآخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

خدایا ہمیں معاف فرمادے ہم پر رحم نازل فرما ہمیں دنیا اور آخرت میں عافیت عطا فرما تو ہر شی پر قادر ہے۔ یا یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَکْرَمُ۔ [2]

---

[1] فقیہ، ج ۱، ص ۳۰۷، ب ۱۷۱، ح ۱، (۱۴۰۲)۔

[2] بحار، ج ۲، ص ۲۰۷، ۲۴ کے ضمن میں، ب ۵۴۔

خدایا مغفرت فرما رحم فرما اور جن برائیوں کو جانتا ہے ان سے درگذر فرما تو صاحب عزت ہے اور صاحب جلالت ہے۔

﴿حدیث نمبر:152﴾

(۲) آٹھ (۸) رکعت نمازِ شب سے فارغ ہونے کے بعد دو (۲) رکعت نماز شفع پڑھی جاتی ہے اور اس کی دونوں رکعتوں میں حمد کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے یا رکعت اول میں حمد کے بعد سورۂ ناس اور رکعت دوم میں حمد کے بعد سورۂ فلق پڑھے اور (ایک رکعت) نماز وتر میں حمد اور قل ہو اللہ احد پڑھے۔[1]

(نماز شفع میں قنوت مستحب ہونے کے بارے میں فقہا عظام کے درمیان اختلاف ہے لہذا قنوت کے بغیر پڑھی جائے)

اور جب نماز شفع سے فارغ ہو جائے تو مستحب ہے کہ تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا اور دعا پڑھے دعا مفاتیح میں مذکور ہے۔

﴿حدیث نمبر:153﴾

(۳) نماز شفع سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت نماز وتر جس میں

---

[1] بحار، ج ۸۴، ص ۲۲۶، ح ۳۹، ب ۸۱۔

سورۂ حمد اور قل ہو اللہ احد کے ساتھ یا یہ کہ سورۂ حمد کے بعد قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ اور سورۂ فلق ایک مرتبہ اور سورہ ناس ایک مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو قنوت کے لئے اٹھائے اور جو دعا چاہے پڑھے اور مستحب ہے کہ انسان قنوت میں گریہ کرے خدا کے خوف اور عذاب خدا کے خوف سے اور دعائے قنوت پڑھنے کے بعد داہنے ہاتھ میں تسبیح لے اور بائیں ہاتھ کو بلند رکھ کر چالیس (۴۰) مومن ومومنات (خواہ زندہ ہو یا مردہ) کے لئے نام لیکر طلب مغفرت کرے۔ (مثلاً یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُحَمَّدٍ یَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفَاطِمَۃَ پس محمد اور فاطمہ کی جگہ مورد نظر افراد کے نام لیتے جائے۔ [۱]

اور چالیس (۴۰) مومنین کے لئے طلب مغفرت مکمل کرنے کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے استغفار کرتا ہوں اللہ سے جو میرا پالنے والا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ [۲]

اور استغفار مکمل کرنے کے بعد سات (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے: ھٰذَا

---

۱ مفتاح الفلاح، ص ۳۲۹؛ مفاتیح نوین، ص ۹۱۶۔

۲ مصباح المتہجد، ص ۱۵۲، اور ۱۵۵۔

مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آتش جہنم سے پناہ مانگنے والا کھڑا ہے۔

اور اس دعا کے بعد تین سو (۳۰۰) مرتبہ اَلْعَفْوَ، اَلْعَفْوَ کہے اور آخر میں یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَ ارْحَمْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے پالنے والے مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کرے بیشک تو توبہ کا قبول کرنے والا، معاف کرنے والا، اور رحم کرنے والا ہے۔

اس دعا کے بعد نماز شب مکمل کرنے کے لئے رکوع وسجود کو بجالائے اور تشہد وسلام پڑھے سلام پھیرنے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے پھر تین (۳) مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِیزِ الْحَكِیمِ پڑھے (اور بھی دعائیں مصباح المتہجد ص ۱۶۲ میں موجود ہے رجوع کریں)۔

واضح رہے کہ ہر مستحب نماز کے لئے اذان واقامت نہیں ہے بلکہ نماز شروع کرنے سے پہلے تین (۳) مرتبہ: اَلصَّلَاۃَ ، اَلصَّلَاۃَ ، اَلصَّلَاۃَ

پڑھنا چاہئے لہٰذا نماز شب کے لئے بھی یہی طریقہ جاری ہوگا۔

﴿نمازِ شب پڑھنے کے طریقے﴾

(۱)۔ پہلا طریقہ

﴿حدیث نمبر:154﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

اِذَا اَرَدْتَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى اَلْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ فِي الثَّانِيَةِ اَلْحَمْدَ وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ فِي الثَّالِثَةِ اَلْحَمْدَ وَ الٓمٓ اَلسَّجْدَةَ وَ فِي الرَّابِعَةِ اَلْحَمْدَ وَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ وَ فِي الْخَامِسَةِ اَلْحَمْدَ وَ حٰمٓ السَّجْدَةَ وَ فِي السَّادِسَةِ اَلْحَمْدَ وَ سُوْرَةَ الْمُلْكِ وَ فِي السَّابِعَةِ اَلْحَمْدَ وَ يٰسٓ وَ فِي الثَّامِنَةِ اَلْحَمْدَ وَ الْوَاقِعَةَ ثُمَّ تَوَتَّرَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ [1]

شب جمعہ نمازِ شب پڑھنے کا جب ارادہ کرو گے تو پہلی رکعت میں

---

[1] بحار، ج ۸۴، ص ۲۳۳، ح ۴۵، ب ۸۱۔

حَمْد اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ پڑھو اور دوسری رکعت میں حَمْد اور قُلْ یَاۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْن اور تیسری رکعت میں حَمْد اور اَلٓمٓ سَجْدَةْ اور چوتھی رکعت میں حمد اور یَاۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرْ اور پانچویں رکعت میں حَمْد اور حٰمٓ سَجْدَةْ اور چھٹی رکعت میں حَمْد اور سُوْرَةُ الْمُلْكِ اور ساتویں رکعت میں حَمْد اور یٰس اور آٹھویں رکعت میں حَمْد اور سُوْرَةُ وَاقِعَةْ پڑھو اور اس کے بعد نماز وتر میں سُوْرَةُ فَلَقْ سُوْرَةُ نَاس اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ کی تلاوت کرے۔

(۲)۔دوسرا طریقہ

﴿حدیث نمبر:155﴾

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں روایت بیان کی ہے کہ جو شخص نمازِ شب کی ابتدائی دو (۲) رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور تیس (۳۰) مرتبہ سُوْرَةُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَـــد پڑھے تو جوں ہی نماز کو تمام کرے گا تو اللہ اور اس کے درمیان کوئی ایسا گناہ نہیں ہوگا جسے اللہ نہ بخش دے اور نماز شفع کی دو (۲) رکعتوں میں اور وتر کی ایک رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھو۔ [1]

---

[1] فقیہ، ج ۱، ص ۳۰۷، ح ۲ (۱۴۰۳)، ب ۱۷۔

(۳)۔ تیسرا طریقہ

﴿حدیث نمبر:156﴾

اگر کسی مؤمن کے لئے نماز شب کا پہلا اور دوسرا طریقہ امکان پذیر نہ ہو تو تیسرا طریقہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا نماز شب کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ حَمْد کے بعد سُوْرَۃُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ حَمْد کے بعد سُوْرَۃُ قُلْ يَاأَيُّهَاالْكَافِرُوْن پڑھے اور پھر بقیہ چھ رکعتوں میں جو سورۂ چاہے پڑھ سکتا ہے خواہ طویل سورہ ہو خواہ قصیر۔ [۱]

(۴)۔ چوتھا طریقہ

﴿حدیث نمبر:157﴾

روایت میں یہ طریقہ بھی بیان ہوا ہے کہ اگر تم نماز شب کے لیئے بیدار ہو لیکن تمہارے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ جیسے چاہتے ہو ویسے پڑھو تو پھر ہر رکعت میں صرف سورہ حمد پڑھو، اگر تمہیں فجر کے طلوع ہو جانے کا ڈر ہے تو (صرف) دو رکعت نماز (شفع) اور تیسری رکعت وِتر کی پڑھ لو۔ [۲]

---

[۱] فقیہ، ج۱، ص۳۰۷، ح۱ (۱۴۰۲)، ب۱۷۔

[۲] فقیہ، ج۱، ص۳۰۷، ح۳ (۱۴۰۴)، ب۱۷۔

اور روایات معصومین علیہم السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز شب کے بارے میں کوئی مخصوص طریقہ منحصر نہیں ہے بلکہ جیسے ممکن ہو ویسے اس اہم عمل کو انجام دینا چاہئے مہم یہ ہے کہ نماز تہجد انجام پائے۔

﴿نماز شب کا وقت﴾

نمازِ شب کا وقت آدھی رات سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے اگر رات کے آخری حصے میں یعنی صبح صادق کے جتنا نزدیک پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے البتہ یہ نماز شب کا وقتِ فضیلت ہے اگر آدھی رات کو دوبارہ اٹھنے کی ہمت نہ ہو تو سونے سے پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں اگر ارادہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں نماز شب پڑھنا ہے لیکن تھکاوٹ یا کسی اور وجہ سے اندیشہ ہو کہ نماز کے لیئے بیدار نہیں ہو سکے گا تو سورۃ کہف کی آخری آیت پڑھ کر سو جائے تو بیدار ہو جائے گا۔

﴿حدیث نمبر:158﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا مِن اَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ عِندَ الْيَوْمِ اِلَّا نَيقَظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيْدُ۔ [1]

---

[1] کافی، ج ۲، ص ۵۴۰، ح ۱۷، ب، دعا عند النوم۔

جو شخص بھی سورۂ کہف کی آخری آیت کی تلاوت کر کے سوئے گا تو جس وقت بیدار ہونا چاہتا ہوگا ٹھیک اسی وقت بیدار ہوگا۔

وہ آیت یہ ہے۔

﴿۱۷﴾: ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا﴾۔ [۱]

آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا ہی جیسا ایک بشر ہوں مگر میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا ایک اکیلا ہے لہٰذا جو بھی اس کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ عمل صالح کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ بنائے جب بیدار ہو تو بہتر ہے کہ اللہ تعالی کے لئے سجدہ شکر بجالائے اور اس کے بعد مناسب ہے کہ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۹۰ تا ۱۹۴ کی تلاوت کرے۔

﴿۱۸﴾: ﴿اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾۔ [۲]

بیشک زمین و آسمان کی خلقت لیل و نہار کی آمد و رفت میں صاحبان

---

[۱] سورۂ کہف ۱۸، آیت ۱۱۰۔

[۲] سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۰۔

عقل کے لیئے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں۔

﴿۱۹﴾:﴿وَالَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔ [۱]

جو لوگ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں۔ خدایا تو نے یہ سب بیکار نہیں پیدا کیا ہے تو پاک و بے نیاز ہے ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

﴿۲۰﴾:﴿رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾۔ [۲]

پروردگار تو جسے جہنم میں ڈال دے گا گویا اسے ذلیل و رسوا کر دیا اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

﴿۲۱﴾:﴿رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّئٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾۔ [۳]

پروردگار ہم نے اس منادی کو سنا جو ایمان کی آواز لگا رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے پروردگار اب ہمارے گناہوں کو معاف

---

[۱] سورہ آل عمران، ۱۹۱۔

[۲] سورہ آل عمران، ۱۹۲۔

[۳] سورہ آل عمران، ۱۹۳۔

فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما۔

﴿۲۲﴾: ﴿رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾۔ [1]

پروردگار جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اسے عطا فرما اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا کہ تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اس کے بعد مسواک اور وضوء کرے صاف اور سفید کپڑا زیب تن کرے اور خوشبو لگائے تو ستر (۷۰) گنا ثواب اضافہ مل جاتا ہے اور اپنے کو نمازِ شب پڑھنے کے لئے آمادہ کرے۔

نویں فصل

﴿۴﴾ شب جمعہ میں دعائیں

شب جمعہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مناجات کی رات ہے اور دعا وسیلہ ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی سے رابطہ قائم کرے اور اپنی حاجتوں کو بیان کرے لہذا شب جمعہ دعاؤں میں مصروف رہنا چاہئے معصومین علیہم السلام کی طرف سے بھی دعا کی تاکید ہوئی ہے۔

[1] سورہ آل عمران، ۱۹۴۔

(۱)۔ فوائدِ دعا

(۱)۔ دعا مؤمن کا اسلحہ

﴿حدیث نمبر:159﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى سِلَاحٍ يُنْجِيكُمْ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَ يُدِرُّ اَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ قَالَ تَدْعُوْنَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَاِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ اَلدُّعَاءُ۔[1]

چاہتے ہو کہ تمہیں ایک ایسے اسلحہ سے آشنا کراؤں جو تمہیں دشمن سے بچا سکے تو سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ ضرور فرمائیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا شب و روز خداوند عالم سے دعا کرتے رہو کیونکہ دعا مؤمن کا اسلحہ ہے۔

﴿حدیث نمبر:160﴾

حضرت امام امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] عدۃ الداعی (فارسی)، ص۴۴، ح۶، ب۱۔

اَلدُّعاءُ تُرْسُ الْمُؤمِنِ وَمَتٰی تُکْثِرْ قَرْعَ الْبابِ یُفتَحْ لَکَ [1]

دعا مومن کی سپر ہے اگر دروازہ بار بار کھٹکھٹایا جاتا ہے تو آخر کار صاحب خانہ کھول ہی دیتا ہے لہذا اگر کثرت سے کوئی خدا سے سوال کرے تو خدا اس کی حاجت کو روا فرما دیتا ہے۔

(۲)۔ دعا مقدر کو بدل دیتی ہے

﴿حدیث نمبر: 161﴾

حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ الدُّعاءَ یَرُدُّ ما قُدِّرَ وَما لَم یُقَدَّرْ قالَ: قُلتُ وَما قَد قُدِّرَ فَقَدْ عَرَفْتُهُ فَما لَمْ یُقَدَّرْ؟ حَتّٰی لا یَکُوْنَ. [2]

قضا و قدر میں جو طے ہو چکا ہے اور جو طے نہیں ہوا ہے دعا دونوں کو بدل دیتی ہے راوی نے حضرت سے پوچھا جو طے نہیں ہوا ہے اس کو کیوں کر بدلتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس کے لئے مقدر نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۲۵، ح ۷، ب ۱۔

[2] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۲۵، ح ۹، ب ۱۔

(۳)۔ دعا بلاؤں کو ٹالتی ہے

﴿حدیث نمبر:162﴾

ایک اور حدیث میں آپؑ نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِالدُّعَاءِ فَاِنَّ الدُّعَاءَ وَ الطَّلَبَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَرُدُّ الْبَلَآءَ وَ قَدْ قُدِّرَ وَ قُضِیَ فَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اِمْضَائُہٗ فَاِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَ سُئِلَ صَرْفَہٗ صَرَفَہٗ [1]

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ دعا کرو کیونکہ خدا کو پکارنا اور اس سے مانگنا بلاؤں کو برطرف کرتا ہے جو چیزیں قضا و قدر میں حتمی ہو چکی ہیں دعا اس کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿حدیث نمبر:163﴾

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَ مَا لَمْ یَنْزِلْ. [2]

دعا آئی ہوئی مصیبتوں اور آنے والی بلاؤں دونوں کو برطرف کرتی ہے۔

مذکورہ احادیث اور اس سے ملتی جلتی حدیثوں سے یہ بات ثابت

---

[1] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۲۵، ح ۱۰، ب ۱۔

[2] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۲۶، ح ۱۳، ب ۱۔

ہوتی ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں جو لوگ حضرات معصومین علیہم السلام کی حقانیت وصداقت کا جام پیئے ہوئے ہیں انہیں قطعاً کوئی شک وشبہ نہیں کہ معصومین علیہم السلام کی لسان مبارک سے جو دعائیں جاری ہوئی ہیں بلاؤں کو زیروزبر کردیتی ہیں۔

(۲) دعای کمیل بن زیاد علیہ الرحمہ

﴿حدیث نمبر:164﴾

یہ مشہور ومعروف دعاؤں میں سے ہے اور سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کی روایت کے مطابق جس کو سید کتاب اقبال الاعمال میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام امیرالمومنین علیہ السلام نے (اپنے اصحاب خاص) کمیل بن زیاد کو فرمایا یہ حضرت خضر علیہ السلام کی دعا ہے اگر اس کو یاد کی تو ہر شب جمعہ میں یا ہر مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک مرتبہ یا کم از کم پوری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھے تو کافی ہے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے، گناہوں کی بخشش کے لئے اور رزق کا دروازہ کھولنے کے لئے بہت نفع بخش ہے۔[1]

---

[1] اقبال الاعمال، ص ۲۲۰؛ زاد المعاد، ص ۶۰؛ مصباح المتہجد، ص ۸۸۴، مفاتیح نوین، ص ۱۰۱۔

﴿دعائے کمیل﴾

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِی وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ، وَ بِقُوَّتِكَ الَّتِی قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ، وَ خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ، وَ ذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ، وَ بِجَبَرُوتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ، وَ بِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ، وَ بِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَأَتْ كُلَّ شَیْءٍ، وَ بِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ،

﴿۲﴾ وَ بِوَجْهِكَ الْبَاقِی بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَیْءٍ، وَ بِأَسْمَائِكَ الَّتِی مَلَأَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَیْءٍ، وَ بِعِلْمِكَ الَّذِیْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ، وَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَآءَ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ، یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ، یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ، وَ یَا آخِرَ الْاٰخِرِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ،

﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِی تُنْزِلُ النِّقَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِی تُغَیِّرُ النِّعَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِی تَحْبِسُ الدُّعَآءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ، وَ كُلَّ خَطِیْئَةٍ اَخْطَأْتُهَا،

﴿٤﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِذِكْرِكَ، وَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰی نَفْسِكَ، وَ اَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِیَنِی مِنْ قُرْبِكَ، وَ اَنْ تُوْزِعَنِی شُكْرَكَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِی ذِكْرَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ، اَنْ تُسَامِحَنِی وَ تَرْحَمَنِی، وَ تَجْعَلَنِی بِقَسْمِكَ رَاضِیًا قَانِعًا، وَ فِی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا،

﴿۵﴾ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ، وَ اَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ، وَ عَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ. اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ، وَ عَلَا مَكَانُكَ، وَ خَفِيَ مَكْرُكَ، وَ ظَهَرَ اَمْرُكَ، وَ غَلَبَ قَهْرُكَ، وَ جَرَتْ قُدْرَتُكَ، وَ لَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ.

﴿۶﴾ اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوبِي غَافِراً، وَ لَا لِقَبَائِحِي سَاتِراً، وَ لَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلاً غَيْرَكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَ تَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي، وَ سَكَنْتُ اِلَى قَدِيمِ ذِكْرِكَ لِي، وَ مَنِّكَ عَلَيَّ.

﴿۷﴾ اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ، وَ كَمْ مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَاءِ اَقَلْتَهُ، وَ كَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهُ، وَ كَمْ مِنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ، وَ كَمْ مِنْ ثَنَاءٍ جَمِيلٍ لَسْتُ اَهْلاً لَهُ نَشَرْتَهُ. اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَائِي، وَ اَفْرَطَ بِي سُوءُ حَالِي وَ قَصُرَتْ بِي اَعْمَالِي، وَ قَعَدَتْ بِي اَغْلَالِي، وَ حَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بُعْدُ اَمَلِي، وَ خَدَعَتْنِي الدُّنْيَا بِغُرُورِهَا، وَ نَفْسِي بِخِيَانَتِهَا، وَ مِطَالِي،

﴿۸﴾ يَا سَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوءُ عَمَلِي وَ فِعَالِي، وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي، وَ لَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَى مَا عَمِلْتُهُ فِي خَلَوَاتِي، مِنْ سُوءِ فِعْلِي وَ اِسَائَتِي، وَ دَوَامِ تَفْرِيطِي وَ جَهَالَتِي، وَ كَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَ غَفْلَتِي،

﴿۹﴾ وَ كُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُفًا، وَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ الْاُمُورِ عَطُوفاً، اِلٰهِي وَ رَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ، اَسْئَلُهُ كَشْفَ

ضُرِّی وَ النَّظَرَ فِی اَمْرِی، اِلٰهِی وَ مَولاَیَ اَجْرَیْتَ عَلَیَّ حُکْماً اِتَّبَعْتُ فِیهِ هَوٰی نَفْسِی، وَ لَمْ اَحْتَرِسْ فِیهِ مِنْ تَزْیِینِ عَدُوِّی،

﴿۱۰﴾ فَغَرَّنِی بِمَا اَهْوٰی، وَ اَسْعَدَهُ عَلٰی ذٰلِکَ الْقَضَاءُ، فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰی عَلَیَّ مِنْ ذٰلِکَ بَعْضَ حُدُودِکَ، وَ خَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَیَّ فِی جَمِیعِ ذٰلِکَ، وَ لاَ حُجَّةَ لِی فِیمَا جَرٰی عَلَیَّ فِیهِ قَضَاؤُکَ، وَ اَلْزَمَنِی حُکْمُکَ وَ بَلاَؤُکَ،

﴿۱۱﴾ وَ قَدْ اَتَیْتُکَ یَا اِلٰهِی بَعْدَ تَقْصِیرِی وَ اِسْرَافِی عَلٰی نَفْسِی، مُعْتَذِرًا نَادِمًا، مُنْکَسِرًا مُسْتَقِیلاً، مُسْتَغْفِرًا مُنِیبًا، مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا، لاَ اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا کَانَ مِنِّی، وَ لاَ مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ فِی اَمْرِی غَیْرَ قَبُولِکَ عُذْرِی، وَ اِدْخَالِکَ اِیَّایَ فِی سَعَةِ رَحْمَتِکَ،

﴿۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِی، وَ ارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّی، وَ فُکَّنِی مِن شَدِّ وَثَاقِی، یَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِی، وَ رِقَّةَ جِلْدِی، وَ دِقَّةَ عَظْمِی، یَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِی وَ ذِکْرِی، وَ تَرْبِیَتِی وَ بِرِّی وَ تَغْذِیَتِی، هَبْنِی لاِبْتِدَاءِ کَرَمِکَ، وَ سَالِفِ بِرِّکَ بِی،

﴿۱۳﴾ یَا اِلٰهِی وَ سَیِّدِی وَ رَبِّی، اَتُرَاکَ مُعَذِّبِی بِنَارِکَ بَعْدَ تَوْحِیدِکَ، وَ بَعْدَ مَا انْطَوٰی عَلَیْهِ قَلْبِی مِن مَعْرِفَتِکَ، وَ لَهِجَ بِهِ لِسَانِی مِنْ ذِکْرِکَ، وَ اعْتَقَدَهُ ضَمِیرِی مِنْ حُبِّکَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِی وَ دُعَآئِی خَاضِعًا لِرُبُوبِیَّتِکَ، هَیْهَاتَ اَنْتَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَیِّعَ مَنْ رَبَّیْتَهُ، اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَیْتَهُ، اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَیْتَهُ، اَوْ تُسَلِّمَ اِلَی الْبَلاءِ مَنْ کَفَیْتَهُ وَ رَحِمْتَهُ،

﴿۱۴﴾ وَ لَیْتَ شِعْرِی یَا سَیِّدِی وَ اِلٰهِی وَ مَولاَیَ، اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰی

وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ ساجِدَةً، وَ عَلَى اَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوحِيدِكَ صادِقَةً، وَ بِشُكْرِكَ مادِحَةً، وَ عَلَى قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَ عَلَى ضَمآئِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صارَتْ خاشِعَةً، وَ عَلَى جَوارِحَ سَعَتْ اِلَى اَوْطانِ تَعَبُّدِكَ طائِعَةً، وَ اَشارَتْ بِاسْتِغْفارِكَ مُذْعِنَةً، ما هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَ لا اُخْبِرْنا بِفَضْلِكَ عَنْكَ،

﴿۱۵﴾ يا كَرِيمُ يا رَبِّ، وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلاءِ الدُّنْيا وَ عُقُوباتِها، وَ ما يَجْرِي فِيها مِنَ الْمَكارِهِ عَلَى اَهْلِها، عَلَى اَنَّ ذٰلِكَ بَلاءٌ وَ مَكْرُوهٌ، قَلِيلٌ مَكْثُهُ، يَسِيرٌ بَقائُهُ، قَصِيرٌ مُدَّتُهُ، فَكَيْفَ احْتِمالِي لِبَلاءِ الْاٰخِرَةِ، وَ جَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكارِهِ فِيها،

﴿۱۶﴾ وَ هُوَ بَلاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ، وَ يَدُومُ مَقامُهُ، وَ لا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهِ، لِاَنَّهُ لا يَكُونُ اِلّا عَنْ غَضَبِكَ وَ انْتِقامِكَ وَ سَخَطِكَ، وَ هٰذا ما لا تَقُومُ لَهُ السَّمٰواتُ وَ الْاَرْضُ، يا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ،

﴿۱۷﴾ يا اِلٰهِي وَ رَبِّي وَ سَيِّدِي وَ مَوْلايَ، لِاَيِّ الْاُمُورِ اِلَيْكَ اَشْكُو، وَ لِما مِنْها اَضِجُّ وَ اَبْكِي، لِاَلِيمِ الْعَذابِ وَ شِدَّتِهِ، اَمْ لِطُولِ الْبَلاءِ وَ مُدَّتِهِ، فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوباتِ مَعَ اَعْدائِكَ، وَ جَمَعْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَ اَهْلِ بَلائِكَ، وَ فَرَّقْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَ اَحِبّائِكَ وَ اَوْلِيائِكَ،

﴿۱۸﴾ فَهَبْنِي يا اِلٰهِي وَ سَيِّدِي وَ مَوْلايَ وَ رَبِّي، صَبَرْتُ عَلى عَذابِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلى فِراقِكَ، وَ هَبْنِي صَبَرْتُ عَلى حَرِّ نارِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلى كَرامَتِكَ، اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النّارِ

وَ رَجآئِی عَفْوُكَ،

﴿۱۹﴾ فَبِعِزَّتِكَ يا سَيِّدِی وَ مَولایَ اُقْسِمُ صادِقًا، لَئِنْ تَرَكْتَنِی ناطِقًا، لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِها ضَجِيجَ الْاٰمِلِينَ، وَ لَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُراخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ، وَ لَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكآءَ الْفاقِدِينَ، وَ لَاُنادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِينَ،

﴿۲۰﴾ يا غايَةَ اٰمالِ الْعارِفِينَ، يا غِياثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، يا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ، وَ يا اِلٰهَ الْعالَمِينَ، اَفَتُراكَ سُبْحانَكَ يا اِلٰهِی وَ بِحَمْدِكَ، تَسْمَعُ فِيها صَوتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيها بِمُخالَفَتِهِ، وَ ذاقَ طَعْمَ عَذابِها بِمَعْصِيَتِهِ، وَ حُبِسَ بَيْنَ اَطْباقِها بِجُرْمِهِ وَ جَرِيرَتِهِ،

﴿۲۱﴾ وَ هُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ، وَ يُنادِيكَ بِلِسانِ اَهْلِ تَوحِيدِكَ، وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ، يا مَولایَ فَكَيْفَ يَبْقٰی فِی الْعَذابِ وَ هُوَ يَرْجُو ما سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ، اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَ هُوَ يَأْمَلُ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ، اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُها وَ اَنْتَ تَسْمَعُ صَوتَهُ وَ تَرٰی مَكانَهُ،

﴿۲۲﴾ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُها وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ، اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْباقِها وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ، اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبانِيَتُها، وَ هُوَ يُنادِيكَ يا رَبَّهُ، اَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِی عِتْقِهِ مِنْها فَتَتْرُكُهُ فِيها،

﴿۲۳﴾ هَيْهاتَ ما ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَ لَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ، وَ لَا مُشْبِهٌ لِما عامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسانِكَ، فَبِالْيَقِينِ اَقْطَعُ

لَو لاٰ مَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ، وَ قَضَيْتَ بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ، لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَ سَلَامًا، وَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَ لَا مُقَامًا،

﴿۲۴﴾ لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ، اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ، مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِينَ، وَ اَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ، وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا، وَ تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا، اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ،

﴿۲۵﴾ اِلٰهِي وَ سَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا، وَ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا، وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا، اَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ، كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ، وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ، وَ كُلَّ قَبِيحٍ اَسْرَرْتُهُ،

﴿۲۶﴾ وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ، كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ، اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ، وَ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ، الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي، وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي، وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَآئِهِمْ، وَ الشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ، وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهُ، وَ بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ،

﴿۲۷﴾ وَ اَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ، اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ، اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ، اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ، اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ، اَوْ خَطَإٍ تَسْتُرُهُ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، يَا اِلٰهِي وَ سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ وَ مَالِكَ رِقِّي، يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِي، يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَ مَسْكَنَتِي، يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَ فَاقَتِي،

﴿۲۸﴾ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَ قُدْسِكَ، وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَائِكَ، اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِی مِنَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً، وَ بِخِدْمَتِكَ مَوصُولَةً، وَ اَعْمَالِی عِنْدَكَ مَقْبُولَةً، حَتّٰی تَكُونَ اَعْمَالِی وَ اَوْرَادِی كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا، وَ حَالِی فِی خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا،

﴿۲۹﴾ یَا سَیِّدِی یَا مَنْ عَلَیْهِ مُعَوَّلِی، یَا مَنْ اِلَیْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِی، یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، قَوِّ عَلٰی خِدْمَتِكَ جَوَارِحِی، وَ اشْدُدْ عَلَی الْعَزِیْمَةِ جَوَانِحِی، وَ هَبْ لِیَ الْجِدَّ فِی خَشْیَتِكَ، وَ الدَّوَامَ فِی الِاتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ، حَتّٰی اَسْرَحَ اِلَیْكَ فِی مَیَادِینِ السَّابِقِینَ، وَ اُسْرِعَ اِلَیْكَ فِی الْبَارِزِینَ، وَ اَشْتَاقَ اِلٰی قُرْبِكَ فِی الْمُشْتَاقِینَ، وَ اَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِینَ، وَ اَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِینَ، وَ اَجْتَمِعَ فِی جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِینَ،

﴿۳۰﴾ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِی بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ، وَمَنْ كَادَنِی فَكِدْهُ، وَاجْعَلْنِی مِنْ اَحْسَنِ عَبِیدِكَ نَصِیبًا عِنْدَكَ، وَ اَقْرَبِهِم مَنْزِلَةً مِنْكَ، وَ اَخَصِّهِم زُلْفَةً لَدَیْكَ، فَاِنَّهُ لَا یُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ، وَ جُدْ لِی بِجُودِكَ، وَ اعْطِفْ عَلَیَّ بِمَجْدِكَ، وَ احْفَظْنِی بِرَحْمَتِكَ،

﴿۳۱﴾ وَاجْعَلْ لِسَانِی بِذِكْرِكَ لَهِجًا، وَ قَلْبِی بِحُبِّكَ مُتَیَّمًا، وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ، وَ اَقِلْنِی عَثْرَتِی، وَ اغْفِرْ زَلَّتِی، فَاِنَّكَ قَضَیْتَ عَلٰی عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ، وَ اَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ، وَ ضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ، فَاِلَیْكَ یَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِی، وَ اِلَیْكَ یَا رَبِّ مَدَدْتُ یَدِی،

﴿۳۲﴾ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي، وَ بَلِّغْنِي مُنَايَ، وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي، وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي، يَا سَرِيعَ الرِّضَا، اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ، فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ، يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ، وَ ذِكْرُهُ شِفَاءٌ، وَ طَاعَتُهُ غِنًى، اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ، وَ سِلَاحُهُ الْبُكَاءُ،

﴿۳۳﴾ يَا سَابِغَ النِّعَمِ، يَا دَافِعَ النِّقَمِ، يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ، يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ آلِهِ، وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيْرًا۔

(۱) خدایا میں تجھ سے تیرے رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز سے بڑی ہے اور تیری اس قوت کا واسطہ دیکر جس کی وجہ سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز نے اس کے آگے فروتنی کی ہے اور ہر چیز اس سے پست ہے اور تیرے اس جبروت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس کے سبب سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری عزّت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس کے آگے کوئی چیز نہیں ٹھہرتی اور تیری عظمت کے واسطہ سے جس سے ہر چیز بھری نظر آتی ہے اور تیری اس سلطنت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر غالب ہے۔

(۲) اور تیری ذات کے واسطہ سے جو ہر شی کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی

ہے اور تیرے ناموں کے واسطہ سے جس سے ہر چیز کے ارکان بھرے ہیں اور تیرے علم کے واسطہ سے جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہے اور تیری ذات کے نور کے واسطہ سے جس کی وجہ سے ہر چیز روشن ہے اے نور اے پاکیزہ اے سب سے پہلے اور اے سب سے آخر۔

(۳) خدایا میرے وہ کل گناہ بخش دے جو برائیوں اور آفتوں سے بچانے والی پناہوں کو ختم کر دیتے ہیں خدایا میرے وہ سارے گناہ معاف کر دے جو بلاؤں کے نازل ہونے کا سبب ہوتے ہیں خدایا میرے وہ تمام گناہ بخش دے جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں خدایا میرے ان کل گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کو قبول ہونے سے روک دیتے ہیں خدایا ان گناہوں کو بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہیں خدایا میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے کئے ہیں اور ان گناہوں کو جو مجھ سے ہو گئے ہوں۔

(۴) خدایا میں تیری یاد کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں تقرب چاہتا ہوں اور تیری ہی ذات کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بخشش اور کرم کے ذریعہ کہ میرے لئے اپنا قرب زیادہ کر اور مجھے شکریہ کی توفیق دے اور اپنی یاد میرے دل میں ڈال دے خدایا

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گڑگڑانے والے عاجزی کرنے والے خضوع وخشوع کرنے والے اور رونے والے کے سوال کی طرح کہ تو میرے گناہوں کو درگذر کر اور مجھ پر رحم کر اور جو کچھ تو نے میرا حصہ لگایا ہے اس پر میں راضی ہوں اور قناعت کروں اور ہر حال میں تیرے بندوں سے تواضع کروں۔

(۵) خدایا میں تیری بارگاہ میں اسی شخص جیسا سوال کرتا ہوں جس کا فاقہ سخت ہوگیا ہو اور تیرے پاس سختیوں میں اپنی حاجت اس نے پیش کی ہو اور جو کچھ تیرے خزانے میں ہو اس کے بارے میں اس کی رغبت بڑھتی ہوئی ہو اے خدا تیری بادشاہت عظیم ہے اور تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرا بدلہ لینا سمجھ سے باہر ہے اور تیرا حکم ظاہر ہے اور تیرا قہر غالب ہے اور تیری قدرت کی مشین چل رہی ہے اور تیری حکومت سے بھاگ کر نکل جانا ممکن نہیں ہے۔

(۶) خدایا میں نہیں پاتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے بخشنے والا اور نہ برائیوں کے لئے پردہ پوشی کرنے والا اور اپنی بدعملی کے لئے نیکی سے بدل دینے والا سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے تو پاک ومنزہ ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنی

جہالت سے جری ہوگیا اور اطمینان کرلیا تیرے ہمیشہ مجھ پر احسان کرنے کی وجہ سے اور تیری یاد کی وجہ سے۔

(۷) خدایا اے میرے مولا تو نے میری کتنی ہی برائیوں کو چھپایا اور کتنی بلاؤں کو تو نے ٹال دیا اور کتنی لغزشوں سے تو نے بچالیا اور کتنی اذیتوں کو تو نے دفع کیا اور کتنی خوبیاں جن کا میں بالکل مستحق نہیں تھا تو نے اس کو لوگوں میں پھیلا دیا ہے خدایا میری آزمایش بڑھ گئی اور میری بدحالی حد سے آگے بڑھ گئی ہے اور میرے نیک اعمال کم ہیں اور سخت تکلیفوں نے مجھے بٹھا دیا ہے اور مجھے نفع سے باز رکھا ہے میری امیدوں کی درازی نے اور دنیا نے مجھے اپنی فریب دہی سے دھوکہ میں رکھا اور میرے نفس نے اپنی خیانت اور ٹال مٹول سے دھوکہ دیا۔

(۸) اے میرے سردار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطہ سے کہ میری بداعمالی کو پہنچنے سے نہ روکے اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو مطلع ہے انہیں ظاہر کرکے مجھے ذلیل نہ کرنا اور میں اپنی غفلت خواہشوں کی کثرت اپنی جہالت اور نیکی کی طرف ہمیشہ کی کم رغبتی کے سبب جو برائیاں چھپ چھپ کر کر چکا ہوں ان کی سزا میں جلدی نہ کر۔

(۹) خدایا مجھ پر ہر حال میں اپنی عزت کے واسطے سے مہربان رہ اور میرے تمام معاملات میں مہربانی فرما میرے خدا میرے رب تیرے سوا اور کون ہے جس سے میں اپنی مصیبت کے دور کرنے اور اپنے معاملہ میں نظر کرنے کا سوال کروں میرے خدا میرے مولا تو نے میرے لئے ایک حکم جاری کیا جس میں میں نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی اور دشمن کی فریب کاری سے بچاؤ کا انتظام نہیں کیا۔

(۱۰) تو اس نے میری خواہش کے ذریعہ مجھے دھوکہ دے دیا اور قضاوقدر نے اس معاملہ میں اس کی مدد کردی اس طرح تیری مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کر گیا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کردی ہے بہرحال اس معاملہ میں میرے ذمہ تیری حمد بجالانا ضروری ہے اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے ان تمام امور میں جس میں تیرا فیصلہ مجھ پر جاری ہوا اور تیرا حکم اور تیری آزمائش میرے لئے لازم ہوئی اور میں۔

(۱۱) اے خدا تیری بارگاہ میں آیا ہوں کوتاہی و نفس پر زیادتی کے بعد عذر کرتا ہوا شرمندہ انکساری کے ساتھ چھٹکارا چاہتا ہوں طلبِ مغفرت کرتا ہوں گڑگڑاتا ہوا اقرار کرتا ہوا یقین کرتا ہوا اعتراف کرتا ہوں کیونکہ جو مجھ سے ہوگیا ہے اس سے کہیں بھاگنے کا بھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ

رونے کی جگہ کہ پناہ لوں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کر لے اور اپنی وسعت رحمت میں مجھ کو داخل کر لے۔

(۱۲) خدایا میرا عذر قبول کر لے اور میری تکلیف کی سختی پر رحم کر اور میری ان زنجیر کو کھول دے جس میں میں جکڑا ہوا ہوں اے میرے خدا میرے جسم کی ناتوانی اور میری جلد کی کمزوری اور میری ہڈیوں کے دبلے پن پر رحم کر اے وہ ذات جس نے میری تخلیق کی ابتدا کی میرا ذکر بھی کیا او میری تربیت بھی کی میرے ساتھ نیکی کی میری غذا کا انتظام کیا جیسے تو نے کرم کی ابتدا کی تھی اور پہلے سے نیکی کرتا آیا ہے اسے باقی رکھ۔

(۱۳) اے میرے خدا میرے سردار اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو اپنی آگ کے عذاب میں گرفتار دیکھے گا بعد اس کے کہ میں توحید کا اقرار کرنے والا ہوں اور میرا دل تیری محبت سے سرشار ہے اور میری زبان تیری یاد میں رطب اللسان ہے اور میرا دل تیری محبت کی گرہ باندھے ہوئے ہے اور بعد اس کے کہ میں تجھے پروردگار مان کر سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں او گڑگڑا کر تجھ سے دعا مانگتا ہوں میں یقین نہیں کرتا ہوں کہ تو ایسا کرے گا کہ عذاب دے

تیرا کرم اس سے کہی زیادہ ہے کہ اس کو ضائع کردے جس کو پالا ہو اور اسے دور کردے جسے قرب دیا ہو یا اس کو نکال دے جسے پناہ دی ہو یا اسے بلا کے حوالے کردے جس کے لئے کافی ہوا ہو اور رحم کیا ہو اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔

(۱۴) اے میرے سردار اے میرے خدا کیا تو آتش جہنم کو ان چہروں پر مسلط کرے گا جو تیری عظمت کے لئے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور ان زبانوں پر مسلط کردے گا جو سچائی کے ساتھ تیری توحید کے لئے گویا ہیں اور تیرے شکر میں تیری مدح کر رہی ہیں اور ان دلوں پر مسلط کرے گا جو تیرے معبود ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں اور ان ضمیروں پر مسلط کرے گا جنہیں تیرا علم اتنا مل گیا ہے کہ وہ تیری بارگاہ میں پست ہیں اور ان اعضاء جوجوارح پر جن کی باگ ڈور اسی حد تک محدود رہی کہ برضا و رغبت تیرے بندہ ہونے کا اقرار کریں اور یقین کے ساتھ تجھ سے طلب مغفرت کرنے کی کوشش کریں نہ تو ایسا کوئی گمان ہے تیرے بارے میں اور نہ تیرے فضل کے بارے میں ہم کو ایسی خبر دی گئی ہے۔

(۱۵) اے صاحب کرم اے پروردگار اور تو جانتا ہے میری کمزوری کو دنیا کی

چھوٹی آزمائشوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اور جو مکروہات دنیا کے لوگوں پر گزرتے ہیں باوجود یہ کہ وہ آزمائش اور تکلیف دیر پا نہیں ہوتی. اس کی مدت تھوڑی اور اس کی بقا چند روزہ ہوتی ہے تو بھلا مجھ سے آخرت کی بلا اور وہاں کے بڑے بڑے مکروہات کیونکر برداشت ہوں گے۔

(۱۶) جب کہ وہاں کی بلا کی مدت طولانی اور اس کا قیام دوامی ہوگا اور جو اس میں ہوگا اس کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اس لئے کہ وہ عذاب تیرے غضب، انتقام اور غصہ کے سبب سے ہوگا اور تیرے غصہ کو نہ آسمان برداشت کرتا ہے نہ زمین اے میرے سردار تو بھلا میری کیا حالت ہوگی حالانکہ میں تیرا ایک کمزور ذلیل اور حقیر مسکین اور عاجز بندہ ہوں۔

(۱۷) اے میرے خدا اے میرے پروردگار اور سردار و مولا کن کن امور کی تیری بارگاہ میں شکایت کروں اور کن کن باتوں کے لئے روؤں اور چلاؤں دردناک عذاب اور اس کی سختی کے لئے یا طولانی بلا اور اس کی مدت کی زیادتی کے لئے اگر تو نے عذاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ قرار دے دیا اور عذاب والوں کو اور مجھ کو جمع کر دیا اور میرے اور

اپنے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دی تو تجھے معلوم ہے۔

(۱۸) اے میرے معبود اے سردار اے میرے مولا اے میرے پروردگار میں عذاب پر تو صبر کرلوں گا لیکن تیری جدائی پر کیونکر صبر کروں گا میں نے مان لیا کہ میں تیری آگ یا آتش جہنم میں کیوں کر رہ سکوں گا حالانکہ مجھے تیری معافی کی امید لگی ہے۔

(۱۹) اے میرے سردار اے میرے مولا تیری ہی عزت کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں اگر تو نے میرا ناطقہ بند کر یا تو میں اہل جہنم کے درمیان سے ضرور اسی طرح نام لے کر چیخوں گا جیسے کہ امید لگانے والے چیختے ہیں اور ضرور اسی طرح فریاد کروں گا جیسے فریادی فریاد کرتے ہیں اور ضرور تیری رحمت کے فراق میں ویسے ہی روؤں گا جیسے ناامید ہونے والے روتے ہیں اور ضرور بار بار تجھے پکاروں گا اے مومنوں کے سرپرست،

(۲۰) اور اے معرفت رکھنے والوں کی امید کی منزل اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے سچوں کے دلوں کے محبوب اور اے عالمین کے خدا تو جہاں بھی رہے اے معبود تو پاک ہے اے میرے خدا اور میں تیری حمد کرتا ہوں کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تو اسی آگ میں سے ایک فرمانبردار بندہ کی آواز سنے جو اپنی مخالفت کی پاداش میں قیدی ہو اور

اس کے عذاب کا مزہ چکھ رہا ہو اپنی معصیت کی وجہ سے اور اپنے جرم اور خطا کے بدلہ اس کے تہ بہ تہ طبقات میں بند کیا گیا ہو۔

(۲۱) اور وہ تیری بارگاہ میں چیختا ہو تیری رحمت کی امید لگانے والے کی طرح اور تیری توحید کے ماننے والوں کی زبان سے تجھ کو پکار رہا ہو اور تیری بارگاہ میں تیری ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہوا ے میرے مولا پھر وہ عذاب میں کیسے رہ سکے گا حالانکہ تیرے گذشتہ حلم و مہربانی کی امید لگائے ہو یا کیوں کر اس کو آتش جہنم تکلیف دے گی درآں حالیکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کے آس لگائے ہو یا اس کو جہنم کا شعلہ کیوں کر جلائے گا حالانکہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہو اور اس کی جگہ کو دیکھ رہا ہو۔

(۲۲) یا اس کو جہنم کی آواز کیوں کر پریشان کرے گی درآں حالیکہ تو اس کی کمزوری سے واقف ہے یا کیوں کر اس کے طبقوں میں وہ حرکت کر سکتا ہے جب کہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیوں کر اس کو اس کے شعلے پریشان کر سکتے ہیں جب کہ وہ تجھے اپنا رب کہکر بلا رہا ہو کیوں کر ہو سکتا ہے کہ وہ تو اپنے جہنم سے آزاد ہو جانے میں تیرے فضل کی امید رکھتا ہو اور تو اسے چھوڑ دے۔

(۲۳) ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہے نہ تیری نسبت یہ گمان ہے اور نہ تیرے فضل سے

ایسی بات مشہور ہے اور نہ اپنی نیکی اور احسان کے باعث تو نے اہل توحید کے ساتھ کبھی اس طرح کا معاملہ کیا ہے پس میں تو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفین کو جہنم میں دائمی سزا کا حکم نہ دے دیا ہوتا تو کل کی کل آتش جہنم کو سرد اور سلامتی کا ذریعہ بنا دیتا اور کسی ایک کا بھی اس میں قیام و قرار نہ ہوتا۔

(۲۴) لیکن خود تو نے تیرے نام پاک و پاکیزہ ہیں قسم کھائی ہے کہ جہنم کو کافروں سے بھر دے گا چاہے وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے اور دشمنی رکھنے والوں کو ہمیشہ اسی میں رکھے گا اور تو وہ ذات ہے کہ تیری تعریف جلیل و عظیم ہے تو پہلے ہی فرما چکا ہے اور انعام و اکرام و احسان سے فرما چکا ہے کہ کیا وہ شخص جو مؤمن ہو اس کے مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو یہ کبھی برابر نہ ہوں گے۔

(۲۵) اے میرے معبود اے میرے سردار اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس قدرت کے وسیلہ سے جو تجھے حاصل ہے اور اس فیصلہ کے واسطے سے جو تو نے حتمی طور پر فرمایا اور جن پر تو نے جاری کیا ان پر ان کا نفاذ ہو گیا تجھ سے سوال ہے کہ اس رات میں اور اس وقت میں میرا ہر وہ

جرم جو مجھ سے ہوگیا ہو اور ہر گناہ جو مجھ سے سرزد ہوا ہو اور ہر برائی جس کو چھپا کے کیا ہو معاف کردے۔

(۲۶) اور جہالت جس کو میں عمل میں لایا چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو پوشیدہ کیا ہو یا ظاہر بظاہر کیا ہو اور ہر ایسی برائی جس کے اندراج کا تو نے کرام کاتبین کو حکم دے دیا ہے معاف کردے جن کو تو نے میرے ہر فعل کی نگرانی سپرد کی ہے اور میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تو نے میرا گواہ بنا دیا ہے اور ان کے ماورا تو خود بھی میرے اوپر نگراں ہے اور گواہ ہے ان کا جو ان سے مخفی ہے حالانکہ اپنی رحمت سے تو ان کو چھپاتا رہتا ہے اور اپنے فضل سے پردہ ڈالتا ہے۔

(۲۷) اور میرا بڑا حصہ قرار دے ہر اس نیکی میں جسے تو نازل کرے یا اس احسان میں جو تو کرے یا اس نیکی میں جسے تو پھیلائے یا رزق میں جسے تو وسیع کرے یا گناہ میں جسے تو معاف کرے یا غلطی میں جسے تو چھپادے اے میرے پروردگار اے میرے رب اے رب اے رب اے میرے خدا، سردار، مولا اے میری بندگی کے مالک اور جس کے ہاتھ میں میری تقدیر ہے اے میرے نقصان اور غربت کے جاننے والے اور اے میرے فقر و فاقہ سے واقف۔

(۲۸) اے پروردگار اے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے حق اور پاکیزگی کے واسطہ سے اور تیری عظیم صفتوں اور ناموں کے واسطہ سے کہ میرے رات اور دن کے اوقات کو اپنی یاد سے بھر دے اپنی خدمت میں لگے رہنے کی دھن میں لگا دے اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتا کہ میرے کل اعمال اور وظائف کی ایک ہی ورد ہو جائے اور مجھے تیری ہی خدمت کرتے رہنے میں دوام حاصل ہو جائے۔

(۲۹) اے میرے سردار اے وہ جس کا مجھے آسرا ہے اور جس کے پاس اپنی شکایت لاتا ہوں اے میرے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار میرے ہاتھ پاؤں کو اپنی خدمت کے لئے مضبوط کر دے اور اس ارادہ کے لئے میرے قلب کو توانا کر دے اور تجھ سے خوف میں کوشش کی توفیق عطا کر اور تیری خدمت کے لگاتار انجام دینے کی، تا کہ سبقت کرنے والوں کے میدان میں تیرے حضور میں آنے کے لئے آگے بڑھتا رہوں اور تیری خدمت میں پہنچنے کے لئے جلدی کرنے والوں میں تیز رہوں اور تیرا قرب حاصل کرنے کا شوق رکھنے والوں کا شوق ہو اور تیری بارگاہ میں خلوص رکھنے والوں

کا سا قرب حاصل ہو اور تجھ پر یقین رکھنے والوں کا سا خوف مل جائے اور تیری بارگاہ میں مومنین کے ساتھ میں بھی جمع ہو جاؤں۔

(۳۰) خدایا جو شخص میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ارادہ کر اور جو مجھ سے چال چلے تو بھی اسے ویسا ہی بدلہ دے اور مجھے ان بندوں میں قرار دے جو حصّہ پانے میں تیرے نزدیک سب سے اچھے ہوں اور تیرے قرب میں بڑی منزلت رکھتے ہوں اور تیرے حضور میں انھیں خاص خصوصیت حاصل ہو اس لئے کہ یہ رتبہ تیرے خاص فضل کے بغیر نہیں مل سکتا ہے اور اپنی خاص مہربانی سے مجھے بہرہ ور فرما اور اپنی شان کے مطابق مجھ پر مہربانی کر اور اپنی رحمت سے مجھ کو محفوظ فرما۔

(۳۱) اور میری زبان کو اپنی یاد میں چلتا رکھ اور میرے دل کو اپنی محبت میں مستغرق رکھ اور میری دعا خوبی کے ساتھ قبول فرما اور میری لغزش کو درگزر کر اور میری خطا معاف کر اس لئے تو نے اپنے بندوں کے بارے میں طے کیا ہے کہ وہ تیری عبادت کریں اور تو نے انہیں اپنے سے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور تو ان کے قبول کرنے کا ضامن ہے پس اے خدا میں نے تیری ہی طرف لو لگائی ہے اور اے

پروردگار تیری جانب اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں۔

(۳۲) پس اپنی عزت کے صدقہ میں میری دعا قبول کرلے اور میری امید عطا کردے اور اپنے فضل سے میری امید کو نہ توڑ اور جنوں اور انسانوں میں سے جتنے میرے دشمن ہیں ان کے شر سے بچالے اے سب سے جلدی راضی ہونے والے اس کو بخش دے جس کے دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ بس نہیں ہے بیشک تو جو چاہے اسے کر گزرتا ہے اے وہ ذات کہ جس کا نام دوا ہے جس کا ذکر شفا ہے اور جس کی اطاعت مالداری ہے تو رحم کر اس پر جس کی پونجی امید ہے اور جس کا ہتھیار گریہ ہے۔

(۳۳) اے نعمتوں کے گوارا بنانے والے اے بلاؤں کے دور کرنے والے اے اندھیروں میں گھبرانے والوں کو روشنی دینے والے اے ایسے عالم جس کو کسی نے تعلیم نہیں دی محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود نازل فرما اور میرے حق میں وہ کر جو تیری شان کے زیبا ہے اور اللہ کا درود ہو اس کے رسولؐ پر اور صاحب برکت اماموں پر ان کی آل میں سے اور ایسا بہت سا سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔

(۳) رحمت کی دعا

﴿حدیث نمبر:165﴾

شبِ جمعہ اس دعا کو دس (۱۰) مرتبہ پڑنا چاہئے تا کہ رحمت اور برکتِ الٰہی زندگی میں شامل حال ہو۔

یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّةِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِیَّةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّةً وَ اغْفِرْ لَنَا یَا ذَا الْعُلٰی فِی هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ۔[1]

اے مخلوق پر ہمیشہ فضل کرنے والے۔ اے وہ جس کے ہاتھ عطا و بخشش کے لئے کھلے ہوئے ہیں اے عظیم نعمتیں عطا کرنے والے اپنی مخلوقات میں سے بہترین مخلوق محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر اپنا درود بھیج اور اے بلند مرتبہ والے اس رات میں میرے گناہوں کو بخش دے۔

(۴) طلبِ خیر کی دعا

﴿حدیث نمبر:166﴾

یَا مَنْ خَتَمَ النُّبُوَّتَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ اِخْتِمْ لِیْ فِی

---

[1] فضل الصلوات علی النبی، ص ۳۳۶، ح ۱۹۵؛ مصباح کفعمی ص ۶۴۷؛ مفاتیح نوین ص ۹۴۲۔

يَوْمِي هٰذَا بِخَيْرٍ وَ سَنَتِي بِخَيْرٍ وَ عُمْرِيْ بِخَيْرٍ۔[1]

جو شخص اس دعا کو پڑھے اور اس رات یا اسی مہینہ میں یا اسی سال میں مرجائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۵) کامیابی آخرت کی دعا

﴿حدیث نمبر:167﴾

روایت بیان ہوئی ہے کہ جو شخص شب جمعہ اس دعا کو پڑھے تو وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا یہ دعا اس کے لئے باعث کامیابی ہوگی اور اس کے گناہان کبیرہ وصغیرہ کی بخشش کی موجب ہوگی۔

وہ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى فَنَائِهَا وَمِنَ الْآخِرَةِ اِلٰى بَقَائِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔[2]

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے ابتدائے دنیا سے اس کے فنا تک اور آخرت سے اس کے بقاء تک ساری تعریف اللہ کے لئے ہے ہر نعمت

---

[1] بحار، ج ۸۳، ص ۲۶۷، ح ۳۸ ب ۶۷؛ فلاح السائل، ص ۲۲۱۔

[2] بحار، ج ۱۰۲، ص ۳۵ ف، اول؛ الذریعہ، ج ۱۳، ص ۲۶۰ (۹۶۲)۔

کے مقابلہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر گناہ کے لئے بوسیلہ رحمت خدا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اے بڑے رحم کرنے والے۔

(۶) معافی گناہ کی دعا

﴿حدیث نمبر:168﴾

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں عبداللہ بن سنان سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص شبِ جمعہ نماز مغرب کے بعد نافلہ مغرب کے آخری سجدے میں یہ (دعا سات مرتبہ) کہے اور اگر ہر شب کہے تو بہتر ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَ اِسْمِکَ الْعَظِیْمِ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمِ۔[1]

اے اللہ میں تجھے تیری وجہ کریم اور تیرے اسم عظیم کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور انکی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور میرے عظیم گناہوں کو بخش دے۔ یہ سات مرتبہ کہے تو جوں ہی وہ

[1] فقیہ، ج۱، ص۲۷۳، ب۵۷، ح۳۳، س۱۲۴۹۔

سلام پھیرے گا اللہ اسکی مغفرت کر دیگا۔

(۷) ادائے قرض کی دعا

﴿حدیث نمبر 169﴾

جناب مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار میں جناب شیخ طوسی کی کتاب مصباح المتہجد اور کتاب جمال الاسبوع سے روایت بیان کی ہے کہ جس کو کوئی حاجت پیش آجائے تو روز منگل، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھے اور افطار سے پہلے کوئی چیز صدقہ دے اور شب جمعہ جب نماز عشا سے فارغ ہوگا تو سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ اِسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَ عَيْنِكَ الْمَاضِيَةِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ اَنْ تَقْضِیَ دَيْنِیْ وَ تُوَسِّعَ عَلَیَّ رِزْقِیْ۔[1]

پس جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالی اس کی روزی میں وسعت قرار دے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا۔

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۸۷، ح ۱، ب ۹۶/۳۔

(۸) دفع گرفتاری کی دعا

﴿حدیث نمبر:170﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ غم واندوہ اور گرفتاری کو دور کرنے کے لئے شب جمعہ نماز عشا سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِيْنَ۔[1]

اے پاک ومنزہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوگیا ہوں۔

﴿حقیقت توسّل﴾

خداوند متعال سورۂ مائدہ آیہ نمبر ۳۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿۷﴾:﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِی سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾.

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور قرب خدا کا وسیلہ تلاش کرو اور راہِ خدا میں جہاد کرو تا کہ فلاح اور نجات پاجاؤ۔

اس آیت میں روئے سخن اہل ایمان کی طرف ہے اور نجات کے لیے

---

[1] بحار، ج ۹۰، ص ۱۹۱، ح ۳۱، ب ۴۔

انہیں تین حکم دیئے گئے ہیں پہلے فرمایا گیا ہے اے ایمان والو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰه﴾ اس کے بعد حکم دیا گیا ہے تقرب الٰہی کا وسیلہ اختیار کرو ﴿وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ آخر راہ خدا میں جہاد کا حکم دیا گیا ہے ﴿وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ﴾ ان سب احکام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نجات پا جاؤ گے ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾۔

اس آیت میں جس موضوع کو زیر بحث لایا جانا چاہئے وہ اس میں اہل ایمان کو وسیلہ تلاش کرنے کے لیے دیا جانے والا حکم ہے۔

وسیلہ قرب حاصل کرنے کو کہتے ہیں یا اس چیز کو کہتے ہیں جو لگاؤ اور رضا و رغبت سے دوسرے کا قرب حاصل کرنے کا باعث بنے لہذا آیت میں لفظ وسیلہ ایک وسیع مفہوم کا حامل ہے اس کے مفہوم میں ہر وہ کام اور چیز شامل ہے جو پروردگار کی بارگاہِ مقدس سے قریب ہونے کا باعث ہو اس میں اہم ترین خدا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لانا اور جہاد کرنا، نیز نماز زکوۃ، روزہ اور خانہ خدا کا حج، اسی طرح صلہ رحمی، راہِ خدا میں پنہاں و یا آشکار خرچ کرنا اور ایسا ہر اچھا اور نیک کام اس کے مفہوم میں داخل ہے۔

﴿حدیث نمبر:171﴾

﴿خطبہ:۱۱۰﴾

حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿۱﴾ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَوَسَّلَ بِهِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اَلْاِيْمَانُ بِهٖ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ الْجِهَادُ فِى سَبِيْلِهٖ فَاِنَّهُ ذِرْوَةُ الْاِسْلَامِ، وَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ فَاِنَّهَا الْفِطْرَةُ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا الْمِلَّةُ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ فَاِنَّهَا فَرِيْضَةٌ وَاجِبَةٌ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِنَّهُ جُنَّةٌ مِنَ الْعِقَابِ،

﴿۲﴾ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ اِعْتِمَارُهُ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَرْحَضَانِ الذَّنْبَ، وَ صِلَةُ الرَّحِمِ فَاِنَّهَا مَثْرَاةٌ فِى الْمَالِ وَ مَنْسَأَةٌ فِى الْاَجَلِ، وَ صَدَقَةُ السِّرِ فَاِنَّهَا تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ وَ صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهَا تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ فَاِنَّهَا تَقِى مَصَارِعَ الْهَوَانِ۔[1]

(۱) اللہ والوں کے لئے اس بارگاہ تک پہونچنے کا بہترین وسیلہ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان اور راہ خدا میں جہاد ہے کیونکہ جہاد اسلام کی سربلندی ہے اور کلمہ اخلاص ہے کہ یہ فطرت الٰہیہ ہے اور نماز کا قیام

---

[1] نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۰، ص ۲۱۸، چھاپ ایران۔

ہے کہ یہ عین دین ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے کہ یہ فریضہ واجب ہے اور ماہ رمضان کا روزہ ہے کہ یہ عذاب سے بچنے کی سپر ہے۔

(۲) اور حج بیت اللہ ہے اور عمرہ ہے کہ یہ فقر کو دور کر دیتا ہے اور گناہوں کو دھو دیتا ہے اور صلہ رحم ہے کہ یہ مال میں اضافہ اور اجل کے ٹالنے کا ذریعہ ہے اور پوشیدہ طریقہ سے خیرات ہے کہ یہ گناہوں کا کفارہ ہے اور علی الاعلان صدقہ ہے کہ یہ بدترین موت کے دفع کرنے کا ذریعہ ہے اور اقربا کے ساتھ نیک سلوک ہے کہ یہ ذلت کے مقامات سے بچانے کا وسیلہ ہے۔

انبیاء، ائمہ اور خدا کے نیک بندوں کی شفاعت بھی کہ جو صراحت قرآنی کے مطابق تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے وسیلہ کے وسیع مفہوم میں داخل ہے۔ اسی طرح پیغمبر اور امام کی پیروی بھی بارگاہ الٰہی کی قربت کا موجب ہیں یہاں تک کہ خدا کو انبیا، ائمہ اور صالحین کے مرتبہ ومقام کا واسطہ دینا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے کیونکہ ان کا ذکر دراصل ان کے مقام اور مکتب کو اہمیت دینے کے مترادف ہے۔[1]

---

[1] تفسیر نمونہ، ج ۳، ص ۱۰۹، مائدہ آیت ۳۵۔

(۹) دُعائے توسُّل

﴿حدیث نمبر:172﴾

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، يَا اَبَاالْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۲﴾ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا اَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ، يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰه۔

﴿۳﴾ يَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ، يَا سَيِّدَتَنَا وَ مَوْلَاتَنَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهَةً عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعِی لَنَا عِنْدَاللّٰه۔

﴿٤﴾ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا،

﴿۵﴾ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَاالشَّهِيدُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۶﴾ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۷﴾ يَا اَبَاجَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۸﴾ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۹﴾ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ، اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۰﴾ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسٰى، اَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ،

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَ اسْتَشْفَعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۱﴾ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَ اسْتَشْفَعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۲﴾ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَيُّهَا الْهَادِى النَّقِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَ اسْتَشْفَعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۳﴾ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَ اسْتَشْفَعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۴﴾ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ، اَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ، يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا، اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَ اسْتَشْفَعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

دعا کے بعد اپنی حاجت طلب کرے کہ وہ انشاء اللہ پوری ہوگی۔[۱]

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے بعد یہ بھی پڑھے:

﴿۱۵﴾ یا سادَتی وَ مَوالیَّ، اِنّی تَوَجَّهْتُ بِکُمْ اَئِمَّتی وَ عُدَّتی لِیَوْمِ فَقْری وَ حاجَتی اِلَی اللّٰهِ، وَ تَوَسَّلْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰهِ، وَ اسْتَشْفَعْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰهِ، فَاشْفَعُوا لی عِنْدَاللّٰهِ، وَاسْتَنْقِذُونی مِنْ ذُنُوبی عِنْدَاللّٰهِ، فَاِنَّکُمْ وَسیلَتی اِلَی اللّٰهِ۔

(۱۶) وَ بِحُبِّکُمْ وَ بِقُرْبِکُمْ اَرْجُو نَجاةً مِنَ اللّٰهِ، فَکُونُوا عِنْدَاللّٰهِ رَجائی، یا سادَتی یا اَوْلِیآءَ اللّٰهِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعینَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْداءَ اللّٰهِ ظالِمیهِمْ مِنَ الْاَوَّلینَ وَ الْاٰخِرینَ، اٰمینَ رَبَّ الْعالَمینَ۔[۲]

(۱) خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے پیغمبرؐ نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے وسیلے سے اے ابوالقاسمؐ اے اللہ کے رسولؐ اے امامؑ رحمت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

۱۔ بحار، ج ۹۹، ص ۲۴۷، ب ۵۹ ح ۸؛ مفاتیح نوین ص ۱۷۷۔

۲۔ تفسیر نمونہ، ج ۳، ص ۱۰۹، اور یس آیت ۹۔

(۲) اے ابوالحسنؑ اے امیر المومنینؑ اے علیؑ ابن ابی طالبؑ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۳) اے فاطمۃ الزہراؑ اے دختر محمدؐ اے رسولؐ کی آنکھوں کی ڈھنڈک اے ہماری سردار اور ہماری آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپکے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والی خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۴) اے ابومحمدؑ اے حسن بن علیؑ اے پسندیدہ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۵) اے ابوعبداللہؑ اے حسینؑ بن علیؑ اے شہید اے فرزند رسولؐ اے خلق

خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۶) اے ابوالحسنؑ اے علیؑ بن الحسینؑ اے عابدوں کی زینت اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۷) اے ابوجعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ اے باقرؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۸) اے جعفرؑ ابن محمدؑ اے صادق اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوالحسنؑ۔

(۹) اے موسیٰ ابن جعفرؑ اے کاظمؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۰) اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن موسیٰؑ اے رضاؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۱) اے ابوجعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ اے تقی و جوادؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اسکی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور

اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۲) اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن محمدؑ اے ہادی نقیؑ اے فرزند رسول اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۳) اے ابومحمدؑ اے حسنؑ بن علی اے زکی اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۴) اے وصی حسنؑ اے خلف حجت اے قائم منتظر مہدیؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار و آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت

والےؑ خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۵) اے میرے سردار اور میرے آقا میرے ائمہؑ میرے سرمایہ میں اپنے فقر اور حاجت کے دن کے لئے تمہارے ذریعے اور وسیلے سے خدا کے سامنے حاضر ہوں اور خدا کے ہاں تمہیں اپنا سفارشی بناتا ہوں پس خدا کے حضور میری سفارش کیجئے، اور خدا کی جانب سے میرے گناہ معاف کروایئے کیونکہ آپ خدا کے ہاں میرا وسیلہ ہو۔

(۱۶) اور تمہاری محبت اور قربت کے وسیلے سے میں خدا سے طالب نجات ہوں پس میری امید گاہ بن جاؤ، اے میرے سردار اے خدا کے پیارے خدا کی رحمت ہو ان تمام پر اور خدا کی لعنت ہو ان دشمنان خدا پر جنہوں نے ان پر ظلم ڈھائے کہ جو اولین اور آخرین میں سے ہیں آمین اے رب العالمین۔

﴿۵﴾ حدیث کساء

﴿حدیث نمبر 173﴾

﴿۱﴾ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ

رَسُوْلُ اللّٰهِ فِی بَعْضِ الْاَیّامِ ، فَقالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكِ یا فاطِمَةُ، فَقُلْتُ عَلَیْكَ السَّلامُ، قالَ اِنّی اَجِدُ فِی بَدَنِی ضُعْفًا، فَقُلْتُ لَهُ اُعیذُكَ بِاللّٰهِ یا اَبَتاهُ مِنَ الضُّعْفِ،

﴿۲﴾ فَقالَ یا فاطِمَةُ اِیتِینی بِالْكِساءِ الْیَمانی فَغَطِّینی بِهِ، فَاَتَیْتُهُ بِالْكِساءِ الْیَمانی فَغَطَّیْتُهُ بِهِ، وَ صِرْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ، وَ اِذا وَجْهُهُ یَتَلَأْلَؤُ ، كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِی لَیْلَةِ تَمامِهِ وَ كَمالِهِ،

﴿۳﴾ فَما كانَتْ اِلّا ساعَةً، وَ اِذا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكِ یا اُمّاهُ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ السَّلامُ یا قُرَّةَ عَیْنی وَ ثَمَرَةَ فُؤادی، فَقالَ یا اُمّاهُ، اِنّی اَشَمُّ عِنْدَكِ رآئِحَةً طَیِّبَةً، كَاَنَّها رآئِحَةُ جَدّی رَسُولِ اللّٰهِ،

﴿٤﴾ فَقُلْتُ نَعَمْ، اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِساءِ ، فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِساءِ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا جَدّاهُ یا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَأْذَنُ لی اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِساءِ، فَقالَ وَ عَلَیْكَ السَّلامُ یاوَلَدی، وَ یا صاحِبَ حَوْضی، قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِساءِ،

﴿٥﴾ فَما كانَتْ اِلّا ساعَةً وَ اِذا بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ قَدْ اَقْبَلَ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكِ یا اُمّاهُ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ السَّلامُ یا وَلَدی، وَ یا قُرَّةَ عَیْنی، وَ ثَمَرَةَ فُؤادی، فَقالَ لی یا اُمّاهُ، اِنّی اَشَمُّ عِنْدَكِ رآئِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّها رآئِحَةُ جَدّی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ ،

﴿٦﴾ فَقُلْتُ نَعَمْ، اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخاكَ تَحْتَ الْكِساءِ، فَدَنَی الْحُسَیْنُ نَحْوَ الْكِساءِ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا جَدّاهُ، اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا مَنِ

اخْتارَهُ اللّٰهُ، اَتَاْذَنُ لِی اَنْ اَکُونَ مَعَکُمَا تَحْتَ الْکِسآءِ، فَقالَ وَ عَلَیْکَ السَّلامُ یا وَلَدِی، وَ یا شافِعَ اُمَّتِی، قَدْ اَذِنْتُ لَکَ، فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْکِسآءِ،

﴿۷﴾ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِکَ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طالِبٍ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْکَ السَّلامُ یا اَبَاالْحَسَنِ، وَ یا اَمِیرَالْمُؤْمِنِینَ، فَقالَ یا فاطِمَةُ، اِنِّی اَشَمُّ عِنْدَکِ رائِحَةً طَیِّبَةً، کَاَنَّهَا رآئِحَةُ اَخِی وَابْنِ عَمِّی رَسُولِ اللّٰهِ،

﴿۸﴾ فَقُلْتُ نَعَمْ، هٰا هُوَ مَعَ وَلَدَیْکَ تَحْتَ الْکِسآءِ، فَاَقْبَلَ عَلِیٌّ نَحْوَ الْکِسآءِ، وَ قالَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِی اَنْ اَکُونَ مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسآءِ، قالَ لَهُ وَ عَلَیْکَ السَّلامُ، یا اَخِی، یا وَصِیِّی، وَ خَلِیفَتِی، وَ صاحِبَ لِوآئِی، قَدْ اَذِنْتُ لَکَ، فَدَخَلَ عَلِیٌّ تَحْتَ الْکِسآءِ،

﴿۹﴾ ثُمَّ اَتَیْتُ نَحْوَ الْکِسآءِ، وَ قُلْتُ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا اَبَتاهُ یا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِی اَنْ اَکُونَ مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسآءِ، قالَ وَ عَلَیْکِ السَّلامُ یا بِنْتِی، وَ یا بَضْعَتِی، قَدْ اَذِنْتُ لَکِ، فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْکِسآءِ،

﴿۱۰﴾ فَلَمَّا اکْتَمَلْنا جَمِیعاً تَحْتَ الْکِسآءِ، اَخَذَ اَبِی رَسُولُ اللّٰهِ بِطَرَفَیِ الْکِسآءِ، وَ اَوْمَئَ بِیَدِهِ الْیُمْنیٰ اِلَی السَّمآءِ، وَ قالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلآءِ اَهْلُ بَیْتِی، وَ خآصَّتِی وَ حآمَّتِی، لَحْمُهُمْ لَحْمِی، وَ دَمُهُمْ دَمِی، یُؤْلِمُنِی ما یُؤْلِمُهُمْ، وَ یَحْزُنُنِی ما یَحْزُنُهُمْ،

﴿۱۱﴾ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ، وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ، وَ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّهُمْ، اِنَّهُمْ مِنِّی وَ اَنَا مِنْهُمْ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ، وَ رَحْمَتَكَ وَ غُفْرَانَكَ وَ رِضْوَانَكَ، عَلَیَّ وَ عَلَیْهِمْ، وَ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً،

﴿۱۲﴾ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلَآئِكَتِی، وَ يَا سُكَّانَ سَمٰوَاتِی، اِنِّی مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِيَّةً، وَ لَا اَرْضاً مَدْحِيَّةً، وَ لَا قَمَراً مُنِيراً، وَ لَا شَمْساً مُضِيئَةً، وَ لَا فَلَكاً يَدُورُ، وَ لَا بَحْراً يَجْرِی، وَ لَا فُلْكاً يَسْرِی، اِلَّا فِی مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ، الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ،

﴿۱۳﴾ فَقَالَ الْاَمِينُ جِبْرَآئِيلُ، يَا رَبِّ، وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ، وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ، هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوهَا، وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوهَا، فَقَالَ جِبْرَآئِيلُ يَا رَبِّ، اَتَاْذَنُ لِی اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ لِاَكُونَ مَعَهُمْ سَادِساً، فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ،

﴿۱۴﴾ فَهَبَطَ الْاَمِينُ جِبْرَآئِيلُ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلْعَلِیُّ الْاَعْلَی يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَ يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَ الْاِكْرَامِ، وَ يَقُولُ لَكَ وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی، اِنِّی مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِيَّةً، وَ لَا اَرْضاً مَدْحِيَّةً، وَ لَا قَمَراً مُنِيراً، وَ لَا شَمْساً مُضِيئَةً، وَلَا فَلَكاً يَدُورُ، وَ لَا بَحْراً يَجْرِی، وَ لَا فُلْكاً يَسْرِی، اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ،

﴿۱۵﴾ وَ قَدْ اَذِنَ لِی اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ، فَهَلْ تَاْذَنُ لِی يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِينَ وَحْیِ اللّٰهِ، اِنَّهُ نَعَمْ، قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ جِبْرَآئِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَقَالَ لِاَبِی

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَوْحیٰ اِلَیْکُمْ، یَقُولُ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیرًا،

﴿۱۶﴾فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِی، یَا رَسُولَ اللّٰہِ، اَخْبِرْنِی مَا لِجُلُوسِنَا ھٰذَا تَحْتَ الْکِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَاللّٰہِ، فَقَالَ النَّبِیُّ، وَ الَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیًّا، وَ اصْطَفَانِی بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا، مَا ذُکِرَ خَبَرُنَا ھٰذَا فِی مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَھْلِ الْاَرْضِ، وَ فِیهِ جَمْعٌ مِنْ شِیعَتِنَا وَ مُحِبِّینَا، اِلَّا وَ نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلَآئِکَةُ، وَ اسْتَغْفَرَتْ لَھُمْ اِلٰی اَنْ یَتَفَرَّقُوا،

﴿۱۷﴾فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَ اللّٰہِ فُزْنَا، وَ فَازَ شِیعَتُنَا وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ثَانِیًا یَا عَلِیُّ وَ الَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیًّا، وَ اصْطَفَانِی بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا، مَا ذُکِرَ خَبَرُنَا ھٰذَا فِی مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَھْلِ الْاَرْضِ، وَ فِیهِ جَمْعٌ مِنْ شِیعَتِنَا وَ مُحِبِّینَا، وَ فِیھِمْ مَھْمُومٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللّٰہُ ھَمَّهُ، وَ لَا مَغْمُومٌ اِلَّا وَ کَشَفَ اللّٰہُ غَمَّهُ، وَ لَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَی اللّٰہُ حَاجَتَهُ،

﴿۱۸﴾فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَاللّٰہِ فُزْنَا وَ سُعِدْنَا، وَ کَذٰلِکَ شِیعَتُنَا فَازُوا وَ سُعِدُوا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ۔[1]

(۱) صاحب عوالم نے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے اور انہوں نے دختر رسول خدا جناب فاطمہ زہر سلام اللہ علیہا سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا

---

[1] عوالم العلوم والمعارف والاحوال، ج ۱۱، ص ۶۳۸: ۶۴۲؛ مفاتیح نوین، ص ۱۱۶۶۔

کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک روز میرے پاس میرے والد بزرگوار رسول خداؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہؑ تم پر سلام ہو تو میں نے کہا آپ پر بھی سلام ہو پھر آپؐ نے فرمایا میں اپنے جسم میں کمزوری پا رہا ہوں پس میں نے کہا بابا جان میں آپ کی کمزوری سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں۔

(۲) انھوں نے کہا اے فاطمہؑ رداء یمنی لاؤ اور اسے مجھ کو اڑھا دو پس میں رداء یمنی لے کر آئی اور اسے میں نے انھیں اڑھا دیا اور میں ان کی طرف دیکھنے لگی ان کا رخ زیبا اس طرح درخشندہ تھا جیسے چودھویں رات کا چاند۔

(۳) ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ میرا بیٹا حسنؑ آیا اور اس نے کہا کہ مادر گرامی آپ پر سلام ہو میں نے کہا تم پر بھی سلام اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے میوۂ دل اس نے کہا اے اماں میں آپ کے قریب ایسی خوشبو پا رہا ہوں جیسے میرے نانا رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۴) میں نے کہا ہاں تمھارے نانا چادر کے نیچے آرام فرما ہیں حسنؑ چادر کے پاس گئے اور کہا اے نانا اے رسول خداؐ آپ پر سلام ہو کیا مجھے بھی چادر میں داخل ہونے کی اجازت ہے انھوں نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام

اے میرے لال اے میرے حوض کے مالک تمھیں اجازت ہے پس وہ چادر میں داخل ہو گئے۔

(۵) ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ میرا بیٹا حسینؑ آیا اور کہا سلام آپ پر اے مادر گرامی میں نے کہا کہ تم پر بھی سلام ہو اے بیٹے اے نور چشم اے میوۂ دل اس نے کہا اے اماں میں آپ کے نزدیک ویسی خوشبو پا رہا ہوں جیسی میرے نانا رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۶) میں نے کہا بیشک تمہارے نانا اور بھائی چادر کے نیچے ہیں حسینؑ چادر کے قریب گئے اور کہا سلام آپ پر اے نانا سلام آپ پر اے منتخب پروردگار کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ دونوں کے ساتھ چادر میں آجاؤں انھوں نے فرمایا تم پر سلام اے میرے لال اے میری امت کے شفیع میں نے تم کو اجازت دیدی تو وہ بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ چادر آ گئے۔

(۷) اتنے میں ابوالحسن علیؑ بن ابی طالبؑ تشریف لائے اور کہا سلام تم پر اے دختر رسول خداؐ میں نے کہا اور آپ پر بھی سلام اے ابوالحسن اے امیر المومنینؑ انھوں نے کہا میں آپ کے پاس ایسی خوشبو محسوس کر رہا ہوں جو میرے بھائی اور میرے چچا کے فرزند رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۸) میں نے کہا ہاں وہ آپ کے دونوں فرزند سمیت چادر کے نیچے آرام فرما ہیں پس علیؑ بھی چادر کے پاس آئے اور کہا سلام آپ پر اے اللہ کے رسولؐ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر چادر آجاؤں رسول اکرمؐ نے فرمایا تم پر بھی سلام اے میرے بھائی، وصی، خلیفہ اور میرے پرچم دار تمہیں اجازت ہے پھر حضرت علیؑ بھی زیر چادر داخل ہو گئے۔

(۹) پھر میں چادر کے پاس آئی اور کہا سلام آپ پر اے والد بزرگوار اے رسول خداؐ کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے ہمراہ زیر چادر آجاؤں فرمایا تم پر بھی سلام اے پارہ جگر اے نور نظر تمہیں بھی اجازت ہے پس میں داخل چادر ہو گئی۔

(۱۰) پھر جب ہم سب کے سب زیر کساء جمع ہو گئے تو رسول خداؐ نے چادر کے دونوں گوشوں کو پکڑا اور اپنے داہنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا خدایا یہ میرے اہل بیت، میرے خاص، میرے عزیز ہیں ان کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے ان کو محزون کیا اس نے مجھ کو محزون کیا

(۱۰) میری اس سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی اور اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے ان کا دوست میرا دوست ہے وہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں خدا تو قرار دے اپنی صلوات و برکت اور رحمت و مغفرت اور رضا مندی کو میرے اپر اور ان پر اور ان سے گندگی کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ رکھ جو حق پاکیزگی ہے۔

(۱۲) پس خدا نے فرمایا اے میرے ملائکہ اے میرے آسمان کے رہنے والو میں نے بلند شدہ آسمان کو پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسماں کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان پانچ افراد کی محبت میں جو زیر کساء ہیں جبرئیل امین نے کہا اے پروردگار یہ زیر کساء کون ہیں؟ فرمایا خدا وند عز و جل نے یہ نبوت کے اہل بیتؑ اور معدن رسالت ہیں یہ فاطمہ، ان کے پدر بزرگوار، ان کے شوہر اور ان کے بچے ہیں۔

(۱۳) پس جبریل نے کہا اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو بھی اجازت دیتا ہے کہ میں زمین پر جاؤں اور ان پانچ افراد کے ساتھ چھٹا ہو جاؤں خدا

نے فرمایا ہاں تمھیں اجازت ہے۔

(۱۴) پس جبریل اُمین زمین پر آئے اور کہا سلام تم پر اے رسول خداؐ بزرگ و برتر خدا تم کو سلام پہنچاتا ہے اور محبت و اکرام سے تمھیں مخصوص کرتا ہے اور فرماتا ہے قسم میری عزت اور میری جلال کی میں نے بلند آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان اور نہ جاری دریا کو اور نہ رواں دواں کشتی کو مگر تمھاری وجہ سے اور تمہاری محبت کی وجہ سے۔

(۱۵) اور خدا نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر کساء آجاؤں تو اے رسول خداؐ کیا مجھ کو اجازت ہے رسول خداؐ نے فرمایا تم پر بھی سلام اے وحی خدا کے امین ہاں تم کو بھی اجازت ہے پس جبرئیل بھی ہمارے ساتھ زیر کساء آگئے اور انھوں نے میرے والد ماجد سے کہا خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے وہ فرماتا ہے بیشک خدا کا ارادہ ہو چکا ہے کہ اے اہل بیتؑ تم سے گندگی کو دور رکھے اور تم کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھے جو ہا کیزگی کا حق ہے۔

(۱۶) علیؑ نے میرے والد سے کہا اے رسول خدا ہمیں بتائیں کہ زیر کساء ہمارے بیٹھنے کا فضل و شرف کیا ہے خدا کے نزدیک؟ تو رسولؐ نے فرمایا

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نبی بنا کر اور مجھ کو رسالت کے لئے منتخب کیا ہماری اس خبر کو زمین کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں ذکر نہیں کیا جائے گا جہاں میرے شیعوں اور محبوں کی جماعت ہو مگر یہ کہ ان پر رحمت نازل ہوگی اور ملائکہ ان کے اطراف ہوں گے اور ان کے لئے استغفار کریں گے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔

(۱۷) تب حضرت علیؑ نے کہا بخدا ہم کامیاب ہو گئے اور ربّ کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ کامیاب ہو گئے دوبارہ رسولؐ نے کہا اے علی قسم ہے اس کی جس نے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا اور رسالت کے لئے منتخب کیا زمین کی محفلوں میں سے کسی محفل میں ہماری اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا درآں حالیکہ اس میں ہمارے شیعہ اور محبّ بھی ہو مگر یہ کہ اس میں کوئی صاحب غم ہوگا تو اس کا غم دور کر دے گا اور کوئی محزون ہوگا تو خدا اس کے حزن کو دور کر دے گا اور اگر کوئی طالب حاجت ہوگا تو خدا اس کی حاجت پوری کر دے گا۔

(۱۸) تو علیؑ نے کہا کہ خدا کی قسم ہم کامیاب و سعید ہو گئے اور پروردگار کعبہ کی قسم اسی طرح ہمارے شیعہ دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سعادت مند ہو گئے۔

دسویں فصل

﴿۶﴾ اہمیّتِ روزِ جمعہ

﴿حدیث نمبر:174﴾

روزِ جمعہ عبادت کا دن ہے اس کو عبادت ہی کے ساتھ مختص کرنا چاہئے اور یہ دن ہفتہ کے باقی دنوں کا سردار ہے، اور مسلمانوں کے لیئے ہفتوار عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ اس دن میں کی گئی نیکیوں پر کئی گنا ثواب عطا کرتا ہے، جبکہ گناہوں سے درگذر فرماتا ہے، اور درجات کو بلند کرتا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے، رنج وغم کو دور فرماتا ہے، بڑی بڑی حاجتیں پوری کرتا ہے، بندوں کے لیئے اپنی رحمت میں اضافہ کرتا ہے۔ اور یہ صادق کی خبر ہے اس میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔[1]

﴿حدیث نمبر:175﴾

ایک اور روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص جمعہ تک زندہ رہے تو اُسے چاہئے کہ جمعہ کے روز

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۲۷۴، ح ۲۰، ب ۹۵۔

اللہ کی عبادت کے سوا کوئی اور کام نہ کرے کیونکہ اس دن اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور دن پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ [1]

﴿۷﴾ آدابِ روزِ جمعہ

(۱) غسلِ جمعہ

﴿حدیث نمبر:176﴾

روزِ جمعہ غسلِ جمعہ کرنا لازمی ہے۔ (اس لیئے کہ) غسلِ جمعہ سنّت مؤکدہ میں سے ہے اور اس کا وقت طلوعِ فجر سے زوالِ آفتاب تک ہے مگر زوال سے جتنا نزدیک ہو اُتنا بہتر ہے اور جو شخص زوال سے پہلے غسل کرنا بھول جائے یا کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو نمازِ عصر کے بعد یا ہفتہ کے دن غسل کرے اور غسلِ جمعہ کرنے والا شخص یہ دعا کہے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَ طَھِّرْ قَلْبِیْ وَانْقِ غُسْلِیْ وَ اجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مَحَبَّۃً مِنْکَ. اے اللہ مجھے پاک کردے اور میرے دل کو پاک کردے اور میرے غسل کو صاف ستھرا کردے اور میری زبان پر

---

[1] بحار، ج ۸۶، ص ۳۴۸، ح ۲۴، ب ۹۷۔

اپنی محبت (مدح) جاری کر۔[1]

﴿حدیث نمبر:177﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم حمام میں داخل ہو تو اپنے کپڑے اتارتے وقت کہو:

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اَنْزِعْ عَنِّیْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ وَ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیمَانِ

اے اللہ تو نفاق کا پھندا میرے گلے سے نکال اور مجھے ایمان پر ثابت قدم رکھ۔

اور جب (حمام کے) پہلے حجرے میں داخل ہو تو کہو:

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، وَ اَسْتَعِیْذُبِكَ مِنْ اَذَاهُ

اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کی اذیتوں سے تیری پناہ کا خواہاں ہوں۔

اور جب دوسرے حجرے میں داخل ہو تو کہو:

﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنِّیْ الرِّجْسَ النَّجِسَ وَ طَهِّرْ جَسَدِیْ وَ قَلْبِیْ

اے اللہ تو مجھ سے آلائش اور نجاست کو دور رکھ اور میرے بدن اور قلب کو پاک رکھ۔

---

[1] فقیہ، ج۱، ص۶۱، باب۲۲، ح۳ (۲۲۷)۔

اور تھوڑا گرم پانی لو اور اسے سر پر ڈالو اس میں سے تھوڑا سا اپنے دونوں پیروں پر ڈالو اور اگر ممکن ہو تو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نگل جاؤ اسلئے کہ یہ مثانہ کو صاف کر دیتا ہے پھر ایک ساعت دوسرے حجرے میں ٹھہرو اور جب تیسرے حجرے میں داخل ہو تو یہ کہو:

﴿٤﴾ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَ نَسْاَلُهُ الْجَنَّةَ۔

ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آگ سے اور جنت طلب کرتے ہیں

اور گرم حجرے سے نکلتے وقت تک اس کا ورد کرتے رہو اور حمام میں ٹھنڈا پانی یا شراب ہرگز نہ پینا اس لئے کہ یہ معدہ کو خراب کر دیتا ہے اور اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ہرگز نہ ڈالو یہ بدن کو ضعیف کر دیتا ہے اور جب نکلو تو اپنے قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالو اسلئے کہ یہ تمہارے جسم سے مرض کو کھینچ لیگا۔

اور جب تم اپنا لباس پہنو تو یہ دعا کہو:

﴿٥﴾ اَللّٰهُمَّ اَلْبِسْنِی التَّقْوٰی وَ جَنِّبْنِی الرَّدٰی۔

اے اللہ تو مجھے تقوی کا لباس پہنا اور مجھے ہلاکت سے بچالے۔

جب تم ایسا کروگے تو تمام بیماریوں سے محفوظ رہوگے۔ [1]

---

[1] فقیہ، ج ۱، ص ۶۲، ح ۸، س ۲۳۲، ب ۲۲۔

﴿حدیث نمبر 178﴾

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص غسلِ جمعہ کرے اور یہ دعا پڑھے تو اس کے لئے پاکیزگی ہوگی اور آئندہ جمعہ تک کے لئے (یعنی گناہوں سے) پاک ہوگا اور اس کے اعمال معنوی طہارت کے ساتھ ہوں گے اور مقبول ہوں گے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو غسلِ جمعہ کو ترک نہ کرے۔ اور وہ دعا یہ ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

میں گواہی دیتا ہوں کی سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اس کے بندے اور رسول ہیں خدایا تو درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں قرار دے۔[1]

---

[1] فقیہ، ج ۱، ص ۶۱، ح ۴، س ۲۲۸، ب ۲۲۔

﴿حدیث نمبر 179﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی وصیت میں حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

... فَاغْتَسِلْ فِی کُلِّ جُمُعَةٍ، وَلَو أَنَّكَ تَشْتَرِی الْمَاءَ بِقُوْتِ یَوْمِكَ وَ تَطْوِیْهِ، فَإِنَّهُ لَیْسَ مِنَ التَّطَوُّعِ أعظَمُ مِنهُ۔ [1]

اے علی ہر جمعہ کو غسل کرو چاہے اس دن کی خوراک دے کر پانی حاصل کرنا پڑے اور بھوکے رہ جاؤ کیونکہ کوئی اور سنت عظمت میں اس سے بڑی نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 180﴾

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ طَهُوْرٌ وَ کَفَارَةٌ لِمَا بَینَهُمَا۔ [2]

روزِ جمعہ کا غسل طہارت و پاکیزگی ہے اور اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۵۲، ح ۲۹ ب ۹۷؛ مستند الشیعہ، ج ۳، ص ۳۲۵؛ مستدرک، ج ۲، ص ۵۰۳؛ جواہر الکلام، ج ۵، ص ۵؛ جمال الاسبوع، ص ۲۲۸؛ میزان الحکمۃ، ج ۱، ص ۴۱۰، یوم الجمعۃ۔

[2] من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۶۱، ح ۵، س ۲۳۹، ب ۲۲۔

(۲) روزِ جمعہ ناخن تراشنا

﴿حدیث نمبر:181﴾

ہشام بن سالم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ:

تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُؤْمِنُ مِنَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْبَرَصِ وَ الْعَمٰى فَإِنْ لَمْ تَحْتَجْ فَحُكَّهَا حَكّاً۔[1]

جمعہ کے دن ناخن تراشنا جذام وجنون وبرص اور اندھے پن سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر اُسے تراشنے کی ضرورت نہ بھی ہو تو ذرا سا اس کو گھس لے۔ یا اس پر چھری یا قینچی پھیر دے۔

﴿حدیث نمبر:182﴾

ایک اور حدیث عبدالرحیم قصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ أَخَذَ مِنْ أَظْفَارِهِ وَ شَارِبِهِ كُلَّ جُمُعَةٍ وَ قَالَ حِيْنَ يَأْخُذُهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْقُطْ مِنْهُ قُلَامَةٌ وَ لَا جَزَازَةٌ إِلَّا كُتِبَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۳، ح۷۸، س ۳۰۲، ب۲۲۔

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عِتْقَ نَسَمَةٍ وَ لَمْ يَفْرُضْ إِلَّا مَرَضَهُ الَّذِيْ يَمُوْتُ فِيْهِ۔ [1]

جو شخص اپنے ناخن اور اپنی مونچھ ہر جمعہ کو تراشے گا اور تراشتے وقت یہ کہے گا کہ:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ تو اس میں سے جو تراشہ بھی گرے گا اللہ اس کے نام ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور وہ سوائے مرض الموت کے اور کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 183﴾

وَ رُوِيَ فِيْ خَبَرٍ آخَرَ أَنَّهُ مَنْ يَقْلِمُ أَظَافِيْرَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَبْدَأُ بِخِنْصِرِهِ مِنَ الْيَدِ الْيُسْرٰى وَ يَخْتِمُ بِخِنْصِرِهِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى۔ [2]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشے تو اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگیا سے شروع کرے اور داہنے ہاتھ کی چھنگیا پر ختم کرے۔

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۳، ح۸۰، س۳۰۴، ب۲۲۔

[2] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۳، ح۸۱، س۳۰۵، ب۲۲۔

(۳) روز جمعہ مونچھ تراشنا

﴿حدیث نمبر:184﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْذُ الشَّارِبِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ أَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ۔ [1]

کہ مونچھوں کا تراشنا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے لئے جذام سے امان وحفاظت ہے۔

﴿حدیث نمبر:185﴾

ایک مرتبہ حسین بن ابی اعلاء نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ،

مَا ثَوَابُ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَارِبِهِ وَقَلَّمَ أَظَافِيرَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ؟ قَالَ: لَا يَزَالُ مُطَهَّرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ [2]

جو شخص ہر جمعہ کو اپنی مونچھ تراشے اور ناخن کاٹے تو کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مسلسل پاک وطاہر رہے گا۔

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۳، ح۸۲، س۳۰۶، ب۲۲۔

[2] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۳، ح۸۳، س۳۰۷، ب۲۲۔

﴿حدیث نمبر:186﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے:

لَا يَطُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مَجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهِ۔[1]

تم میں سے کوئی بھی اپنے مونچھیں طویل نہ کرے اس لئے کہ شیطان اس میں اپنی کمینگاہ بنالیتا ہے اور اس میں چھپا رہتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:187﴾

ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا میں آپ پر قربان، کہا جاتا ہے کہ طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب کے درمیان تعقیبات کے مانند طلب رزق کے لئے اور کوئی شئ نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا یہ درست ہے لیکن میں تم کو اس سے بہتر ایک چیز بتاؤں وہ یہ کہ جمعہ کے دن مونچھ تراشنا اور ناخن کاٹنا ہے۔ اور جمعرات کے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۷۳، ح ۸۴، س ۳۰۸، ب ۲۲۔

دن ناخن کاٹنے سے آشوب چشم دور ہوتا ہے۔[۱]

(۴) روز جمعہ صاف لباس پہنا اور خوشبو لگانا

﴿حدیث نمبر:188﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ خوشبو لگانا کسی دن بھی نہ چھوڑیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دن بعد ایک دن اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو چھوڑنا ہی نہیں چاہئے۔[۲]

﴿حدیث نمبر:189﴾

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو جب کسی جمعہ کے دن خوشبو نہ ملتی تھی تو آپ وہ کپڑا منگواتے جو زعفران سے رنگا ہوا ہوا اس پر پانی چھڑکتے پھر اس کو اپنے ہاتھ سے مس کرتے اور اپنے چہرے پر ملتے۔[۳]

---

۱ من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۷۴، ح۸۷، س۳۱۱، ب۲۲۔

۲ من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۷۴، ح۳۹، س۱۲۵۵، ب۵۷۔

۳ من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۷۴، ح۴۰، س۱۲۵۶، ب۵۷۔

اور مستحب ہے کہ آدمی جمعہ کے دن عمامہ باندھے اور اچھا اور صاف ستھرا لباس پہنے اور بہترین خوشبو لگائے۔

(۵) نماز کے وقت شانہ کرنا

﴿حدیث نمبر:190﴾

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے قول خدا ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ہر نماز کے وقت اپنی زینت کیا کرو (سورہ اعراف آیت نبر ۳۱) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے ہر نماز کے وقت کنگھی کرنا بھی مراد ہے۔[۱]

﴿حدیث نمبر:191﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سر میں کنگھی کرنے سے وباء دور ہوتی ہے اور داڑھی میں کنگھی کرنے سے ڈاڑھیں (دانتوں کی جڑیں) مضبوط ہوتی ہیں۔[۲]

---

[۱] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۷۵، ح ۹۵، س ۳۱۹، ب ۲۲۔

[۲] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۷۵، ح ۹۶، س ۳۲۰، ب ۲۲۔

﴿حدیث نمبر:192﴾

حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اپنی داڑھی اور سر کو کنگھی کرو تو کنگھی کو اپنے سینے پر پھیر لیا کرو یہ دل کے بوجھ اور سستی کو دور کر دیتا ہے۔[1]

گیارویں فصل

﴿۸﴾ اعمال روز جمعہ

﴿حدیث نمبر:193﴾

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن نافلہ صبح اور نماز صبح کے درمیان سو (۱۰۰) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَ اَتُوبُ اِلَیہِ۔[2]

میرا پالنے والا پاک و منزّہ اور عظیم ہے اور میں اسی کی حمد کرتا ہوں، اسی

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۷۵، ح۹۷ (۳۲۱)۔

[2] بحارالانوار، ج۸۶، ص۳۱۳، ح۱۸، ب۹۶۔

اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر:194﴾

(۲) جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے (خلوص نیت کے ساتھ) تین (۳) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جتنے بھی زیادہ ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ ، وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔[1]

میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر:195﴾

(۳) روزِ جمعہ نماز فجر کی پہلی رکعت میں (سورہ حمد کے بعد) سورہ جمعہ کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں (سورہ حمد کے بعد) سورہ توحید پڑھے۔[2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۵۹، ح ۳۶، ب ۹۷۔

[2] جمال الاسبوع، ص ۲۳۶؛ کمپیوتری، ص ۱۵۰، ف ۲۳۔

﴿حدیث نمبر196﴾

(۴) جمعہ کے دن فجر کی نماز کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے تا کہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ فِي جُمُعَتِيْ هٰذِهٖ مِنْ قَوْلٍ اَو حَلَفْتُ فِيْهَا مِن حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ فِيْهَا مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيَّ ذٰلِكَ كُلِّه، فَمَا شِئْتَ مِنْهُ أَنْ يَّكُوْنَ كَانَ، وَمَا لَمْ تَشَأْ مِنْهُ لَمْ يَكُن، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَصَلَواتِي عَلَيْهِ، وَمَنْ لَّعَنْتَ فَلَعْنَتِيْ عَلَيْهِ۔[1]

اے اللہ ہر وہ بات جو میں نے اس جمعہ کے روز کہی، یا ہر وہ قسم جو میں نے آج کھائی یا جو کچھ اس دن میں نذر مانی ہے تو ان سب کو تیری مشیت کے تابع سمجھتا ہوں، پس اس میں سے جو کچھ تیری مشیت میں ہے وہ پورا ہوگا اور جو کچھ تیری منشا کے خلاف ہے وہ انجام پذیر نہیں ہوگا، اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ سے درگزر کر، اے اللہ جس پر تو درود بھیجتا ہے میں بھی اس پر درود بھیجنے والا ہوں اور جس پر تو لعنت کرتا ہے تو میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔

---

[1] جمال الاسبوع، ص ۲۲۷: ص ۱۵۱، ف ۲۴، (ک)؛ بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۳۲، ح ۵، ب ۹۷۔

﴿حدیث نمبر:197﴾

(۵) شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ نماز فجر کی تعقیبات میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی تَعَمَّدْتُ اِلَيْكَ بِحاجَتِی، وَاَنْزَلْتُ اِلَيْكَ الْيَوْمَ فَقْرِیْ وَ فاقَتِیْ وَ مَسْكَنَتِیْ، وَاَنَا لِمَغْفِرَتِكَ اَرْجٰی مِنِّی لِعَمَلِیْ ، وَ لَمَغْفِرَتُكَ وَ رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ، فَتَوَلَّ قَضَآءَ كُلِّ حاجَةٍ لِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيْها، وَ تَيْسِيْرِ ذٰلِكَ عَلَيْكَ، وَ لِفَقْرِی اِلَيْكَ، فَاِنِّی لَمْ اُصِبْ خَيْرًا قَطُّ اِلَّا مِنْكَ ، وَ لَمْ يَصْرِفْ عَنِّی سُوْءً قَطُّ اَحَدٌ سِوَاكَ، وَ لَسْتُ اَرْجُوْ لِاٰخِرَتِی وَ دُنْيَایَ غَيْرُكَ، وَ لَا لِيَوْمٍ فَقْرِی، يَوْمَ يُفْرِدُنِی النَّاسُ فِی حُفْرَتِی، وَ اُفْضِی اِلَيْكَ بِذَنْبِی سِوَاكَ۔[1]

خدایا میں نے اپنی حاجت کے ساتھ تیری بارگاہ کا قصد کیا ہے اور آج میں نے اپنے فقر و فاقہ اور بینوائی کو تیری خدمت میں ڈال دیا ہے میں اپنے عمل سے زیادہ تیری مغفرت کی امید لگائے ہوئے ہوں اور بیشک تیری بخشش اور رحمت میرے

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۳۱، ب ۹۷؛ مصباح المتہجد، ص ۲۸۵۔

گناہوں سے زیادہ وسیع ہے پس تو اپنی قدرت سے میری ہر حاجت کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہو جا، تو قادر ہے اور تیرے لئے آسان ہے اور میں تیری درگاہ کا فقیر ہوں میں نے کوئی نیکی نہیں پائی مگر تیری جانب سے اور مجھ سے کسی برائی کو کسی نے دور نہیں کیا سوائے تیرے اور میں اپنی دنیا اور آخرت اور غربت کے دن کے لئے تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں لگائے ہوئے ہوں جس دن لوگ مجھ کو تنہا قبر میں اتار دیں گے اور تیرے سوا کوئی مجھ کو گناہوں سے خالی نہ کر سکے گا۔

﴿حدیث نمبر:198﴾

(۶) روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد بیٹھ جائے اور سورج کے طلوع ہونے تک تعقیبات میں مشغول رہے تو خداوند جنت الفردوس میں اس کو ستر (۷۰) درجات عطا کر دے گا۔[1]

﴿روز جمعہ میں دعا و زیارت﴾

---

[1] جمال الاسبوع، ص ۱۵۸۔

(۱)۔ دعائے ندبہ

﴿حدیث نمبر:199﴾

دعائے ندبہ ہے کہ جسے چار عیدوں یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ، عید غدیر اور روزِ جمعہ میں پڑھنا مستحب ہے۔

﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَاؤُكَ فِى أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِينِكَ إِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ الَّذِى لَا زَوَالَ لَهٗ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِى دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا

﴿۲﴾ فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيعَةَ إِلَيْكَ وَالْوَسِيلَةَ إِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ أَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ إِلٰى أَنْ أَخْرَجْتَهٗ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهٗ فِى فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهٗ وَمَنْ آمَنَ مَعَهٗ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ

﴿۳﴾ وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهٗ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا وَسَأَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْآخِرِينَ فَأَجَبْتَهٗ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهٗ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيْمًا وَجَعَلْتَ لَهٗ مِنْ أَخِيهِ رِدْئًا وَوَزِيْرًا وَبَعْضٌ أَوْلَدْتَهٗ مِنْ غَيْرِ

أبٍ وَآتَيتَهُ البَيِّناتِ وَأَيَّدتَهُ بِرُوحِ القُدسِ وَكُلٌّ شَرَعتَ لَهُ شَرِيعَةً وَنَهَجتَ لَهُ مِنهاجًا

﴿٤﴾ وَتَخَيَّرتَ لَهُ أَوصِيَاءَ مُستَحفِظًا بَعدَ مُستَحفِظٍ مِن مُدَّةٍ إِلَى مُدَّةٍ إِقَامَةً لِدِينِكَ وَحُجَّةً عَلَى عِبَادِكَ وَلِئَلَّا يَزُولَ الحَقُّ عَن مَقَرِّهِ وَيَغلِبَ البَاطِلُ عَلَى أَهلِهِ وَلَا يَقُولَ أَحَدٌ لَولَا أَرسَلتَ إِلَينَا رَسُولًا مُنذِرًا وَأَقَمتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبلِ أَن نَذِلَّ وَنَخزَى إِلَى أَن انتَهَيتَ بِالأَمرِ إِلَى حَبِيبِكَ وَنَجِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ

﴿٥﴾ فَكَانَ كَمَا انتَجَبتَهُ سَيِّدَ مَن خَلَقتَهُ وَصَفوَةَ مَن اصطَفَيتَهُ وَأَفضَلَ مَن اجتَبَيتَهُ وَأَكرَمَ مَن اعتَمَدتَهُ قَدَّمتَهُ عَلَى أَنبِيَائِكَ وَبَعَثتَهُ إِلَى الثَّقَلَينِ مِن عِبَادِكَ وَأَوطَأتَهُ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرتَ لَهُ البُرَاقَ وَعَرَجتَ بِرُوحِهِ إِلَى سَمَائِكَ وَأَودَعتَهُ عِلمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ إِلَى انقِضَاءِ خَلقِكَ ثُمَّ نَصَرتَهُ بِالرُّعبِ وَحَفَفتَهُ بِجَبرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَالمُسَوَّمِينَ مِن مَلَائِكَتِكَ

﴿٦﴾ وَوَعَدتَهُ أَن تُظهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَو كَرِهَ المُشرِكُونَ وَذٰلِكَ بَعدَ أَن بَوَّأتَهُ مُبَوَّأَ صِدقٍ مِن أَهلِهِ وَجَعَلتَ لَهُ وَلَهُم أَوَّلَ بَيتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَقُلتَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطهِيرًا

﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلتَ أَجرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُم فِي كِتَابِكَ

فَقُلْتَ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً عَادَاهُ وَانْإِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ وَقُلْتَ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَقُلْتَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلاً فَكَانُوْا هُمُ السَّبِيْلَ إِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ إِلَىٰ رِضْوَانِكَ

﴿۸﴾ فَلَمَّا انْقَضَتْ أَيَّامُهُ أَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا هَادِيًا إِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَأُ أَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَنَا نَبِيَّهُ فَعَلِيٌّ أَمِيرُهُ وَقَالَ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتَّىٰ أَحَلَّهُ مَحَلَّ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

﴿۹﴾ وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَأَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهِ مَا حَلَّ لَهُ وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ ثُمَّ أَوْدَعَهُ عِلْمَهُ وَحِكْمَتَهُ فَقَالَ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِي وَدَمُكَ مِنْ دَمِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي وَحَرْبُكَ حَرْبِي

﴿۱۰﴾ وَالْإِيمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِي وَدَمِي وَأَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيفَتِي وَأَنْتَ تَقْضِي دَيْنِي وَتُنْجِزُ عِدَاتِي وَشِيعَتُكَ عَلَىٰ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ يَحُولُونَ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيرَانِي وَلَوْلَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدِي وَكَانَ بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَنُورًا مِنَ

الْعَمٰى وَحَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِينَ وَصِراطَهُ الْمُسْتَقِيم

﴿۱۱﴾ أَيُسْبَقُ بِقَرابَةٍ فِي رَحِمٍ وَلَا بِسابِقَةٍ فِي دِينٍ وَلَا يُلْحَقُ فِي مَنْقَبَةٍ مِنْ مَناقِبِهِ يَحْذُو حَذْوَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا وَيُقاتِلُ عَلَى التَّأْوِيلِ وَلَا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لائِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيهِ صَنادِيدَ الْعَرَبِ وَقَتَلَ أَبْطالَهُمْ وَناوَشَ ذُؤْبانَهُمْ فَأَوْدَعَ قُلُوبَهُمْ أَحْقادًا بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً وَغَيْرَهُنَّ

﴿۱۲﴾ فَأَضَبَّتْ عَلَى عَداوَتِهِ وَأَكَبَّتْ عَلَى مُنابَذَتِهِ حَتَّى قَتَلَ النَّاكِثِينَ وَالْقاسِطِينَ وَالْمارِقِينَ وَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ وَقَتَلَهُ أَشْقَى الْآخِرِينَ يَتْبَعُ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ لَمْ يُمْتَثَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْهادِينَ بَعْدَ الْهادِينَ وَالْأُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلَى فِرْيَتِهِ مُجْتَمِعَةٌ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمِهِ وَإِقْصاءِ وُلْدِهِ إِلَّا الْقَلِيلَ مِمَّنْ وَفَى لِرِعايَةِ الْحَقِّ فِيهِم

﴿۱۳﴾ فَقُتِلَ مَنْ قُتِلَ وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَأُقْصِيَ مَنْ أُقْصِيَ وَجَرَى الْقَضاءُ لَهُمْ بِما يُرْجَى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ إِذْ كَانَتِ الْأَرْضُ لِلّٰهِ يُورِثُها مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ وَالْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَسُبْحانَ رَبِّنا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنا لَمَفْعُولًا وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَعَلَى الْأَطائِبِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْباكُونَ

﴿۱۴﴾ وَإِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُونَ وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتَذْرِفِ الدُّمُوعُ وَلْيَضْرُخِ الصَّارِخُونَ وَيَضِجَّ الضَّاجُّونَ وَيَعِجَّ الْعاجُّونَ أَيْنَ الْحَسَنُ أَيْنَ الْحُسَيْنُ أَيْنَ أَبْناءُ الْحُسَيْنِ صالِحٌ بَعْدَ صالِحٍ وَصادِقٌ بَعْدَ

صَادِقٍ أَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ أَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ أَيْنَ الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ أَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيرَةُ أَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ أَيْنَ أَعْلَامُ الدِّينِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ أَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِى لَا تَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ

﴿۱۵﴾ أَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ أَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِإِقَامَةِ الْاَمْتِ وَالْعِوَجِ أَيْنَ الْمُرْتَجٰى لِإِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ أَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ أَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لِإِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَ الشَّرِيعَةِ أَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِإِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُدُودِهٖ أَيْنَ مُحْيِى مَعَالِمِ الدِّينِ وَأَهْلِهٖ أَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ أَيْنَ هَادِمُ أَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ

﴿۱۶﴾ اَيْنَ مُبِيدُ أَهْلِ الْفُسُوقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ أَيْنَ حَاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ أَيْنَ طَامِسُ آثَارِ الزَّيْغِ وَالْاَهْوَاءِ أَيْنَ قَاطِعُ حَبَائِلِ الْكِذْبِ وَالْاِفْتِرَاءِ أَيْنَ مُبِيدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ أَيْنَ مُسْتَأْصِلُ أَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْاِلْحَادِ أَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَاءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَاءِ أَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى أَيْنَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِى مِنْهُ يُؤْتٰى

﴿۱۷﴾ أَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِى إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَاءُ أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ أَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى أَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا أَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُولِ الْاَنْبِيَاءِ وَأَبْنَاءِ الْاَنْبِيَاءِ أَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَاءَ أَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى

﴿۱۸﴾ أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا أَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ ذُو الْبِرِّ وَالتُّقْوٰى أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرَّاءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقَاءُ وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَابْنَ النُّجَبَاءِ الْأَكْرَمِينَ

﴿۱۹﴾ يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِينَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَبِينَ يَابْنَ الْأَطَائِبِ الْمُطَهَّرِينَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِينَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْأَكْرَمِينَ يَابْنَ الْبُدُورِ الْمُنِيرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْأَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ

﴿۲۰﴾ يَابْنَ الْأَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَابْنَ الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَأْثُورَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَابْنَ الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَابْنَ النَّبَإِ الْعَظِيمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَابْنَ الْآيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ يَابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَابْنَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ

﴿۲۱﴾ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَا ابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّوْرِ وَالْعَادِيَاتِ يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى دَنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى لَيْتَ شِعْرِي أَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى بَلْ أَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّكَ أَوْ ثَرٰى أَبِرَضْوٰى أَوْ غَيْرِهَا أَمْ ذِي

طُوٰی

﴿۲۲﴾عَزِیزٌ عَلَیَّ أَن أَرَی الْخَلْقَ وَلَا تُرَی وَلَا أَسْمَعُ لَكَ حَسِیسًا وَلَا نَجْوَی عَزِیزٌ عَلَیَّ أَنْ تُحِیطَ بِكَ دُونِیَ الْبَلْوَی وَلَا یَنَالُكَ مِنِّی ضَجِیجٌ وَلَا شَكْوَی بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ مُغَیَّبٍ لَمْ یَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِی أَنْتَ أُمْنِیَّةُ شَائِقٍ یَتَمَنَّی مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذِكْرًا فَحَنَّا بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ عَقِیدِ عِزٍّ لَا یُسَامٰی

﴿۲۳﴾بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ أَثِیلِ مَجْدٍ لَا یُجَارٰی بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهٰی بِنَفْسِی أَنْتَ مِنْ نَصِیفِ شَرَفٍ لَا یُسَاوٰی إِلٰی مَتٰی أَحَارُ فِیكَ یَا مَوْلَایَ وَإِلٰی مَتٰی وَأَیَّ خِطَابٍ أَصِفُ فِیكَ وَأَیَّ نَجْوَی عَزِیزٌ عَلَیَّ أَنْ أُجَابَ دُونَكَ وَأُنَاغٰی عَزِیزٌ عَلَیَّ أَنْ أَبْكِیَكَ وَیَخْذُلَكَ الْوَرٰی عَزِیزٌ عَلَیَّ أَنْ یَجْرِیَ عَلَیْكَ دُونَهُمْ مَا جَرٰی

﴿۲۴﴾هَلْ مِنْ مُعِینٍ فَأُطِیلَ مَعَهُ الْعَوِیلَ وَالْبُكَاءَ هَلْ مِنْ جَزُوعٍ فَأُسَاعِدَ جَزَعَهُ إِذَا خَلَا هَلْ قَذِیَتْ عَیْنٌ فَسَاعَدْتُهَا عَیْنِی عَلَی الْقَذٰی هَلْ إِلَیْكَ یَابْنَ أَحْمَدَ سَبِیلٌ فَتُلْقٰی هَلْ یَتَّصِلُ یَوْمُنَا مِنْكَ بِغَدِهِ (بِعِدَةٍ)فَنَحْظٰی مَتٰی نَرِدُ مَنَاهِلَكَ الرَّوِیَّةَ فَنَرْوٰی مَتٰی نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدٰی مَتٰی نُغَادِیكَ وَنُرَاوِحُكَ فَنُقِرَّ عَیْنًا

﴿۲۵﴾مَتٰی تَرَانَا وَنَرَاكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِوَاءَ النَّصْرِ تُرٰی أَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَأَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَأَ وَقَدْ مَلَأْتَ الْأَرْضَ عَدْلًا وَأَذَقْتَ أَعْدَآئَكَ هَوَانًا وَعِقَابًا وَ أَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَ جَحَدَةَ الْحَقِّ وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِینَ وَاجْتَثَثْتَ أُصُولَ الظَّالِمِینَ وَنَحْنُ نَقُولُ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ كَشّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَإِلَيْكَ أَسْتَغْدِى فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى

﴿۲۶﴾ وَأَنْتَ رَبُّ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيا فَأُغِثْ يا غِياثَ الْمُسْتَغِيثِينَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى وَأَرِهِ سَيِّدَهُ يا شَدِيدَ الْقُوٰى وَأَزِلْ عَنْهُ بِهِ الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيلَهُ يا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَمَنْ إِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى۔ اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ عَبِيدُكَ التّائِقُونَ إِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهُ لَنا عِصْمَةً وَمَلاذًا وَأَقَمْتَهُ لَنا قِوامًا وَمَعاذًا

﴿۲۷﴾ وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنّا إِمامًا فَبَلِّغْهُ مِنّا تَحِيَّةً وَسَلامًا وَزِدْنا بِذٰلِكَ يارَبِّ إِكْرامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنا مُسْتَقَرًّا وَمُقامًا وَأَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيمِكَ إِيّاهُ أَمامَنا حَتّٰى تُورِدَنا جِنانَكَ وَمُرافَقَةَ الشُّهَداءِ مِنْ خُلَصائِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَرَسُولِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ وَعَلٰى أَبِيهِ السَّيِّدِ الْاَصْغَرِ

﴿۲۸﴾ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيقَةِ الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبائِهِ الْبَرَرَةِ وَعَلَيْهِ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَتَمَّ وَأَدْوَمَ وَأَكْثَرَ وَأَوْفَرَ ما صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً لا غايَةَ لِعَدَدِها وَلا نِهايَةَ لِمَدَدِها وَلا نَفادَ لِأَمَدِها

﴿۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ وَأَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَأَدْحِضْ بِهِ الْباطِلَ وَأَدِلْ بِهِ أَوْلِيائَكَ وَأَذِلَّ بِهِ أَعْدائَكَ وَصِلِ اَللّٰهُمَّ بَيْنَنا وَبَيْنَهُ وُصْلَةً تُؤَدِّي إِلٰى مُرافَقَةِ سَلَفِهِ وَاجْعَلْنا مِمَّنْ يَأْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ وَيَمْكُثُ فِي ظِلِّهِمْ

وَأَعِنَّا عَلٰى تَأْدِيَةِ حُقُوقِهِ إِلَيْهِ وَالِاجْتِهَادِ فِي طَاعَتِهِ وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهِ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَدُعَائَهُ وَخَيْرَهُ مَا نَنَالُ بِهِ سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَفَوْزًا عِنْدَكَ

﴿۳۰﴾ وَاجْعَلْ صَلَاتَنَا بِهِ مَقْبُولَةً وَذُنُوبَنَا بِهِ مَغْفُورَةً وَدُعَائَنَا بِهِ مُسْتَجَابًا وَاجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوطَةً وَهُمُومَنَا بِهِ مَكْفِيَّةً وَحَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً وَأَقْبِلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُودِكَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَأْسِهِ وَبِيَدِهِ رَيًّا رَوِيًّا هَنِيئًا سَائِغًا لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ [1]

(۱) ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے اور خدا رحمت نازل کرے ہمارے سردار اور پیغمبر حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر اور ان پر سلام ہو خدایا تیری حمد ان تمام فیصلوں پر جو تیرے اولیاء کے بارے میں جاری ہوتے ہیں جن کو تو نے اپنے لئے خالص اور منتخب قرار دیا ہے اور اپنے دین کے لئے چُن لیا ہے جب کہ تو نے ان کے لئے ان بہترین اور دائمی نعمتوں کو اختیار کیا ہے جو تیری بارگاہ میں ہیں اور ان کے لئے کوئی زوال اور اضمحلال نہیں ہے اس کے بعد کہ تو

---

[1] بحار الانوار، ج ۹۹، ص ۱۰۴ تا ۱۱۰، ب ۵۶ کتاب مزار؛ زاد المعاد، ص ۴۹۱۔۵۰۴؛ مصباح الزائر، ص ۴۴۶۔۴۵۳۔

نے ان سے اس دنیائے دنی کے درجات میں اور اس کی آرایش و زیبایش کے سلسلہ زہد کی شرط کرلی۔

(۲) اور انھوں نے تجھ سے اس بات کا وعدہ کرلیا اور تجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے وعدے کو وفا کرین گے تو تو نے انھیں قبول کرلیا اور اپنے سے قریب تر بنالیا اور ان کے لئے بلند ترین ذکر اور واضح تعریف کو پیش کر دیا اور ان کے یہاں اپنے ملائکہ کو اتار دیا اور انھیں اپنی وحی کے ذریعہ محترم بنادیا اور اپنے علم سے نواز دیا اور انھیں اپنی بارگاہ کے لئے ذریعہ اور اپنی رضا کے لئے وسیلہ قرار دے دیا ان میں سے بعض کو اپنی جنت میں ساکن بنایا اور پھر انھیں وہاں سے رخصت کر کے جنت میں بھیج دیا اور بعض کو اپنی کشتی میں سوار کر کے انھیں اور ان کے ساتھیوں کو ہلاکت سے اپنی رحمت کے ذریعہ نجات دے دی۔

(۳) اور بعض کو اپنے لئے خلیل بنالیا اور انھوں نے آخری دور میں صداقت کی زبان کا سوال کیا تو تو نے ان کی دعا کو قبول کرلیا اور اسے بلند و بالا قرار دے دیا اور بعض سے درخت کے ذریعہ کلام کیا اور ان کے لئے ان کے بھائی کو پشت پناہ اور بوجھ ہٹانے والا قرار دے دیا اور بعض کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا اور انہیں واضح نشانیاں عطا کر دی اور روح

القدس کے ذریعہ ان کی تائید کردی اور ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک طریقہ حیات مقرر کردیا۔

(۴) اور ان کے لئے اولیاء منتخب کیا جو ایک کے بعد ایک دین کے محافظ بنے ایک مدت سے دوسری مدت تک اپنے دین کو قائم کرنے اور اپنے بندوں پر اپنی حجت تمام کرنے کے لئے اور اس لئے کہ حق اپنے مرکز سے نہ ہٹنے پائے اور باطل اہل حق پر غالب نہ آنے پائے اور کوئی شخص یہ نہ کہنے پائے کہ تو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول کیوں نہ بھیج دیا اور ہمارے لئے نشان ہدایت کیوں نہ قائم کردیا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کا اتباع کر لیتے یہاں تک کہ تیرے امر کا سلسلہ تیرے حبیب تیرے شریف بندے محمد مصطفےٰ تک پہنچ گیا خدا ان پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کرے

(۵) وہ ویسے ہی شریف تھے جیسے تو نے انھیں بنایا تھا تمام مخلوقات کے سردار اور تمام منتخب بندوں میں منتخب اور تمام چنے ہوئے بندوں سے افضل اور تمام معتبر افراد مکرم و محترم تو نے انھیں تمام انبیا پر مقدم قرار دیا اور انھیں تمام انس و جنس کی طرف مبعوث کیا اور ان کے لئے تمام مشرق و مغرب کو ہموار کردیا اور براق کو مسخر کردیا اور انھیں اپنے آسمان کی

بلندیوں تک لے گیا اور تمام ماضی اور مستقبل کے علوم کا خزانہ دار بنادیا اور دنیا کے خاتمہ تک اس کے بعد رعب وخوف کے ذریعہ ان کی مدد کی اور جبریل و میکائیل اور ان تمام فرشتوں کے ذریعہ محفوظ بنادیا جن پر تیری نمائندگی کی نشانیاں تھیں

(۶) اور تو نے ان سے وعدہ کیا کہ ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے گا چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے اور یہ سب اس وقت ہوا جب تو نے انھیں صداقت کے مرکز پر مستقر کردیا اور ان کے لئے اور ان کے اہل کے لئے اس سے پہلے گھر کو قرار دیا جسے تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے اور جو مکہ میں ہے اور بابرکت اور عالمین کے لئے ہدایت ہے اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوجائے وہ محفوظ ہوجاتا ہے اور تو نے اعلان کردیا ہے اے اہل بیت اللہ کا ارادہ بس یہ ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ قرار دے جو پاکیزگی کا حق ہے

(۷) پھر اس کے بعد تو نے مرکز رحمت محمدؐ و آل محمدؐ کا اجر اپنی کتاب میں ان کی مودت کو قرار دے کر اعلان کردیا اے پیغمبر کہدو کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا علاوہ اس کے کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو اور تو

نے کہدیا کہ میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے اور کہدیا کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر وہ شخص کہ جو اللہ کی طرف راستہ اتیار کرنا چاہتا ہے تو یہ سب تیری بارگاہ کے لئے راہ ہدایت اور تیری رضا کے لئے بہترین مسلک بن گئے

(۸) پھر جب ان کے دن تمام ہوگئے تو انھوں نے اپنے ولی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو قوم کا ہادی مقرر کر دیا اس لئے خود عذاب الٰہی سے ڈرانے والے تھے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے انہوں نے مجمع عام کے سامنے اعلان کر دیا جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے خدایا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن کرے اسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اس کو چھوڑ دے اسے نظر انداز کر اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے اعلان کر دیا کہ جس کا میں نبی ہوں اس کے علیؑ امیر ہیں اور فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک ہی شجر سے ہیں اور تمام لوگ مختلف شجروں سے ہیں اور علیؑ کو موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ کی منزل پر قرار دیا اور ان سے کہا کہ تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارون تھے صرف میرے بعد نبی نہ ہوگا

(۹) اور پھر اپنی بیٹی سردار نساء العالمین کا ان سے عقد کر دیا اور ان کے لئے

مسجد میں وہ سب حلال کر دیا جو خود ان کے لئے حلال تھا اور ان کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کر دیئے پھر انھیں علم و حکمت کا خزانہ دار بنا دیا اور اعلان کیا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے تو جو اس شہر میں داخل ہونا چاہے اسے دروازے پر آنا چاہئے پھر فرمایا یا علیؑ تم میرے بھائی، وصی اور وارث ہو تمہارا گوشت میرے گوشت سے تمہارا خون میرا خون سے ہے تمہاری صلح میری صلح ہے اور تمہاری جنگ میری جنگ ہے

(۱۰) اور ایمان تمہارے گوشت اور خون میں اس طرح پیوست ہے جس طرح میرے گوشت اور خون میں ہے اور تم کل حوض کوثر پر میرے جانشین ہو گے اور تم میرے قرض کو ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبر پر ہوں گے ان کے چہرے تابناک ہوں گے اور وہ میرے گرد جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے اور اے اے علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شفاعت بھی نہ ہو سکتی اور وہ پیغمبر کے بعد گمراہی میں ہدایت اور تاریکی میں نور اللہ کی مضبوط ریسمان ہدایت اور اس کا سیدھا راستہ تھے

(۱۱) ان سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا نہ رشتہ داری کی قرابت میں اور نہ دین

کے سوابق میں اور کوئی ان کو ان کے مناقب کو پا بھی نہیں سکتا ہے وہ ہر امر میں رسول اکرمؐ کے نقش قدم پر تھے ان دونوں اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کرے اور وہ تاویل قرآن پہ اس شان سے جہاد کرتے تھے کہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں تھی انھوں نے اس راہ میں عرب کے سرداروں کو زیر کیا ان کے بہادروں کو قتل کیا ان کے بھیڑیوں کو فنا کر دیا تو ان کے دلوں میں بدر، خیبر اور حنین وغیرہ کے کینے ذخیرہ ہو گئے

(۱۲) اور انھوں نے ان کی عداوت پر اتفاق کر لیا اور ان سے مقابلہ پر سر جوڑ کر متحد ہو گئے یہاں تک کہ بیعت توڑنے والوں، دشمنان اسلام کو مقابلہ پر لانیوالوں اور دین سے نکل جانے والوں کو قتل کر دیا اور جب اپنی مدت حیات پوری کر لی اور انھیں دور آخر کے بدترین انسان نے قتل کر دیا دور قدیم کے بدترین انسان کا تابع تھا پھر رسول اکرمؐ کے حکم کی ہدایت کرنے والوں کے بارے میں ایک کے بعد ایک مخالفت ہوتی رہی اور امت ان کی ناراضگی پر مصر اور ان سے تعلقات قطع کر لینے اور ان کی اولاد کو دور کر دینے پر متفق رہی علاوہ ان چند افراد کے جنھوں نے آل رسول کے بارے میں حق کی رعایت کے لئے وفاداری سے کام لیا

(۱۳) تو جو قتل کئے گئے وہ قتل کر دیئے گئے اور جو گرفتار کئے گئے وہ گرفتار کر لئے گئے اور جو در بدر کر دیئے گئے اور ان کے حق میں فیصلہ الٰہی اس طرح جاری ہوا جس میں بہترین ثواب کی امید کی جاتی ہے اس لئے کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے اس کا وارث قرار دیتا ہے اور آخرت صرف صاحبان تقوی کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و بے نیاز ہے اس کا وعدہ بہر حال پورا ہونے والا ہے وہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور وہ صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے تو اب حضرت محمدؐ و علیؑ کے اہلبیت کے پاکیزہ کردار افراد (خدا ان دونوں اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کرے) پر رونے والوں کو رونا چاہئے

(۱۴) اور انہی پر ندبہ کرنے والوں کو ندبہ کرنا چاہئے اور انہی جیسے افراد کے مصائب پر آنسو بہانا چاہئے اور فریاد کرنے والوں کو فریاد کرنا چاہئے ااور نالہ و شیون کرنے والوں کو نالہ و شیون اور شور گریہ بلند کرنا چاہئے۔ کہاں ہے حسنؑ اور کہاں ہے حسینؑ۔ کہاں ہے اولاد حسینؑ نیک کردار کے بعد نیک کردار صادق کے بعد صادق۔ کہاں ہے راہ ہدایت کے بعد دوسرا راہ ہدایت۔ کہاں ہے ایک منتخب کے بعد دوسرا

منتخب روزگار۔ کہاں ہے طلوع کرتے ہوئے آفتاب۔ کہاں ہے چمکتے ہوئے ماہتاب۔ کہاں ہے روشن ستارے۔ کہاں ہے دین کے لہراتے ہوئے پرچم اور علم کے مستحکم ستون۔ کہاں ہے وہ بقیۃ اللہ جس سے ہدایت کرنے والی عترت پیغمبر سے دنیا خالی نہیں ہوسکتی۔

(۱۵) کہاں ہے وہ جسے سلسلہ ظلم کو قطع کرنے کے لئے مہیا کیا گیا۔ کہاں ہے جس کا کجی اور انحراف کو درست کرنے کے لئے انتظار ہو رہا ہے۔ کہاں ہے وہ جس سے ظلم و تعدی کو زائل کرنے کی امیدیں وابستہ ہے۔ کہاں ہے وہ جسے فرائض و سنن کی تجدید کے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے۔ کہاں ہے وہ جسے مذاہب اور شریعت کو دوبارہ منظر عام پر لانے کے لئے منتخب کیا گیا۔ کہاں ہے وہ جس سے کتاب خدا اور اس کی حدود کی زندگی کی امیدیں وابستہ ہیں۔ کہاں ہے دین اور اہل دین کے آثار کا زندہ کرنے والا۔ کہاں ہے اہل ستم کی شوکت کی کمر توڑنے والا۔ کہاں ہے شرک و نفاق کی عمارت کو منہدم کرنے والا۔

(۱۶) کہاں ہے فسق و معصیت اور سرکشی کرنے والوں کو تباہ کرنے والا کہاں ہے گمراہی اور اختلاف کی شاخوں کو کاٹ دینے والا۔

کہاں ہے انحراف اور خواہشات کے آثار کو محو کر دینے والا۔ کہاں ہے

کذب اور افتراء پردازیوں کی رسیوں کو کاٹ دینے والا۔ کہاں ہے سرکشوں اور باغیوں کو ہلاک کرنے والا۔ کہاں ہے عناد والحاد و گمراہی کے ذمہ داروں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینے والا۔ کہاں ہے دوستوں کو عزت دینے والا اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا۔ کہاں ہے تمام کلمات کو تقوی پر جمع کرنے والا۔ کہاں ہے وہ دروازہ فضل خدا جس سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوا جاتا ہے۔

(۱۷) کہاں ہے وہ وجہ اللہ جس کی طرف اس کے دوست متوجہ ہوتے ہیں۔ کہاں ہے وہ سلسلہ جو زمین و آسمان کا اتصال قائم کرنے والا ہے۔ کہاں ہے وہ جو روز فتح کا مالک ہے اور پرچم ہدایت کا لہرانے والا ہے۔ کہاں ہے وہ جو نیکی اور رضا کے منتشر اجزاء کو جمع کرنے والا ہے۔ کہاں ہے انبیاء اور اولاد انبیاء کے خون ناحق کا بدلہ لینے والا۔ کہاں ہے شہید کربلا کے خون ناحق کا مطالبہ کرنے والا۔ کہاں ہے وہ جس کی ہر ظلم اور افتراء کرنے والے کے مقابلہ میں مدد کی جانے والی ہے۔

(۱۸) کہاں ہے وہ مضطر جس کی دعا مستجاب ہونے والی ہے وہ جب بھی دعا کرے۔ کہاں ہے ساری مخلوقات کا سربراہ صاحب صلاح و تقوی۔ کہاں ہے رسول مصطفیؐ کا فرزند اور علی کا دلبر اور خدیجہ کا نور نظر اور

فاطمہ کبریٰ کا لخت جگر۔تجھ پر میرے ماں باپ قربان اور میرا نفس تیرے لئے سپر اور محافظ ہے۔اے مقرب سرداروں کے فرزند۔اے مکرم اشراف کے فرزند۔

(۱۹) اے ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والوں کے فرزند۔اے مہذب اور پاکیزہ خصال منتخب افراد کے فرزند۔اے شریف ترین بزرگوں کے فرزند۔اے پاکیزہ اور طیّب حضرات کے فرزند۔اے منتخب روزگار سرداروں کے فرزند۔اے مکرم اور محترم ہدایت کے مناروں کے فرزند۔اے چمکتے ہوئے ماہتابوں کے فرزند۔اے روشن چراغوں کے فرزند۔اے ضو دیتے ہوئے شہابوں کے فرزند۔اے تابناک ستاروں کے فرزند۔اے واضح راہ ہائے ہدایت کے فرزند۔

(۲۰) اے روشن پرچم ہائے دین کے فرزند۔اے کامل علوم کے فرزند۔اے مشہور سنن کے فرزند۔اے ماثور آثار و دین کے فرزند۔اے موجود معجزات کے فرزند۔اے واضح دلائل کے فرزند۔اے صراط مستقیم کے فرزند۔اے ضیاء عظیم کے فرزند۔اے اس کے فرزند جو کتاب خدا میں خدا کے نزدیک علی و حکیم ہے۔اے آیات و بینات کے فرزند۔اے ظاہر اور روشن دلائل کے فرزند۔اے واضح اور ظاہر برھانوں کے فرزند۔

(۲۱) اے کامل دلیلوں کے فرزند۔اے وسیع ترین نعمتوں کے فرزند۔اے طٰہٰ ومحکمات کے فرزند۔اے یٰسین و ذاریات کے فرزند۔اے طور اور عادیات کے فرزند۔اے اس کے فرزند جو قرب خدا میں اس قدر بڑھا کہ دو کمانوں کا یا اس سے کم فاصلہ رہ گیا اور وہ خدائے علی الاعلیٰ سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تیرا مستقر اور مرکز دوری نے کہاں پایا ہے۔اور کس زمین نے تجھے بسا رکھا ہے۔مقام رضویٰ ہے یا کوئی خط ارض یا مقام طویٰ ہے میرے لئے یہ بہت سخت ہے کہ ساری دنیا کو دیکھوں اور تو نظر نہ آئے اور نہ تیری آواز سنوں نہ تیری گفتگو۔

(۲۲) میرے لئے یہ بہت سخت ہے کہ بلائیں احاطہ کئے رہیں اور تجھ تک نہ میری فریاد پہنچے اور نہ شکایت۔میری جان قربان تو ایسا غایب ہے جو کبھی مجھ سے الگ نہیں ہوا۔میری جان قربان تو ایسا بعید ہے جو کبھی ہم سے دور نہیں ہوا۔میری جان قربان تو ہر مشتاق کی آرزو ہے۔وہ مومن مرد یا عورت جس نے تجھے یاد کیا اور تجھ سے اظہار محبت کیا۔میری جان قربان تجھ عزّت کے پاسبان پر جس کی برابری نہیں ہوسکتی

(۲۳) میری جان قربان تجھ بزرگی کے بنیادی حصہ دار پر جس کا مقابلہ ممکن

نہیں میری جان قربان تجھ نعمتوں کے قدیم ترین مرکز پر جس کی مماثلت نہیں ہوسکتی۔ میری جان قربان تجھ شرف کے برابر کے شریک پر جس کی کوئی برابری نہیں کرسکتا ہے۔ میرے مولا کب تک میں آپ کے بارے میں حیران و سرگردان رہوں گا اور کس اندازے تیرے بارے میں خطاب کروں گا اور کیسے راز و نیاز کروں گا۔ میرے لئے یہ بڑی سخت بات ہے کہ سب کا جواب سنوں اور تیرا جواب نہ سنوں۔ یہ بڑی سخت منزل ہے کہ میں گریہ کروں اور دنیا تجھے نظر انداز کردے۔ میرے لئے یہ بڑی سخت بات ہے کہ سارے حالات و مصائب صرف تجھ ہی پر گزرتے رہیں

(۲۴) کیا کوئی میرا مددگار ہے جس کے ساتھ مل کر گریہ وزاری کروں کیا کوئی فریادی ہے جس کی تنہائی میں اس کی مساعدت کروں، کیا کوئی اور آنکھ ہے جسمیں خس وخاشاک ہو تو میں اس کا بے چینی میں ساتھ دے سکوں ۔فرزند رسول کیا کوئی راستہ ہے جو تیری منزل تک پہنچا سکے۔ اور کیا ہمارا آج کا دن اپنے کل سے متصل ہوگا کہ ہم اس سے استفادہ کرسکیں آخر ہم کب آپ کے سیراب کرنے والے چشموں پر وارد ہوں گے۔ اور کب آب شیرین سے سیراب ہوں گے کہ اب پیاس کا عرصہ بہت

طویل ہوگیا ہے۔ آخر کب ہماری صبح وشام آپ کی خدمت میں ہوگی کہ ہم اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرسکیں۔

(۲۵) کب آپ ہمیں اور ہم آپ کو دیکھیں گے کہ آپ نصرت الٰہی کے پرچم کو لہرا رہے ہیں۔ کب آپ کو دیکھیں گے کہ ہم آپ کے گرد حاضر ہیں اور آپ قوم کی قیادت کررہے ہوں اور زمین کو عدل انصاف سے بھر دیا ہو اور دشمنوں کو ذلت اور عذاب کا مزہ چکھا دیا ہو اور سرکشوں اور حق کے منکروں کو ہلاک کردیا ہو اور مغروروں کے سلسلہ کو قطع کردیا ہو اور ظالموں کی جڑوں کو اکھاڑ دیا ہو اور ہم کہہ رہیں ہوں گے کہ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ خدایا تو رنج وغم اور بلاؤں کو دور کرنے والا ہے اور تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ تیرے پاس مدد کا سارا سامان ہے

(۲۶) اور تو آخرت اور دنیا دونوں کا مالک ہے تو اے فریاد کرنے والوں کی فریادرسی کرنے والے اپنے مصیبت زدہ بندے کی مدد کر اور اے مستحکم طاقت والے اسے اس کے مولا کی زیارت کرادے۔ اور اس کے رنج و غم اور درد و تکلیف کو زائل کردے اور اس کی تشنگی کو رفع کردے اے وہ خدا جو عرش کا حاکم ہے اور جس کی طرف سب کی بازگشت اور انتہا

ہے۔خدایا ہم تیرے بندے ہیں تیرے ولی کی زیارت کے مشتاق جو تجھے اور تیرے نبی کو یاد دلانے والا ہے اور جس کو تو نے ہمارے لئے پناہ گاہ اور سہارا بنایا ہے اور ہمارے لئے قیام کا ذریعہ اور پناہ کا سہارا بنا کر قائم کیا

(۲۷) اور ہم میں کے صاحبان ایمان کے لئے امام بنایا اور ان کے مرکز کو ہمارا مرکز اور ہماری منزل قرار دے اور اپنی نعمت کو اس طرح مکمل کر دے کہ انھیں ہمارے سامنے منظر عام پر لے آیہاں تک کی ہمیں اپنی جنت میں وارد کر دے اور اپنے مخلص شہیدوں کی رفاقت نصیب کر خدایا محمدؐ و آل محمد پر رحمت نازل کر اور صلوات نازل فرما حضرت محمدؐ جو ان کے جد اور تیرے رسول سردار اکبر ہیں اور ان کے باپ پر جو سردار اصغر ہیں

(۲۸) اور ان کی جدہ ماجدہ جو صدیقہ کبریٰ فاطمہ بنت محمدؐ ہیں

اور جن کو بھی تو نے ان کے نیک کردار آباء واجداد میں منتخب قرار دیا ہے اور خود ان پر بھی بہترین مکمل ترین تام و تمام دائم و قائم اور کثیر و وافر صلوات جو تو نے کسی منتخب مختار اور چنے ہوئے بندے پر نازل کی ہے اور ان پر وہ رحمت نازل کر جس کے عدد کی حد نہیں ہے اور جس کی مدت کی انتہا نہیں ہے اور جس کی وسعت کا خاتمہ نہیں

(۲۹) خدایا ان کے ذریعہ حق کو قائم کر اور باطل کو فنا کردے اپنے دوستوں کو بلندی عطا فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر اور ہمارے اور ان کے درمیان اس طرح کا رابطہ قائم کردے کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں ان کے بزرگوں کی رفاقت حاصل ہو اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے دامن سے وابستہ ہوں اور ان کے سائے میں پناہ لے سکیں اور ہماری مدد کر کہ ہم ان کے حقوق کو ادا کر سکیں اور ان کی اطاعت کی کوشش کریں اور ان کی نافرمانی سے پرہیز کریں اور ہم پر یہ احسان کر کہ ان کی رضا حاصل ہو جائے اور ہمیں ان کی مہربانی، رحمت، دعا اور خیر عطا فرما کہ جس سے ہم تیری وسیع رحمتوں کو حاصل کر سکیں اور تیرے نزدیک کامیاب ہو سکیں۔

(۳۰) اور ہماری نماز کو ان کے ذریعہ مقبول بنادے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دعا کو مستجاب قرار دے اور ہمارے رزق کو وسعت عطا فرما اور ہمارے رنج و غم میں ہماری کفایت فرما اور ہماری حاجتوں کو پوری فرما اور ہماری طرف اپنے صاحب کرم چہرے سے توجہ فرما اور ہمارے تقرب کو قبول فرما اور ہماری طرف ایسی نظر کرم فرما جس کے ذریعہ ہم تیری بارگاہ میں عزت کی تکمیل کر سکیں اور اس کے بعد اپنے

جود و کرم کے رخ کو ہماری طرف سے موڑنا اور ہمیں ان کے جد کے جام کوثر اور ان کے دست کرم سے مکمل طور پر سیراب فرما جس کے بعد پھر تشنگی نہ پیدا ہو اے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے۔

(پھر نماز زیارت پڑھے اور اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی)

(۲) روزِ جمعہ زیارتِ امام زمانہؑ

﴿حدیث نمبر:200﴾

روزِ جمعہ امام زمان علیہ السلام کا دن ہے انہی سے منسوب ہے اور یہ وہی دن ہے جس میں امامؑ ظہور فرمائیں گے اور اس دن کی مخصوص زیارت یہ ہے۔

﴿۱﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَآئِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النَّجَاةِ۔

﴿۲﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ

لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصرِ وَظُهُورِ الاَمرِ اَلسَّلامُ عَلَيكَ يَا مَوْلَاىَ أَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِأَوْلِيكَ وَأُخرِيكَ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ تَعالَى بِكَ وَبِآلِ بَيتِكَ۔

﴿۳﴾ وَأَنتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الحَقِّ عَلَى يَدَيكَ وَأَسأَلُ اللّٰهَ أَن يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَن يَجعَلَنِي مِنَ المُنتَظِرِينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالنَّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعدَائِكَ وَالمُستَشهَدِينَ بَينَ يَدَيكَ فِي جُملَةِ أَولِيَائِكَ يَا مَوْلَاىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيكَ وَعَلَى آلِ بَيتِكَ۔

﴿٤﴾ هٰذَا يَومُ الجُمُعَةِ وَهُوَ يَومُكَ المُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ، وَالفَرَجُ فِيهِ لِلمُؤمِنِينَ عَلَى يَدَيكَ، وَقَتلُ الكَافِرِينَ بِسَيفِكَ، وَأَنَا يَا مَوْلَاىَ، فِيهِ ضَيفُكَ وَجَارُكَ، وَأَنتَ يَا مَوْلَاىَ كَرِيمٌ مِن أَولَادِ الكِرَامِ، وَمَأمُورٌ بِالضِّيَافَةِ وَالإِجَارَةِ فَأَضِفنِي وَأَجِرنِي صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيكَ وَعَلَى أَهلِ بَيتِكَ الطَّاهِرِينَ۔[1]

(۱) سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت زمین میں۔ سلام ہو آپ پر اے نمائندہ خدا مخلوق کے درمیان۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نور جس سے ہدایت والے ہدایت پاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے مومنین کو کشادگی حاصل ہوگی۔ سلام ہو آپ پر اے پاکیزہ اور خوف رکھنے والے۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی۔ اور نصیحت کرنے والے۔ سلام ہو آپ پر

[1] جمال الاسبوع، ص ۳۷؛ بحار، ج ۹۹، ص ۲۱۵، ح ۱، ب ۵۸۔

اے کشتی نجات۔

(۲) سلام ہو آپ پر اے سرچشمہ زندگی۔ سلام ہو آپ پر اور اللہ کا درود ہو آپ پر۔ اور آپ کے اہل بیت طیبین وطاہرین پر۔ سلام ہو آپ پر خدا وند عالم جلدی کرے سلطنت کے ظہور اور نصرت میں جس کا وعدہ کیا ہے۔ سلام ہو آپ پر اے میرے مولا میں آپ کا دوست ہوں میں آپ کے اول و آخر (پیغمبرؐ سے امام زمانہؑ تک) کا پہچاننے والا ہوں میں آپ کے ذریعہ اور آپ کے اہل بیت کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوتا ہوں۔

(۳) اور آپ کے ظہور اور آپ کے ذریعہ سلطنت حق کے ظہور کا انتظار کرتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ درود بھیجے محمدؐ وآل محمدؐ پر اور مجھے آپ کے انتظار کرنے والوں آپ کے تابعین اور آپ کے دشمنوں کے مقابلے میں ناصروں میں قرار دے اور آپ کے ان دوستوں میں جو شہادت کے فیض سے فیضیاب ہوئی قرار دے اے میرے مولا اے صاحب الزمان اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طاہرینؑ پر۔

(۴) یہ جمعہ کا دن آپ کا دن ہے جس میں آپ کے ظہور کی توقع کی جاتی ہے اور جس میں مومنوں کے لئے آپ کے ہاتھوں میں کامیابی ہے اور

کافروں کا قتل ہوگا آپ کی تلوار سے اور میں اے میرے مولا اس میں آپ کا مہمان ہوں اور آپ کی پناہ میں ہوں اور اے میرے مولا آپ کریم ہیں اور کریم کی اولاد میں ہیں اور مہمان نوازی اور پناہ کے لئے مامور ہیں تو مجھے اپنی مہمانی اور پناہ میں لے لیجئے اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طاہرینؑ پر۔

(۳) روز جمعہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود

﴿حدیث نمبر:201﴾

الف۔ حدیث میں ہے کہ جمعہ کے روز محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے سے افضل و بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے۔[1]

﴿حدیث نمبر:202﴾

ب۔ ایک اور روایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک جمعہ کے روز کوئی عبادت محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے سے زیادہ محبوب نہیں۔[2]

---

[1] خصال، ج ۲، ص ۳۹۴، ح ۱۰۱، ب السبعہ۔

[2] کافی، ج ۳، ص ۴۲۹، ح ۳، ب نوادر جمعہ۔

﴿حدیث نمبر:203﴾

ج۔ ایک اور روایت جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز نماز فجر اور نماز ظہر کے بعد یہ صلواۃ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔

تو اپنی موت کے آنے سے پہلے حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) سے ملاقات کرے گا۔ [1]

﴿حدیث نمبر:204﴾

د۔ ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز عصر کے بعد یہ صلواۃ پڑھے تو اللہ تعالی اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی ایک لاکھ برائیوں کو محو کر دیتا ہے اور اس کی ایک لاکھ حاجات کو پورا کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایک لاکھ درجات کو بلند کرتا ہے۔

وہ صلواۃ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اَلْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ بَارِكْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ

---

[1] بحار، ج ۸۳، ص ۷۷، ح ۱۱، ب ۶۱؛ منازل آخرہ، ص ۲۰۵، القیامۃ؛ موقف المیزان۔

وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ [1]

﴿حدیث نمبر:205﴾

ھ۔ جناب ابن ادریس نے کتاب سرائر میں جامع بزنطی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ (نماز) ظہر وعصر کے درمیان محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات پڑھنا ستر (۷۰) رکعت نماز کے برابر (ثواب) ہے اور روز جمعہ نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ [2]

﴿حدیث نمبر:206﴾

(و)۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا سنت ہے جمعہ کے روز محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر ہزار مرتبہ اور

---

[1] تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۱۹، ح ۶۸، ب ۱۔

[2] مختصر فات سرائر، ج ۲، ص ۵۷۷؛ تہذیب، ج ۳، ص ۱۹، ب ۱، ح ۶۸/۶۸؛ المحتضر، ص ۳۶، کیفیت الصلاۃ علی محمدؐ وآل محمدؐ۔

بقیہ ایام میں سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجنا۔
اور جو شخص جمعہ کے روز محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر سو (۱۰۰) مرتبہ صلوٰۃ پڑھے اور سو (۱۰۰) مرتبہ استغفار کرے اور سو (۱۰۰) مرتبہ قل ہو اللہ احد کی تلاوت کرے تو یقیناً اس کی مغفرت ہوگی۔ [1]

بارویں فصل

﴿روز جمعہ میں تلاوت قرآن﴾

(۱) سورۂ رحمٰن کی فضیلت

﴿حدیث نمبر: 207﴾

الف۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ نماز فجر کے بعد ﴿سُوْرَۃُ رَحْمٰن﴾ کی تلاوت کرنا مستحب ہے اور جب بھی ﴿فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ﴾ کی تلاوت کی تو اس کے بعد لَا بِشَیْءٍ مِنْ آلَائِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ پڑھے۔ [2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۸۶، ص ۳۵۵، ح ۳۳، ب ۹۷۔
[2] وسائل الشیعہ (اس)، ج ۵، ص ۸۷، ح ۱، باب ۵۴۔

﴿حدیث نمبر:208﴾

ب۔ جمعہ کے روز سورۂ نساء، سورۂ ہود، سورۂ کہف، سورۂ صافات کی تلاوت کے بارے میں سفارش ہوئی ہے۔[1]

(۲) سورۂ نساء کی فضیلت

﴿حدیث نمبر:209﴾

حضرت امام علی علیہ السلام سے مروی ہے:

عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ أُوْمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ۔[2]

آپؑ نے فرمایا: جو شخص ہر جمعہ سورہ نساء کی تلاوت کرے فشار قبر سے محفوظ رہے گا۔

(۳) سورۂ ہود کی فضیلت

---

[1] وسائل الشیعہ (اس)، ج۵، باب۵۴، ص۸۷، ح۴و۶و۹۔

[2] ثواب الاعمال صدوق، ص۲۳۸، ح۱، س۳۷۶۔

﴿حدیث نمبر:210﴾

اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ هُوْدٍ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ النَّبِيِّيْنَ وَ لَمْ تُعْرَفْ لَهُ خَطِيْئَةٌ عَمِلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

جو شخص ہر جمعہ کو سورۂ ہود کی تلاوت کرے اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن نبیین کے زمرہ میں مبعوث کرے گا اور قیامت کے دن اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔

(۴) سورۂ کہف کی فضیلت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات مروی ہیں۔ ان روایات سے اس سورہ کے مضامین کی بہت زیادہ اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ چند ایک روایات ذیل میں بیان کی جارہی ہیں۔

[1] ثواب الاعمال، ص۲۴۲، ح۱، س۳۸۲۔

﴿حدیث نمبر:211﴾

الف۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

کیا تمہیں ایسی سورہ کا تعارف کراؤں کہ جو نازل ہوئی تو ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کی نگرانی کر رہے تھے اور اس کی عظمت سے زمین و آسمان معمور تھے، صحابہ نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا:

وہ سورہ کہف ہے، جو شخص جمعہ کے روز اس کی تلاوت کرے گا آئندہ جمعہ تک اللہ اسے بخش دے گا (ایک اور روایت کے مطابق آئندہ جمعہ تک اللہ اسے گناہ سے محفوظ رکھے گا)... اور اسے ایسا نور عطا کرے گا کہ جو آسمان تک ضوفشاں ہوگا اور وہ شخص دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

﴿حدیث نمبر:212﴾

ب۔ ایک اور روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرے گا دنیا سے وہ شہید جائے گا اور شہدا کے ساتھ مبعوث ہوگا اور روز قیامت شہداء کی صف میں شمار ہوگا۔[1]

---

[1] تفسیر نمونہ (اردو، ۱۵ جلدی)، ج ۷، ص ۲۹، فضیلت سورہ کہف۔

﴿حدیث نمبر:213﴾

ج۔ ایک اور روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی دس (۱۰) آیات حفظ کرے گا اسے دجال نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو شخص اس سورہ کی آخری آیات حفظ کرے گا روز قیامت یہ اس کیلئے روشنی بن جائیں گی۔[1]

(۵) سورۂ صافات کی فضیلت

﴿حدیث نمبر:214﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الصَّافَاتِ فِی کُلِّ یَومِ جُمُعَةٍ لَم یَزَلْ مَحْفُوْظًا مِنْ کُلِّ آفَةٍ مَدْفُوْعًا عَنْهُ کُلُّ بَلِیَّةٍ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا مَرْزُوقًا فِی الدُّنْیَا بِاَوْسَعِ مَا یَکُوْنُ مِنَ الرِّزْقِ وَلَمْ یُصِبْهُ اللّٰهُ فِی مَالِهٖ وَلَا وُلْدِهٖ وَلَا بَدَنِهٖ بِسُوءٍ مِنْ شَیْطَانٍ رَجِیمٍ وَلَا مِنْ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَاِنْ مَاتَ فِی یَومِهٖ أَوْ فِی لَیْلَتِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ شَهِیْدًا، وَاَمَاتَهُ شَهِیْدًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ الشُّهَدَاءِ فِی دَرَجَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ۔[2]

---

[1] تفسیر نمونہ (اردو)، ج ۷، ص ۲۹، سورہ کہف۔

[2] ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۵۴، ح ۱، س ۴۰۵۔

جو شخص سورہ صافات ہر جمعہ کو پڑھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور دنیا کی زندگی میں ہر بلا اس سے دور رہے گی۔ خداوند تعالی اس کے رزق میں کشادگی کرے گا اور اس کے مال و اولاد اور بدن پر شیطان رجیم اور جابر دشمن کو مسلط نہیں ہونے دے گا اور اگر اس دن یا رات کو دنیا سے کوچ کر جائے تو خدا اسے شہید اٹھائے گا اور شہید کی موت دے گا اور اسے بہشت میں شہداء کے درجے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

﴿حدیث نمبر:215﴾

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ صَافَّاتٍ أُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ جِنٍّ وَ شَيْطَانٍ وَ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِيْنَ وَ بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ وَ شَهِدَ لَهُ حَافِظَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا بِالْمُرْسَلِيْنَ۔[1]

جو شخص سورہ صافات کو پڑھے اسے تمام جنوں اور شیطانوں کی تعداد سے دس گنا نیکیاں دی جاتی ہیں اور سرکش شیطان اس سے دور رہتے ہیں اور وہ شرک سے پاک رہتا ہے اور وہ دونوں فرشتے جو اس کی حفاظت پر مامور ہیں قیامت میں اس کے لیے گواہی دیں گے کہ یہ خدا

---

[1] تفسیر نمونہ (اردو)، ج ۱۰، ص ۴۴۲، فضیلت سورہ صافات۔

کے رسولوں پر ایمان رکھتا تھا۔

﴿حدیث نمبر:216﴾

جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت سورہ کافرون کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد دعا طلب کرے تو وہ قبول ہوگی۔[1]

الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی ۲۲/ذالحجہ ۱۴۲۸ھ بدھ کے دن گذر کے رات ۲ بجے بوقت تہران۔

محمد عباس صادقی

---

[1] عدۃ الداعی (فارسی)، ص ۵۱۰، ح ۷۷۹، ب ۶، تلاوت قرآن؛ بحار، ج ۸۶، ص ۳۶۱، ح ۴۲، ب ۹۷۔

تحقیق کے ماخذ

- 1۔ قرآن کریم
- 2۔ نہج البلاغہ
- 3۔ ثواب الاعمال مؤلف مرحوم شیخ صدوق "، انتشارات فکر آوران، سال ۱۳۸۴، چھاپ انصار المہدی۔
- 4۔ مکارم الاخلاق الشیخ رضی الدین الطبرسی، انتشارات المکتبۃ المدویہ، الطبعہ الاولی سنہ ۱۴۲۶ ہجری/۱۳۸۴ شمسی، المطبعۃ شریعت۔
- 5۔ تہذیب الاحکام، تالیف: شیخ الطائفۃ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی ناشر دار الاضواء بیروت لبنان، طبعہ جدیدۃ سنہ ۱۴۰۶ ہجری/۱۹۸۵ میلادی۔
- 6۔ تفسیر نمونہ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ، تاریخ اشاعت، ربیع الثانی ۱۴۲۱ ہجری مطبع: معراج دین پرنٹرز، لاہور۔
- 7۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن مؤلف الشیخ ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی چھاپ

افست رسدیہ بیروت لبنان سال ۱۳۷۹ ہجری/۱۳۳۹ شمسی۔

● 8۔ ثواب الاعمال وعقابہا۔ مؤلف علی محمد علی دجیل، دار المرتضی، بیروت الغبیر ی

● 9۔ الاختصاص، تالیف فخر الشیعۃ ابی عبداللہ محمد بن محمد بن النعمانی العکبر ی البغدادی المقلب بالشیخ المفید، نشورات: جماعۃ المدرسین فی لحوزۃ العلمیۃ فی قم المقدسۃ۔

● 10۔ وسائل الشیعہ ۳۰ جلدی، موسسہ آل البیت قم مؤلف: حرعاملی۔ نوبت چھاپ اول۔ سال: شعبان ۱۴۱۰ ہجری۔

● 11۔ وسائل الشیعہ ۲۰ جلدی۔ احیاء دار التراث عربی بیروت مؤلف حرعاملی، چھاپ چہارم سال ۱۳۹۱ ہجری۔

● 12۔ مستدرک الوسائل مرزا نوری طبرسی، موسسہ آل البیت قم، چھاپ اول سال ۱۴۰۷ ہجری۔

● 13۔ الانوار البہیۃ شیخ عباس قمی، موسسہ نشر اسلامی قم ایران، چھاپ اول سال ۱۴۱۷ ہجری۔

● 14۔ تفسیر نور الثقلین شیخ عبدعلی العروسی الحویزی، انتشارات دار التفسیر قم، چھاپ دوم سال ۱۴۲۶ ہجری۔

● 15۔ آئینہ بندگی و نیاش۔ ترجمہ: عدۃ الداعی (فارسی) ابن فہد حلی بنیاد معاف اسلامی قم، چھاپ اول سال ۱۳۷۵ شمسی۔

● 16۔ عدۃ الداعی۔ ابن فہد حلی، موسسہ معارف اسلامی قم، چھاپ اول، سال ۱۴۲۰ ہجری۔

- 17۔خصال ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن بابوی قمی ،حوزۃ العلمیہ قم ، چھاپ اول سال ۱۴۰۲ذی القعدی الحرام ۱۳۱۲شہریور۔
- 18۔کامل الزیارات ،ابن قولوم القمی ،موسسہ النشر الاسلامی قم ، چھاپ اول سال ۱۴۱۷عید غدیر۔
- 19۔عیون اخبار الرضا ابن بابویہ (شیخ صدوق) دارالکتاب الاسلامی سال ۱۳۸۴ہجری۔
- 20۔ فروع الکافی۔ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی ،دارالاضواء بیروت لبنان ،سال ۳۲۸،۳۲۹ہجری۔
- 21۔بحارالانوار،شیخ محمد باقر المجلسی داراحیاء بیروت،لبنان۔
- 22۔زادالمعاد۔محمد تقی المجلسی ،موسسۃ الاعلمی المطبوعات، بیروت،سال ۱۴۲۳ہجری ۲۰۰۳ہجری۔
- 23۔من لایحضرہ الفقیہ ، بابویہ القمی ، دارالاضواء بیروت سال ۱۴۰۵ہجری۔
- اقبال الاعمال ابن طاؤس۔
- مصباح المتہجد شیخ طوسی۔
- مسار الشیعہ۔
- مصباح کفعمی۔

نور ہدایت

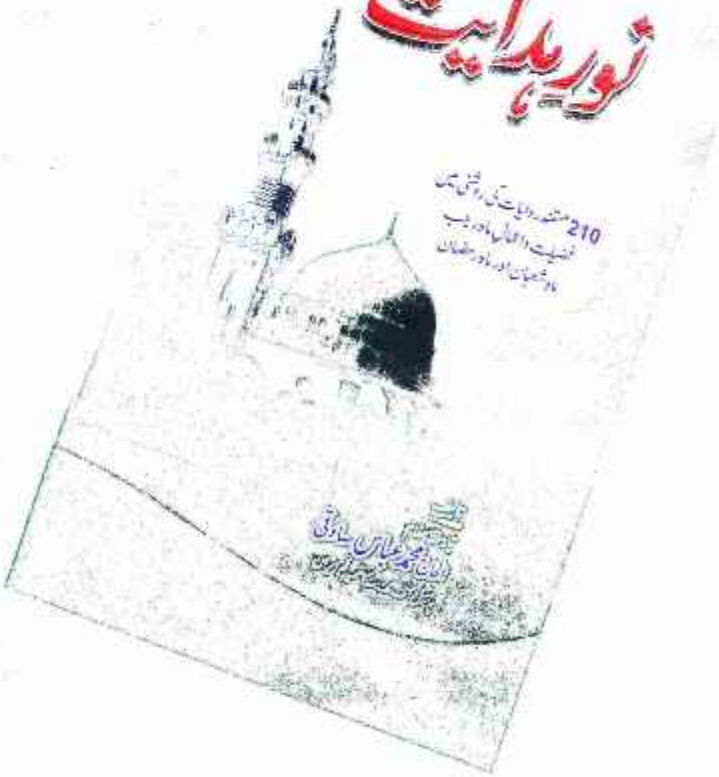

ناشر

مدرسہ کاظمیہ حوزہ علمیہ قم ایران